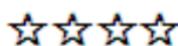


عقيدة المسلمين

(حصدوم)



تحریر:

ڈاکٹر بشیر احمد

جامع مسجد توحید مرکز تنظیم المسلمين

زند خواجہ فرید ہسپتال وہاڑی روڈ لمان

☆For further detail visit our web site☆

www.almuslameen.info

نام کتاب	سرکی حقیقت
مصنف	ڈاکٹر بشیر احمد
الیٹیشن	اول
تعداد	1000
من اشاعت	اگست 2004ء
کپیوٹر کپوزنگ	ڈر محمد
پرمرز	فونیکس الیٹیشنز سرہمن
		موبائل 0300-7318351

فہرست

1:	جادو کی خوبی اور اصطلاحی تعریف	5
2:	کیا جادو کا کلام اللہ تعالیٰ نے اتنا رہے؟	7
3:	امام ابو حنیفہ جادو کوئی مانتے تھے	19
4:	جادو کے قائمین کے لئے لمکھ تغیریہ	36
5:	مدنی بیووی جادوگر کا قصہ	36
6:	کیا اللہ تعالیٰ کا کلام حق ہوتا ہے یا باطل؟	45
7:	جادوگی درسی دنیا کی چیزوں کی طرح	47
8:	کیا قرآنی آیات کا توعیدات کے اندر راڑھے؟	49
9:	چاند ستاروں کے اندر فخر و فحشان	52
10:	کیا جادوگر اللہ تعالیٰ ہیں؟	55
11:	احادیث کی رو سے جادو کی اقسام	55
12:	کیف عزیزون کے جادوگروں	56
13:	کیا موئی علیہ السلام سانپوں سے ڈر گئے تھے؟	60

63	14: بعض شہابت کا ازالہ
66	15: دجال سے حکم
71	16: کیا اللہ تعالیٰ کے سواحہ بعضاً
73	17: کیا جادو کا دنیا میں کوئی وجود ہے؟
76	18: جادو کو برحق اور اس کا اثر مانے والوں پر فتویٰ
78	19: توحید یا جادو
88	20: جادو کی اقسام احادیث کی نظر میں
90	21: قرآن مجید میں جادو کی اقسام
90	22: بالی کے جادو
91	23: مصر کے جادو کے متعلق قرآن کا فصلہ
93	24: جادو کے قائمین کے حق میں قرآن کا فصلہ
94	25: جادو کیا ہے؟
95	26: شان رسالت اور جادو
98	27: تصویر کا دوسرا رخ
101	28: اللہ تعالیٰ کا اعلان
101	29: جنت کے متعلق عقیدہ
104	30: چند سوالات
116	31: جادو کے مؤثر ہونے کے قائمین سے چند سوالات
125	32: ایمان یا انکار رفع وزوال میدنا عینی علیہ السلام
131	33: دورت



132	34: ایک رب
132	35: ہمیشہ ہر دور کے مشرکین
133	36: الصرف اور صرف ایک اللہ ہے
134	37: مزیدرب العالمین کی شان جفتر آن نے پیش کی ہے۔
139	38: دوسرے رب
143	39: علائے بریلوی کا عقیدہ
148	40: علائے دیوبند کا عقیدہ
159	41: علائے البحدبیث کا عقیدہ
162	42: صائبہ فرقہ محبیس کا عقیدہ
164	43: مشرکین نے کن کن ہستیوں کو اللہ کا شریک بنایا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
شَرِّورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَلَا يُضِلُّهُ فَلَا
هَادِي لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَكَمَ بَعْدَهُ
فَأَغْرِيْدُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَيَّنَ الْفَرَارِيَ عَلَى اللَّهِ كَذَبَأَوْ كَذَبَ بِإِيمَانِهِ طَرَائِفَ لَا يُقْلِخُ
الظَّلِيمُونَ ۝

ترجمہ: اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان لگائے یا اللہ تعالیٰ کی
نئی نیوں کو جھوٹے یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاں نہیں پاسکتے۔ (الاغام۔ ۲۱)

جادو کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

حرچونکہ عربی کا لفظ ہے اس لئے سب سے پہلے اسکا معنی و مخفوم و معنی لغت سے معلوم کرتے ہیں
چنانچہ المبحج کے صفحہ نمبر ۶۰ پر حر کے حسب ذیل معنی ہیں۔

۱۔ حر مقص حر و دیجیز ہے جس کاماً خذلیف دباریک ہو جھوٹ کوچ بنایا کر دکھانا، حیله سازی
کرنا، فساد کرنا۔

۲۔ حر الکلامی: کلام کی رنگین بیانی جودوں پر اڑ کر کے خیالات میں انکلاب بیدار کرے۔

۳۔ حر دلف: دھوکا دینا، جادو کرنا، فریغتہ کرنا، جادو سے کسی کا دل بھانا۔

۴۔ حر الفضة: چاندی پر سونے کا پانی چڑھانا یعنی سونے کا گھٹ کرنا۔

اویس شیخ زادہ تیریف نقل کرتے ہیں:

فَالْإِمَامُ ذَكَرَ لَهُ الْلَّفْقَةَ أَنَّ السَّحْرَ فِي الْأَصْلِ عِبَارَةً عَمَّا لَطْفٌ وَخَفْيَ سَيِّئَةٍ.

ترجمہ: امام نے فرمایا کہ اہل اللفتہ کہتے ہیں جادو اصل میں اسی چیز کو کہتے ہیں جس

کے اساب بالکل باریک اور لطیف اور تجھی ہوں۔ (حافیہ رشیر بیضاوی شیخ زادہ ۳۷۲)
وَفِي غُرْفِ الشَّرْعِ مُخْصَصٌ بِكُلِّ أَمْرٍ يُخْفِي سَيِّدَهُ وَيَخْيَلُ عَلَى غَيْرِ حَقِيقَةِ
وَيَجْرِي مَجْرَى التَّمْوِيهِ وَالْخَدَاعِ (حاشیہ شیخ ذادہ ۳۷۱)

ترجمہ: اور شریعت کی اصطلاح میں جادو ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے اساب تجھی ہوں اور
اس سے حقیقت کے خلاف خیال پیدا کر دیا جائے اور اس سے حکومہ غریب دیا جائے۔
قرآن مجید میں بھی یہی مفہوم اور حکومہ کہا گیا ہے۔

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ظُلْلَفُ فَلْ قَاتِنِ تُسْحَرُونَ ۝ (المونون ۸۹)

ترجمہ: کہتی گئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے فرمادیجھے پھر تمہیں کہاں سے حکومہ لگا ہے۔

نحوی اور اصطلاحی معنی کے لحاظ سے جادو کے تجھی اساب ہوتے ہیں جو لوگوں سے کمل
چالاکی سے پوشیدہ رکھے جاتے ہیں صرف ہاتھ کی صفائی، کمال فن اور عقیدے کی خرابی سے
لوگوں کے خیال بدل دیتے جاتے ہیں اسی طرح لوگوں کو حکومہ غریب نظر و خیال دے کر
کچھ کا کچھ دکھایا جاتا ہے جیسا کہ شعبد باز کرتے ہیں۔ جس طرح ان کثیر نے نقل کیا ہے
کہ ایک شعبد بازداری آدمی کا سر بدن سے جدا کر کے ٹھیک کر دیا تھا ایک صحابی رسول
اس شعبد باز کا سر تھوار سے قلم کرو دیا اور فرمایا اپنا سراپی گردن سے جو زلے ساتھی یہ بات
بالکل سو فصد غلط ہے کہ جادو کوئی کلام، توحید گندہ، جنت منتر، کالا چلا، روحانی، نورانی، سفلی علم
ہے جس سے مافق الاصاب حقیقت کی کوئی وقاصان دیا جا سکتا ہو صحت مند کوینا راوی یہا کو
صحت مند، غریب کو امیر اور امیر کو غریب، زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ، بے اولاد کو اولاد د والا
اور اولاد والے کو بے اولاد کیا جا سکتا ہو یہ تمام صفات صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اللَّهُ أَلَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُعِيتُكُمْ ثُمَّ يُحِيِّكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَاءَ لَكُمْ مَنْ

يَقْعُلُ مِنْ ذَلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشَرِّكُونَ ۝ (روم ۲۰)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تم کو ییدا کیا پھر تمھیں رزق دیا پھر وہ تم کھو دیتے ہے پھر وہ تم کو زندہ کر لے گا کیا تمہارے غیرے بولے شر کیوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام بھی کرنا ہو پا کے ہے وہ اور بہت بالا درجہ تر ہے اس شر کے جو یہ لوگ کرتے ہیں

کیا جادو کا کلام اللہ تعالیٰ نے اتنا ہے

جادو کا کلام اور عبارت بندوں کی بنا پر ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے کوئی کلام و عبارت جادو کی نہیں اتنا ری یہ عقیدہ یہودیوں کا تھا۔ جیسا کہ تفسیر ابن کثیر اردو حصہ اذل صفحہ نمبر ۱۵۱ میں ہے کہ یہودیوں میں مشہور تھا کہ سلیمان رسول نہ تھے بلکہ جادوگر تھے۔ ان کا دوسرا عقیدہ یہ تھا کہ جادو فرشتوں پر نازل ہوا تھا۔ پہلے عقیدے کا اللہ تعالیٰ نے یوں رد کیا کہ ”وَمَا كَفَرَ سَلِيمَنُ“ ترجمہ: سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا۔

کفتر تو شیاطین نے کیا جلوکوں کو جادو سمجھاتے تھے اور دوسرا عقیدہ کہ فرشتوں پر جادو نازل ہوا ہے اس کا یوں رفرمایا۔

”وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينَ“ ترجمہ: فرشتوں پر کوئی (جادو) نہیں اتنا را گیا۔

دونوں مقامات پر مسا نافیہ ہے اور قانون فصاحت کا بھی سچی تھا ہے کہ دونوں مقامات پر ”ما“ نافیہ ہو اور تمام مختصین نے ”ما اُنْزِلَ“ کی ”ما“ کو نافیہ بنا لیا ہے لامب عباس، ریج بن انس، هرطی، ابن حزم فی قلال القرآن، ترجمان القرآن، ابوالکلام آزاد، شیخ زادہ، عثمانی صاحب، شاعر اللہ امر تری، نوابہ مدین الحسن وغیرہم نے یہاں ”ما“ کو نافیہ بنا لیا ہے اگر لفظ ”ما“ کو نافیہ بنا لیا جائے بلکہ ”ما“ کو موصولة بنا لیا جائے۔ جیسا کہ احکام القرآن والے امام حاصص نے لکھا ہے کہ ”وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينَ“ کا حلف ”ولِكُنَ الشَّيْطَنَ“

کُفْرُوا“ لفظ ”کُفْرُوا“ پر ہے اور معنی یہ ہے کہ شیطانوں نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور کفر کیا اس بات کا جو ملکیں فرشتوں پر نازل کی گئی تھی وہ بات جو باروت ماروت پر بالشہر میں اتنا ری گئی تھی وہی تھی کہ کار بارجا دو کفر ہے تم کفر نہ کرو۔ ”فَلَا تَكْفُرْ“ لیکن لوگوں نے اس بات کے ماتحت سے انکار کر دیا اور کفر کرنے لگے بعض نے باروت ماروت کو جادو گر شیاطین کا سردار بنایا ہے اور معنی اس طرح کئے ہیں کہ ملکیں فرشتوں پر کوئی جادو نہیں اتنا را گیا اور باروت شیاطین جادو گروں کے سردار تھے یعنی بڑے پادری جادو گرتھ۔ (امن کثیر)

ابوالکلام آزاد کی ایک عبارت پڑھئے ”جادو کا اعتقاد دنیا کی قدمیم اور عالمگیر مگر ابھیوں میں سے ہے۔ اور نوع انسانی کے لئے بڑی مصیتوں کا باعث ہو چکا ہے قرآن نے آج سے کئی سوریں پہلے اس کے بے اصل ہونے کا اعلان کیا تھا لیکن افسوس کہ دنیا متتبہ نہ ہوئی اور ازمنہ و سلطی کے مسجی جہل و قسادت نے ہزاروں بے گناہ انسانوں کو زندہ جلا دیا تھا۔“

(تفسیر تہران القرآن)

پس معلوم ہوا کہ جادو اللہ تعالیٰ نے نہیں اتنا بلکہ مگر ابھی ہے بے اصل، بے حقیقت اور بے بنیاد ہے۔ اگر بالفرض والحال جادو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو وہ کہاں ہے اور کون کی اس کی عبارت ہے چونکہ جادو کے ماتحت والوں نے نبی پر جادو کا اثر مان کر دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دور صحابہ تھک جادو کی کلام کا وجود ثابت کر دیا اور جادو گرامی کلام کو کب ضائع ہونے دیتے تھے ان کے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہو اور جس کی تاثیر سے فتح و فتحمان تھی اور برق ہوا اگر کوئی کہے کلمید بن عاصم نے اللہ تعالیٰ کے کلام سے جادو نہیں کیا تھا بلکہ اس نے انسانوں کی بناتی ہوئی کلام سے جادو کیا تھا تو اس سے بڑھ کر اور شرک کیا ہوا کہ انسانوں کے جنت میں فتح و فتحمان کی تاثیر مان لی اور نیز اللہ تعالیٰ پر بہتان عظیم منسوب

کر دیا کہ جب بقول ان کے جادوگر جنت منزہ تھوڑی گذے کا عمل کرتا ہے تو اس کے کاموں میں جن کو وہ کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اثربیدا کر دتا ہے اور یوں جادوگروں کے جادو کا اثر ہو جاتا ہے اور انہوں نے ”یا ذنَ اللہ“ کا سمجھی معنی کیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھئے!

وَلِوَا تَبْعَدُ الْحَقَّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمُونَ وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ طَبَلٌ أَتَيْهُمْ
بِذَكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذَكْرِهِمْ مُغَرَّضُونَ ۝ (۱۷۔ المؤمنون)

ترجمہ: اگر سچارب ان کی خواہشات پر چلنے والے آسمان، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب تباہ ہو جائے بلکہ ہم ان کا اپنا ذکر کرانے کے پاس لائے ہیں اور وہ اپنے ذکر سے منہ موڑ رہے ہیں فَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصَّدِيقِ إِذْ جَاءَهُ اللَّهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
مُشْرِقُ الْكُفَّارِينَ ۝

ترجمہ: پھر اس شخص سے برا اخالم کون ہو گا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولा اور جب سچائی اس کے سامنے آئی تو سے جھٹا دیا۔ کیا کافروں کا جہنم میں نہ کافی نہیں ہے؟ (ازمر ۳۲)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی خواہشات کی ادائیگی نہیں کرتا تو جادوگر کی خواہشات کی ادائیگی کسے کرے گا۔

إِلَيْسَ اللَّهُ بِكَافِ عِنْكَهُ دُونُهُ خَوْفُ نَكْ بِالْأَدِينَ مِنْ ذُؤْنِهِ دُونُهُ
ترجمہ: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سواد مردوں سے تم کو دراتے ہیں۔ (ازمر ۳۶)

کیا اس آیت کے آخر میں یہ عبارت ساتھ لگا دیں؟

ہاں مگر جادوگر سے انکا ذرا ناجھ ہے چونکہ جادوگروں کا جادو موڑ ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر اپنچھے اور بر سائرات بیدا کر دتا ہے لہذا جادوگر اور اس کا جادو و منْ ذُؤْنِ اللَّهِ میں داخل نہیں ہے۔

بِالْعَيْدِ بِاللَّهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بہتان اور کیا ہو گا۔

اب سورۃ البقرہ کی آیت ۱۰۲ کے متعلق مفسرین کی تفسیر پڑھیں۔ آئیجے تفسیر بدیع التفاسیر پڑھتے ہیں:

اَخْوَفُنِّي مُضْمُونُ مِنْ اِبْرَاهِيمَ قُرْآنٌ مُوْجُودٌ ہیں جو اس واقعہ کو غلط ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔
اًکی طرف تو اللہ تعالیٰ جادو کو فرقہ اور دتا ہے ’وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ‘ تو دوسری طرف یہ کہنا
کیسے درست ہو گا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی طرف حکم کیا ہوا کہ لوگوں کو جادو سکھائیں۔

”تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ“

۲۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”وَلِكُنِ الشَّيْطَنُ كَفَرُوا وَيَعْلَمُونَ النَّاسَ الْبَشَرَ“ یعنی
کفر شیاطین نے کیا جلو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے پھر انکی باتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کیے
حکم کرے یہاں ممکن ہے۔

۳۔ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جادو سکھانا کفر ہے پھر ایسا کام اپے فرشتوں سے کیسے ملایا جا
سکتا ہے حالانکہ وہ مقدس اور پاک چیزوں کی حقوق ہیں۔

۴۔ ”فَلَا تَكُفُرْ“ جب جادو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھاتے ہیں تو پھر انکی نیت کا کیا مقصد۔
۵۔ جس کام کو اللہ تعالیٰ غلط قہار دے رکھنیں کے لئے آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو وہ کام پھر
اللہ تعالیٰ کے فرشتے سکھائیں یا انکی طرف یہ حکم کیا جائے بعید از قیاس ہے۔

۶۔ مضمون صاف بتارہا ہے کہ کتاب اللہ اور جادو کا علم دونوں متقداد ہیں اسی لئے تو اللہ تعالیٰ
نے یہودیوں کی ذہنیت بیان کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب چھوڑ کر جادو کے پیچھے پڑ گئے نیز
اللہ تعالیٰ ایسے دو حکم کیے تھے جو ایک دوسرے کے برخلاف ہوں۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوْ جَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝ (التاء... ۸۲)
ترجمہ: اور اگر کہیں ہوتا یہ (قرآن) غیر اللہ کی طرف سے تو غرور پاتے یہ اس میں بہت
نیا وہ اختلاف۔

۷۔ جادو کے علم سے خصوصاً یہ کام لیتے تھے کہ زوجین کے درمیان جدائی اور افتران کرتے ایسا علم بفرشتوں کے شایان شان ہے اور نوجی کے لائق۔

۸۔ جس علم کو اللہ تعالیٰ ضرر رسان ہتا ہے اس علم کفر شنے کیسے سمجھا سکتے ہیں۔

۹۔ یہاں بالی شجر کا ذکر ہے حالانکہ یہ شہر مشہور ہے کئی سورخ اور سماح اسکو دیکھے ہیں لیکن کوئی اسکی چیز وہاں نظر نہیں آتی۔

۱۰۔ اگر فرشتوں پر ایسا حکم نازل ہوتا تو وہ پہلے سلیمان کو ہاتے اور سمجھاتے کہونکہ فرشتے نبیوں اور رسولوں کی طرف آتے ہیں مگر یہاں تو اللہ تعالیٰ انکار فرماتا ہے کہ سلیمان نے نہیں بلکہ شیاطین نے کیا اس لئے یہ قصہ ہی بے بنیاد ہے۔

(ترجمہ صفحہ ۲۷ جلد ۲ بدائع الفتاویں برائی الدین شاہزادی)

۲۔ ”وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمُلَكَيْنِ“، یہ ”ما“ نافیہ ہے اور ”وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ“ پر علف ہے یعنی یہ کفر (جادو کرنا یا سمجھانا) نہ سلیمان نے کیا اور نہ دونوں فرشتوں کی طرف ایسا حکم نازل ہوا یعنی یہودیوں کے قول کو رد اور جھوٹا قرار دیا۔ وہ کہتے تھے کہ سلیمان جادو کرتے تھے اسی نے ہمیں سمجھایا اور یہ بھی کہا کہ دونوں فرشتوں کی طرف یہ حکم نازل ہوا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ سارا کام شیاطین کا ہے اور وہی انہیں سمجھاتے تھے۔ تفسیر قرطبی صفحہ ۲۲ جلد ۲ میں وہرے کئی محققوں اور غیرین نے اسی طرح لکھا ہے اسی طرح آیت کا ترجمہ کیا ہے اور جو غیرین ”ما“ کو موصول کہتے ہیں ان کے مطابق مَا تَلَوَ الشَّيْطَنَ پر علف ہو گا اور معنی ہوں گے کہ بھی یہودی کتاب اللہ کو چھوڑ کر اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس کو شیاطین نے پڑھا یعنی جادو سمجھاتے اور جو دونوں فرشتوں پر اتنا را گیا اسی کی بیرونی کر رہے ہیں مگر ہم نے اوپر وہ قرآن ذکر کئے ہیں جس کے نتیجے میں یہ معنی درست نہیں ہیں کونکہ یہ معنی اسلامی عقائد کے خلاف اور فرشتوں کی شان کے منافی بھی ہے کئی وہرے مقاصد کے

حال بھی ہیں اس لئے وہ معنی صحیح ہیں جو ہم نے ذکر کئے ہیں یعنی ”ما“ نافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے اسی الزام اور بہتان کو غلط مٹھبریا بلکہ یہ کہا کہ جادو اور اس کی تعلیم شیطان کی طرف سے ہے اور فرشتوں کی شان اس سے بلند ہے مخفی (غلط) موضوع رولیات کی بنیاد پر اسی تغیر کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ قرآن کی شان کے خلاف ہے۔

(ترجمہ: صفحہ ۸۵ بدفع الفاسیر جلد ۲)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلِكُنِ الْشَّيْطَنَ كَفُرًا يَعْلَمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمُلْكِينَ بِبَأْبَلٍ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ط

ترجمہ: لیکن شیاطین نے کفر کیا جلوکوں کو حرج سکھاتے تھے اور دنیا میں دو فرشتوں حاروت و ماروت پر نہیں نازل کیا گیا تھا۔ (ابقر و ۱۰۲)

اللہ تعالیٰ نے ہرگز نہیں فرمایا کہ حاروت و ماروت نے حرج و کفر کی تعلیم دی۔

(امل و اتحال ابن حزم مترجم عبد اللہ عمادی صفحہ ۵۸، ۵۸۲ جلد ۲)

اس کے بعد ایک اور مشہور اہل حدیث فضل الحجۃ بن حنبل کی تغیر اغرنوی دیکھتے ہیں وہ کلمتے ہیں۔
وَاتَّبَعُوا مَا تَشْلُو الْشَّيْطَنَ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانَ وَلِكُنِ
الْشَّيْطَنَ كَفُرًا يَعْلَمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمُلْكِينَ بِبَأْبَلٍ
هَارُوتَ وَمَارُوتَ ط

اور (تورات کو چھوڑ کر) اس چیز (جادو) کی پیروی کی جو شیطان لوگ عبد سلیمان میں پڑھا کرتے تھے (جادو کو سلیمان کی طرف منسوب کرتے تھے) حالانکہ سلیمان نے (جادو) سے کھینچنے سکھا نے اور منوانے مانے کا) کفر ہرگز نہ کیا تھا۔ لیکن شیاطین نے کفر کیا جلوکوں کو حرج سکھاتے تھے اور یہ بھی غلط ہے کہ بال میں دو فرشتوں حاروت و ماروت پر (کوئی جادو یا حرج) نازل کیا گیا تھا۔ (ابقر و ۱۰۲)

(جس کی سند سے یہ شیطان لوگ جادو کا جواز لکھتے ہیں البتہ تا خود رہے کہ) کو دوں
فرشتے درحقیقت جادو کی اصلیت لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے بھیج گئے تھے۔
(تغیر الغزنوی صفحہ ۱۱۶)

یہاں بھی ایک اہل حدیث عالم کس قدر جو اُت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے یہ بھی غلط
ہے کہ بالی شہر کے دفتر شہتوں حاروت و ماروت پر کوئی جادو یا سحر بازی کیا گیا تھا اس لئے
اب جادو کو مانتے والوں کے ذہن کھل جانے چاہئیں قرآن میں اس آیت کریمہ میں
”وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينِ بِبَأْبَلٍ هَارُوتْ وَمَارُوتْ“ میں ”ما“ کا فیضان بھی
مفسرین سے ثابت ہے اور قرین قیاس بھی ہے۔

وَأَتَبْعَقُوا مَا تَلَوُوا الشَّيْطَانُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سَلَيْمَانُ وَلَكِنَّ
الشَّيْطَانُ كَفَرَ وَأَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحْرَةُ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينِ بِبَأْبَلٍ
هَارُوتْ وَمَارُوتْ وَمَا يَعْلَمُنَّ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولُ لَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرُ
فَيَتَعْلَمُونَ مِنْهُمَا مَا يَقْرَفُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءَ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ
يَأْذِنُ اللَّهُ بِهِ وَيَتَعْلَمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَكَذَّ عَلِمُوا الْعِنْ اشترأه ماله
فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقِهِ وَلِبُنْسَ مَا شَرَوَا بِهِ الْفَسَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: اور بچھے ہو لئے ان باتوں کے جو شیاطین سلیمان کے زمانے میں پڑھتے تھے اور
سلیمان نے کہیں کفر نہیں کیا۔ ان شیاطین بیجنی باروت ماروت نے کفر کیا اور لوگوں کو جادو
سکھاتے تھے اور نہ اتنا را گیا تھا دفتر شہتوں پر (شہر) بالی میں اور وہ کسی کو جادو نہ سکھاتے
جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو خود بتلا ہیں پس تو کافر مرت ہو پھر بھی لوگ سمجھتے ان سے وہ
کلامات جن کی وجہ سے خاوند یوں میں جدائی ڈالتے اور وہ کسی کو سوائے اذن اللہ کے کسی
کو ضرر نہ دے سکتے تھے اور لوگ وہی چیز سمجھتے جو ان کو ضرر دے اور فتنہ نہ پہنچے حالانکہ یقیناً

جان چکے تھے کہ جو شخص اس کو لے گا قیامت میں اس کے لئے حشر نہیں برائے وہ کام جس کے بعد میں اپنی جانوں کو حذاب میں دے چکے ہیں کاش یہ سمجھتے۔ (البقرہ۔ ۱۰۲)

سلیمان کے زمانے میں پڑھتے تھے اور رواج دیتے تھے جن میں کئی باشیں کفر کی تھیں لیکن حق یہ ہے کہ سلیمان کے زمانہ میں ایسے واقعات ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی اس میں شریک تھا جا شا دکلا سلیمان نے تو کبھی کفر نہیں کیا ہاں بد معاش شیاطین یعنی حاروت ماروت نے کفر کیا اور کفر کی باشیں عوام میں پھیلاتے تھے اور لوگوں کو جادو کے کھمات سکھاتے تھے اور طرح طرح سے عوام کو درغالتے یہ بھی مشہور کرتے تھے کہ یہ کھمات جادو گری کے آسمانی علم جبرائیل اور میکائیل دونوں فرشتوں پر شہر بالی میں اتر اتحادِ الائکہ نہ اتنا را گیا تھا ان دو فرشتوں پر شہر بالی میں نہ کوئی آسمانی علم تھا بلکہ شخص یہاں باروت و ماروت کی چال بازی تھی۔ اس سے غرض ان کی صرف دشوق جتلانا تھا اس لئے تو ان کی یہ عادت تھی کہ زبانی جمع خرچ سے بہت کچھ کرتے اور کسی کو جادو نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ میاں! ہم تو خود بد کردار بلا میں چپنے ہیں پس تو بھی ہٹل ہمارے الکی باشیں سکھ کر کافرنہ ہواں بات کو کہنے سے اُن کا جا بلوں میں اور بھی زیاد درسوخ یہاں ہو جاتا اور عوام میں مشہور ہو جاتا کہ سائنسیں بڑے مکسر امراض ہیں جیسا کہ فی زمانہ دُغباراً زیروں کا کام ہے۔ پھر بھی لوگ ان سے تغیر نہ ہوتے اُن سے وہ کھمات سیکھتے جن کی وجہ سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالتے اور اس کے عوض زانیوں سے کچھ کماتے اور اللہ تعالیٰ کا غصب اپنے پر لیتے۔ یہ مت سمجھو کہ ان کے منہ میں کوئی خوبی تھی یا قلم میں کوئی تاثیر تھی کہ جس کو چاہیں فرشان پہنچائیں بلکہ ان کے کھمات بھی مثل ادویہ کے تھے جب یہی کسی کو سوائے اذن اللہ کے ضرر نہ دے سکتے تھے جو نکل اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ کہہ فصل انسانی پر اس کے منابع ازیداً کروتا ہے اگر کوئی سرد پانی پیتا ہے تو یہ پانی اُسے سختگی سختا ہے زہر کھاتا ہے تو اس کی جان بھی ضائع

ہو جاتی ہے اسی طرح آن کے جادو کا حال تھا کہ وہ ان کے حق میں ٹھیک نہیں تھا لیکن وہ بہت خوشی سے اُس کا استعمال کرتے اور اللہ تعالیٰ اپنی عادتو جاریہ کے موافق اُس پر آثار بھی دیے ہی مرتب کر دتا گردہ لوگ اس مجید کو نہ سمجھتے اور وہی چیز سمجھتے جو ان کو ہر طرح سے جسمانی اور روحانی ضرر دے اور کسی طرح سے فتح نہ بنخشع تجھ بے کہ اس زمانے کے مدعاں علم بھی آن کے سچھے ہو لئے ہیں حالانکہ یقیناً جان چکے ہیں کہ جو شخص اُس جادو کی واہیات باتوں کو لے گا اُس کے لئے ناقامت بھائی سے حصہ نہیں باوجود اس جانتے کے اس میں ایسے منہج ہیں کہ اپنی جانوں تک بھی اس کے عوض دے کر عذاب کے مستوجب ہو رہے ہیں یا درکھلی سراہے وہ کام جس کے پدالے میں اپنی جانوں کو عذاب میں دے چکے ہیں کاش یہ لوگ سمجھتے یہ جانتے اور سمجھتے ہیں پر جب عمل نہیں تو کویا جانتے ہی نہیں حاشیہ نمبر ۱۲: اس آیت کی نسبت مغیرین نے عجیب عجیب نقشہ بھرے ہیں پکھتو سلیمان کی نسبت اور پکھو ہاروت و ماروت کی نسبت۔ کسی نے ہاروت اور ماروت کو فرشتہ بنایا اور نبی آدم بنا کر زمین پر اتارا۔ فاختہ عورت سے زنا کرنا، بتراب ہیا، بہت کو وجدہ کرنا، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو دنیا دی اور آخر دی عذاب میں بتلا کرنا اور ان کا لوگوں کو جادو سکھانا بتایا ہے۔ مگر امام رازی جیسے محققوں نے ان سب قصوں کو فرقاً اور ابا طبل سے شمار کیا ہے جو ترجمہ میں نے کیا ہے وہی قرطسی نے پسند کیا ہے چنانچہ تمہیر این کشی اور فتح الہیان میں مذکور ہے مولانا نواب محمد صدیق الحسن خان صاحب نے بھی نقل کیا ہے بلکہ ترجیح دی ہے کہ ہاروت و ماروت شیاطین سے بدل ہے جس کو درر لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ شیاطین سے سچی دو شخص ہاروت و ماروت مراد ہیں اگر قرآن مجید کی آیات پر غور کریں تو سچی معلوم ہوتا ہے کوئکہ اس آیت کے پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے شیاطین کا فعل قصیم حرف رہا ہے۔

”يَعْلَمُونَ النَّاسَ الْبَحْرَ“ ترجمہ: لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

اور وہرے حصے میں اسی تعلیم سحر کی کیفیت بتائی ہے۔

”وَمَا يَعْلَمُنَّ مِنْ أَخْدُودٍ“ ترجمہ اور وہ کسی کو جادو نہ سمجھاتے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے دونوں تعلیموں کے معلم ایک ہی ہیں یعنی شیاطین۔ کیونکہ یہ نہایت قصیح اور محل فضاحت ہے کہ محل فعل کے ذکر کے موقع پر تو ایک کو قابل بتالیا جاوے اور تحصیل کے موقع پر کسی اور کو بتالیا جاوے۔ رہا یہ سوال کہ مبدل منہ جمع ہے یعنی شیاطین اور بدل شنیہ ہے یعنی ہاروت ماروت۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ مبدل میں جمعیت با اختیارات جائے کہیں اور بدل شنیہ با اختیارات کے ہے۔ پس مطلب آئیں کہ بالکل واضح ہے کہ مبود کی اس امر میں شکایت ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ کر واپسیات با توں کے پچھے لگ گئے پھر لطف یہ کہ ان واپسیات عقائد اور اباظیں کو بزرگوں کی طرف نسبت کرتے ہیں کہ سلیمان نے یہ باتیں سمجھائی ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کے دفر شستہ جبرائیل میکائل لائے تھے۔ سوانح کی اس آیت میں مخدومب کی جاتی ہے کہ یہ باتیں ان کی خرافات سے ہیں نہ سلیمان نے ان کو سمجھا ہی ہیں نہ کسی نبی یا فرشتے نے ان کو سمجھا ہی ہیں بلکہ اس زمانے کے بد معاش جن کے سر کردہ ہاروت و ماروت تھے لوگوں کا لیکن باتیں سمجھاتے تھے رقم کہتا ہے سبھی حال آج کل کے مسلمانوں کا ہے کہ عقائد میں ان کے وہ خرابیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کوئی کہتا ہے کہ پیر صاحب بارہ برس کے ذوبے ہوئے ہیزے کو مریدی کی خاطر نکالا۔ کوئی کہتا ہے پیر صاحب نے ایک مرید کے زندہ کرنے کوئی ہزار روپیں عزرائیل سے چھڑا دیں کوئی کہتا ہے کہ محل نعمت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بذات خوشنیریف لاتے ہیں غرضیکہ عجیب قسم کے خرافات اپنے زبنوں میں ڈال رکھے ہیں بعضہ وہی عقائد باطلہ جن کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہزار ہاٹغیر بسیج تھے ان کو امام کے مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں انہیں کی خلیل سے ہمارے قدیمی مہربان پڑوی آریہ وغیرہ کو یہ جدائی ہوئی کہ

عام طور پر کہنے لگے ہیں کہ اسلام میں بھی شرک ہے کویا ان کا یہ جملہ اسلام پر دنا وہ کے نزدیک بز دلائی طریق ہے مگر اس بات کو سمجھنے والے بہت سی کم ہیں۔

”اُز گئے دن اجہاں سے بے شعورے رہ گئے۔“

یہ تو عقائد کا حال ہے اعمال کا تو پوچھتے ہی نہیں تمام عمر بھر دنیاوی کام کریں گے۔ علوم مردیہ جن سے صرف چند روزہ دنیاوی گذارہ مقصود ہو سکھیں گے بلا سے کبھی آٹھویں روز قرآن کی دو آیتیں پڑھنی؟

”إِلَى اللَّهِ الْمُشْكُنُكِي إِلَيْهِ الْمَابُ وَالرُّجُعُي“۔

افسوں ہم نے پستتی سے یہ سب پکھ دیکھنا تھا۔ (حکم تغیر شافعی صفحہ ۸۸۶)

دیکھیں یہاں بھی اس الٰہ حدیث عالم نے ”ما“ کو نافیہ مانا ہے۔ صرف ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے ”ما“ کو فیضیں لکھا باقی مفسرین بھی ہیں جو اس آیت کریمہ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينِ میں ”ما“ کو نافیہ ہی لکھ رہے ہیں۔ آئیے ہم زیرِ حوالہ جات اس بارے میں آپ کو دکھائیں۔ پہلے قصص القرآن سے ہر پری رحمانی میں بحث ملاحظہ کریں۔

۱۔ شاد صاحب کی اس تغیر کے مطابق وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينِ میں ”ما“ کو فیضیں بلکہ بسمی اللہ تھی ہے اس لیے کہ آیت میں سحر اور مَا اُنْزِلَ کے درمیان معطوف اور معطوف علیکی نسبت ہے اور عربی کے قاعدہ سے حلف مفارزت کے لیے ہوتا ہے لہذا آیات زیرِ بحث میں سحر اُنگ شے ہے جو شیاطین کے ذریعہ سے وجود پذیر ہوتا ہے اور فرشتوں کا لایا ہوا علم دہری شے ہے جو پاک مقصد کے لیے تعلیم کیا جاتا ہے لہذا فرشتوں کی جانب سحر کی نسبت صحیح نہیں ہو سکتی۔ یہ تغیر معانی کی ترتیب، سیاق و سبق کی مطابقت اور حقائق و وقائع کی وضاحت کے لحاظ سے بہت وقیع ہے اور اس لیے ہم اسی کو واضح سمجھتے ہیں

۲۔ دہری مشہور تغیر نحوی فراء میں ہے کہ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينِ میں ”ما“ کو نافیہ

تلیم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ فی اسرائیل میں سحر کی تعلیم شیاطین کے ذریعہ پھیلی اور ان کا یہ عقیدہ ظاہر ہے کہ سحر سیمان کا علم ہے اور یہ بھی غلط کہ بالی میں ہاروت و ماروت دو فرشتے نازل ہوئے اور وہ فی اسرائیل کو جادو سکھاتے اور سکھاتے وقت یہ تنبیہ کرتے کہ ہم آزمائش بنا کر تمہارے پاس بیجھ گئے ہیں تم اگر سیکھو گے تو ہم ضرور سکھادیں گے مگر تم کافر ہو جاؤ گے اس لیے تم کو تصحیح کرتے ہیں کہ کفر اختیار نہ کرو اور جب فی اسرائیل اصرار کرتے تو وہ زن و شوہر کے درمیان تفریق کا جادو سکھادیتے۔ یہ سارا قصہ جوان کے درمیان مشبور ہے سب غلط ہے اور ایسا کوئی واقعہ نہیں نہیں آیا۔

۳۔ تیری تغیری امام قرطجیؒ کی جانب منسوب ہے اور انہیں جدیر بھی اسی کو راجح تلیم کرتے ہیں کہ آیت وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمُلْكِينَ میں "ما" نافی ہے اور ہاروت و ماروت شیاطین سے بدل ہے مطلب یہ ہے کہ یہ غلط ہے کہ فی اسرائیل کی آزمائش کے لیے آسمان کے فرشتے سحر کا علم لے کر آئے تھے بلکہ شیاطین سحر سکھاتے تھے جن میں سے بالی میں دشہر شخصیتیں ہاروت و ماروت کی تھیں اور وہ جادو سکھاتے تو فی اسرائیل کی مذہبی زندگی پر طعن کرتے ہوئے یہ کہتے جاتے کہ دیکھوا! اگر تم نے ہم سے یہ سحر سیکھا تو تم کافر ہو جاؤ گے مگر نہیں اسرائیل کی گمراہی کا یہ عالم حقا کہ یہ سب کچھ سننے کے بعد بھی ان سے زن و شوہر کے درمیان تفریق کا جادو سیکھتے اور کتاب اللہ کو سوسنپشت ڈال دیتے تھے ہمارے خیال میں آخری دونوں تغیریں عام تغیریں سے باہر ہیں کیونکہ عام تغیریں میں "ما" کو معنی اللہ کیا گیا ہے کہ بالی میں ہاروت و ماروت دو فرشتے فی اسرائیل کی آزمائش کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہو کر سحر سکھاتے اور ساتھ ہی یہ تنبیہ بھی کرتے تھے کہ ہم سے یہ علم نہ سکھو ورنہ کافر ہو جاؤ گے جس میں سحر اور وَمَا أُنْزِلَ کو بے دليل ایکسی شے تلیم کرنا ہے۔

(عکس قصص القرآن جلد دوم تایف محمد حفیظ الرحمن سیدواروی صفحہ ۱۶۲)

محمد حفیظ الرحمن سیہواروی نے بھی مختلف تفاسیر قسم بند کرنے کے بعد انہی خیالات کا اکٹھار کیا ہے ہمارے خیال میں آخری دونوں تفسیریں عام تفسیر سے بہتر ہیں کیونکہ عام تفسیر کے مطابق "ما" کو معنی الذی تسلیم کر کے یہ مطلب لیا کہ بال میں باروت و ماروت دفتر شے نہیں اسرا نکل کی آزمائش کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مازل ہو کر حر سخا ت اور ساتھی یہ تجھے بھی کرتے جاتے تھے کہ ہم سے یہ علم نہیں کھو ورنہ کافر ہو جاؤ گے یہ متعدد اشکالات کو دعوت دینا، حمر اور ما نزل کو بے دليل ایک ہی شے تسلیم کرنا ہے۔ اب تو یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو گئی کہ وَمَا أَتَرْزَلَ عَلَى الْمُلْكِيْنَ میں "ما" نافرمانی خلاف قرآن نہیں بلکہ قرآن سے مطابقت رکھنے والے معنی دتا ہے۔

امام ابوحنیفہ جادو و کوئی نہیں مانتے تھے

اتی بات مزید یاد رہے کہ یہ تفسیر محمد حفیظ الرحمن سیہواروی ایک ختنی عالم کی ہے اور انہوں نے حمر کی بحث کرتے ہوئے واضح کر دیا ہے کہ امام ابوحنیفہ جادو کے قائل نہیں تھے۔ جیسے کہ انہیں کثیر اور دو گال حدیث علماء نے بھی جا بجا اسکی وضاحت اور صراحت کر دی۔

(مکمل صفحہ ۳۹۱ قصص القرآن حصہ اول)

آئیے ہم آپ کو علم تفسیر اور مفسرین کا حوالہ۔ تفسیر میں اس طریقہ کو اختیار کرنے سے الجھاص ان غلطیوں سے فیکر گئے جن کے کئی دوسرے مفسرین مرتعب ہوئے مثل کے طور پر آئیت

"وَأَتَبْعُوا مَا تَلَوُوا الشَّيْطَيْنَ عَلَى مُلْكِ شَلَيْمَنَ" وَمَا كَفَرَ شَلَيْمَنَ " سے بعض مفسرین نے حمر یعنی جادو کا واقعی ہونا ثابت کیا ہے لیکن الجھاص کہتے ہیں کہ حمر کوئی چیز نہیں

ہے یعنی محض باتھ کی صفائی یا چالاکی ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ حجر کا ہر اس چیز اور عمل پر اطلاق ہوتا ہے جس کا مقصد دوسروں کو دھوکہ دینا اور مگر اد کرنا ہو، ہر کیف وہ ایسا چیز ہے جس کا کوئی وجود نہیں اس آمیت کی تغیر کرتے ہوئے الجھاص پہلے قاطع حصر کی پوری طرح نفوی تحریج کرتے ہیں اس ضمن میں وہ عربی شاعری قرآن کی بعض دوسری آیات اور احادیث نبوی کے حوالے دیتے ہیں الجھاص نے وہ اسرائیلی روایات جن میں یہ ہے کہ سليمان سحر لمحی جادو کیا کرتے تھے اور وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی عورت کے جادو کرنے کا ذکر ہے انہر دو کی تر دید کی ہے ایک تنی عالم کے لئے ایک ایسا حدیث کو جو صحیح بخاری میں ہے کو مسترد کرنا بڑا مشکل معالمہ ہے لیکن اس کے باوجود الجھاص نے اسے رد کر دیا اور کہا اس طرح کی روایات محدثین نے گھر رکھی ہیں نہ کوہہ بالا آمیت کے بارے میں الجھاص نے جو فصل و بلند پایہ بحث کی ہے اس کی تنجیص درج ذیل ہے۔

۱۔ اس طرح کے حجر کا کوئی وجود نہیں۔

۲۔ آمیت میں شیاطین کا لفظ آیا ہے اس سے وجد کردار لوگ مراد لئے جاسکتے ہیں جو سليمان کے عہد میں حجر کیا کرتے تھے۔

۳۔ وہ حدیثیں جن میں یہودی عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجر کرنے کا ذکر ہے بے اصل ہیں۔

۴۔ قرآن نے سورۃ طہ کی آمیت ۶۹ میں یہ کہہ کر ”وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ أَتَى“ یہ امر واضح کر دیا ہے کہ حجر کی کوئی حقیقت نہیں۔ الجھاص صحیح معنوں میں ایک مغلک ہیں وہ کسی ایسی بات کو تعلیم نہیں کرتے جو عقلی اور نارنجی حقائق کے خلاف ہو۔

(مکمل علم تغیر و مفسرون صفحہ ۲۲۲)

ویکھیں یہ سب کچھ لکھنے کے بعد رشید احمد جالندھری صاحب جنہوں نے علم تغیر اور مفسرین

کو مرتب کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ”الجھاص صحیح مسنون میں ایک غسر ہیں وہ کسی الحکیمی بات کو تسلیم نہیں کرتے جو عقلی اور تاریخی حقائق کے خلاف ہو۔“

اب آئیے ہم آپ کو تفسیر قاسمی سے ایک اور حقیقی عالم کا حوالہ دیکھائیں۔

۲۔ تحقیقیں جس طرف گئے ہیں وہ یہ ہے کہ باروت و ماروت دوناں تھے جو پڑا ہر ریدار بنے ہوئے تھے وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور لوگوں کا ان کے متعلق حسن اعتقاد یہاں تک تھا کہ وہ ان کو آسمان سے آئے ہوئے فرشتے بھجتے تھے وہ دونوں جو کچھ لوگوں کو سکھایا کرتے تھے وہ وہی سے نہیں تھے تھا اور ان کا کمر یہاں تک تھا کہ لوگوں کا اپنے متعلق حسن اعتقاد برقرار رکھنے کے لئے وہ ان کے سامنے یہ بھی کہتے تھے کہ ہم تمہارا امتحان لے رہے ہیں کہ تم صحیح کام کرتے ہو یا غلط کام کرتے ہو ہم تو تمہیں نصیحت کریں گے کہ تم غلط کام یا کفر کا کام نہ کرو وہ دونوں یہ بات اس لئے کہتے تھے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ ان کے پاس علوم الہی ہیں ان کا فن روحاں فن ہے اور یہ دونوں سوائے اچھائی اور بھلائی کے کچھ نہیں چاہئے جیسا کہ ہمارے زمانے کے دجالوں کا انداز ہے کہ ان لوگوں کو جو ان سے کسی کی محبت یا شخص کے لئے تعویذ کرواتے ہیں تو یہ دجال ان کو بھی بھی کہتے ہیں کہ ہماری تم سے یہ وصیت ہے کہ ہمارے اس محبت کے تعویذ کے ذریعہ کسی شادی شدہ عورت کو نہ پھضالہما وغیرہ قسم کے ادھام اور افتراء۔ اس قسم کی چیزیں یہود میں بہت تھیں حتیٰ کہ وہ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ہر ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور یہ دونوں فرشتے ہیں جو لوگوں کو تعلیم دینے کی غرض سے آئے ہیں قرآن مجید ان باتوں اور تمام دعویوں کی تکذیب کے لئے نازل ہوا ہے اس نے بتایا یہ دونوں آسمان سے نہیں آئے اور ہر یہی چیز ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے لہذا یہاں پر صحیح اقوال کی رو سے ما فہم ہے اور ملکیں کا لفظ عرف کے مطابق ہے جو اس وقت ان کے مطلق لوگوں میں تھا جیسا کہ آج بھی موافقین جب تاریخ

یہاں دھرم لکھتے ہیں تو ان کے الٰہی اور اللہ کا ان کے عرف کے مطابق تذکرہ کرتے ہیں
 یا جس طرح کوئی مسلم مسیحیوں کا رد کرتے ہوئے سلیمانیہ اور اللہ تعالیٰ کے صلیب پانے کی
 بات کرتا ہے حالانکہ ان کا یہ اعتقد نہیں ہوتا اور یہ ارشاد الٰہی ہے کہ ”وَإِنْ دُونُوْنَ سَهْلَ
 سَكْحَةِ“ کہ اس کے ذریعے مرد اور عورت کے درمیان جدائی ڈال دیں۔ ”تمثیل“ کے خور پر ہے
 اور انتہائی بھودی مخلک کو پیش کر کے بات کی قیاحت پر توجہ دلانا مقصود ہے لیکن ان کی یہ
 عماری اور چالاکی اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ وہ انسانیت کے بنیادی یافت میاں اور یہوی
 کے درمیان بھی تفریق سے باز نہیں آتے تھے خلاصہ یہ ہے کہ آیت کے معنی اول نا آخر یہ
 ہیں کہ یہودیوں نے کتاب اللہ کی تحدیب کی اسے پس پشت ڈال دیا اور اسکے پر عکس ان
 خرافات اور قصور کو مضبوطی سے پکڑ رہے ہیں وہ اپنے یہاں کے خبیثوں سے سلمان
 اور ان کی حکومت کا مام پر سنتے تھے اور یہ زعم رکھتے تھے کہ سلمان نے کفر کیا حالانکہ سلمان
 نے ہرگز کفر نہیں کیا اور یہ کہ ان کی عماری اور مکاری اس حد تک پہنچی بھلی تھی کہ میاں یہوی کی
 طرح کے تحد گرد میں بند ہے ہوئے لوگوں میں تفریق پیدا کرتے تھے تم دیکھتے ہو کہ یہ
 ساری باتیں مقام ذم کی ہیں اس لئے انہیں باروت و ماروت کی مدح سمجھنا صحیح نہیں ہے
 ہماری اس بات کی صحت کی دلیل یہ بھی ہے کہ قرآن مجید نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے
 فرشتوں کا زمین پر پیچھے جانے کا انکار کیا ہے سوائے انہیاء کی طرف وہی پیچانے کے اور یہ
 نص صریح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرف تعلیم دینے کے لئے انہی کی نوع کے
 انسانوں کو یعنی انہیاء کو پیچھا۔ (ترجمہ تحریر قاصی صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱)

۲۶۔ گر لکھتے ہیں کہ

۱۔ امام رازی نے ابو مسلم کے حوالے سے بطلان نزول ححر پر یہ دلائل دیتے ہیں۔
 ۲۔ اگر حمران دنوں فرشتوں پر نازل کیا گیا تھا تو لاحدہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ تھا اور یہ

جا رہ نہیں ہے۔

کوئکہ سحر تو کفر اور عبث ہے اللہ تعالیٰ کے لائق نہیں ہے کہ اسکی حیز کوازل کرے۔

۲۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: **وَلِكُنَ الشَّيْطَنَ كَهْرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحْرَ وَ** ”لیکن شیطانوں نے کفر کیا جو لوگوں کو سحر سمجھاتے“ اس بات پر دلیل واضح ہے کہ سحر کی تعلیم کفر ہے اگر پیشابت ہو جائے کہ ملائکہ سحر کی تعلیم دیتے تھے تو ان پر کفر لازم آئے گا اور یہ باطل ہے۔

۳۔ جس طرح انبیاء کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تعلیم سحر کے لئے مبسوٹ کئے جائیں۔ اس سے زیاد فرشتوں کا تعلیم سحر کیلئے مبسوٹ ہونا جائز ہے۔

۴۔ سحر کی نسبت سوائے کفار کے، فساق کے اور شریر شیاطین کے اور کسی کی طرف نہیں کی جاسکتی پھر بھلا اُس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیسے کی جاسکتی ہے جو اس سے منع کرنے والا ہے اور کرنے والے کو جس نے سزا کی تعداد دی ہے اور کیا سحر سوائے باطل کے کچھ اور بھی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی عادت اس قسم کے باطل کو ختم کرنے میں نہیں ہے۔ جیسا کہ ہوتے کے قصے میں اُس نے فرمایا: ”جو حیز قم لائے ہو وہ سحر ہے بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب اسے ختم کر دے گا۔“ (ترجمہ تفسیر قاسمی جلد اول صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳)

۵۔ شہاب کہتا ہے کہ تاویلات میں ابو بکر الاصم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم پر سحر کی حدیث قابل تک ہے کوئکہ اس کے نتیجے میں کفار کا یہ قول کہ آپ مسحور تھے کو تسلیم کر پڑتا ہے جو قرآن کی فص کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تندیب کی ہے اور رازی نے قاضی سے نقل کیا ہے کہ یہ باطل ہے اس کی صحت کیسے ممکن ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ) اور (وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ أُتْتَى) ہے۔

اس لئے یہ روایت قابل تک ہے کوئکہ اس کو جائز سمجھنا بہت پر وہبہ لگانا ہے کیونکہ اس کو صحیح سمجھا جائے تو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ یہ لوگ تمام انبیاء اور صالحین کو ضرر پہنچا سکتے ہیں اس

طرح ان کو زیر درست بادشاہی حاصل ہوتی ہے اور جبکہ یہ بالکل باطل بات ہے اور یہ بھی پیش نظر ہے کہ کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محور قرار دے کر عارضاتے تھے اگر یہ واقعہ درست ہوتا تو کفار کا قول درست ثابت ہو جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عجب ثابت ہو جائے گا جبکہ معلوم ہے کہ یہ چیز قطعاً جائز نہیں ہے اور اس میں کوئی ہرج نہیں کہ اس روایت کو تسلیم نہ کیا جائے خواہ یہ صحابہ کے اندر کوئی نہ ہو اس لئے صحابہ میں بیان کردہ روایت کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سنیدیا مشہوم کے اعتبار سے محفوظ ہو یہ بات راجح کو معلوم ہے کہ خبر واحد پر اعتراضات عہد صحابہ سے معروف ہے امام غزالی اپنی کتاب المتعین میں لکھتا ہے کوئی صحابی ایسا نہیں ہے جس نے خبر واحد کو رد کیا ابو شڑاعلیؑ نے ابو سنان الاعججی کی روایت کو (مروع بنت واثق کے قصہ میں) رد کر دیا ہے یا عائشہؓ نے ابن عمرؓ کے مردے کے اوپر رونے کی روایت کو رد کر دیا تھا اور عمرؓ نے ابو موسیؓ اور ابو ہریرہؓ کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے کے سلسلے میں جو تبہیہ کی تھی یہ اور اس جیسی بہت سی باتیں موجود ہیں غزالی نے اس عنوان کے تحت کہ خبار احادیث خالقین کے رد میں اور مباحث اجماع میں صحابہ کرامؐ کا احادیث کے خلاف اپنے دلائل کی بنیاد پر اجماع کرنے میں تفصیل دی ہے۔

ابن تیمیہ نے اپنی کتاب المسوقة میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص بزرگ حجج کو رد کرتا ہے جیسا کہ صحابہ کرامؐ گرتے تھے اس بنیاد پر کہ نقل کرنے والا یا تو غلطی کر رہا ہے یا جھوٹ بول رہا ہے اس لئے یہ رد کرنے والے کے اعتقاد کے مطابق دلیل سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کہا تھا تو اس قسم کے لوگوں کی نہ مغفرت کی جاسکتی ہے نہ تفسیق۔ خواہ فی الحقيقة ان کا نقطہ نظر صحیح نہ ہو کیونکہ ایک سے زیادہ صحابہ کرامؐ نے اسکی اخبار احادیث کو رد کیا ہے جو اہل الحدیث کے زدیک صحیح ہیں لائقی اور علامہ الفتاویٰ لکھتے ہیں کہ اخبار احادیث کے خالق کو گراہ نہیں کہا جا سکتا اور یہ مسئلہ اصول میں معروف ہے۔ میں نے یہ نقول پیش کرنے میں توسع

سے کام اس لئے یا ہے کہ میں نے بہت سے تحسین اہل الرائے کو دیکھا ہے کہ وہ بخاری کی کسی روایت کے رد کرنے والوں کو بہت برا مسئلہ قرار دیتے ہیں اور اس قسم کے لوگوں کو مگر اونچیتھے ہیں اب قسم نے دیکھ لیا کہ یہ روایت حصول سے علمی کلیدناپر ہے بلکہ اپنے اصول مذہب سے جہالت کی دنیاپر ہے جیسا کہ الفتاویٰ کے اقتضای کے اقتضای سے واضح ہے کہ میں کہتا ہوں کہ اہل الرائے کو چاہئے کہ وہ بخاری کو اہمیت نہ دیں کیونکہ انہوں نے دوسو سے زیاد واس کی روایات کو تاویل کی یا فتح کی بنیاد پر روکیا ہے پھر وہ اس کی کسی روایت کے انکار کرنے کی تذمیل کر کے صحیح کہاں ہو سکتے ہیں جبکہ اس قسم کا شخص اپنے مدعا پر دلیل بھی رکھتا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعت کر رہا ہوا اب یہ واضح ہوا کہ حدیث سحر کے متعلق قدیم سے لے کر آج تک تجدیدات مشہور ہیں اور اس مسئلے میں شراح صحیح نے اور این تجدید نے تاویل مختلف الحدیث میں اور رازی نے خوب کلام کیا ہے اور حق چاہئے والوں پر حق واضح ہوئے بغیر نہیں رہا۔ (ترجمہ ۱۲۰۸-۰۹ الجزاء السالح عصر قریر القاسمی الحسنی محسن اہل تاویل تایف علامہ محمد جمال الدین القاسمی تعلیق محمد فؤاد عبد الباقي)

ویکھیں کس قدر عرق ریزی سے تغیر کر کے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ جادو کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مانتا ”نیجوت پر وحیدہ لگانا ہے“ ایک اور مشہور حقیقت شیر احمد از هریر شیخی کی مذاہ القرآن سے یہ حوالہ پڑھیں اور تنزل و پیشی میں گردی ہوئی ہر قوم کی طرح اہل کتاب بھی سحر و سحری کے چکر میں پھنس کر رہے گئے تھے اور کتاب اللہ یعنی تواریخ کی جگہ ان کے درمیان سحر و سحری کی کتابیں ہی مقبول تھیں اُن میں بہت سے انہی کو سیکھتے سکھاتے اور پڑھنے پڑھانے میں وقت ضائع کرتے رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اُن کی بچی حالات بیان فرمائی ہے اور جادوگروں کی افتراء پر رازی کی قلمی کھولی ہے اور بتایا ہے کہ یہ دونوں ہی باشیں غلط ہیں نہ سلیمان کی طرف اس کی نسبت صحیح ہے اور نہ دو فرشتوں کی طرف۔ بخلاف اللہ

تعالیٰ کے نبی اور اس کے فرشتوں کو جادو سے کیا نسبت ہو سکتی ہے کیونکہ جادو کفر ہے
اب پوری آیت کی تفسیر اور عکس مفتاح القرآن ارشیب احمد از هریم خی ملاحظہ ہو۔

وَاتَّبِعُوا مَا تَلَوُا الشَّيْطَنُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ تَرْجِمَةً اور وِعْيَتْنَا إِلَّا كَاتِبُ إِلَّا حِزْرٍ
کے پچھے پڑنے جسے گراہ کرنے والے لوگ سلیمان کی بادشاہی پر افتراء کر کے پڑھتے ہیں۔

”یعنی ان اہل کتاب نے کتاب اللہ تورات کو ہیں پھٹ ڈال کر حرج و سحری کی
کتابیں پڑھنی پڑھانی اختیار کر رکھی ہیں جن کے متعلق شیاطین یہ دروغ کوئی کرتے ہیں کہ
سلیمان کی بادشاہی ان ہی کے زور سے قائم تھی“ افیاطین سے مراد ساریں و علمیں ہیں
اور تلوظ مصادر حال کے معنی میں ہے اسے ماضی کے معنی میں لے جائیں چنانچہ ہے کیونکہ ذکر
آن جادوگروں کا ہے جو فی الوقت موجود تھے ان کا نہیں جو ماضی بعید میں گذر چکے تھے
اور سلیمان کی طرف حرج کی نسبت ساریں و علمیں آج تک کرتے چلے آرہے ہیں۔
مسلمانوں میں بھی توعیہ سلیمانی نقش سلیمانی، اعمال سلیمانی، طسمات سلیمانی ہام کی
متعدد کتابیں رائج ہیں۔ حق فرمایا تھا صادق و مصدق نے کہ ”لَتَبَعَّدَ مُنَّ مَنْ كَانَ
فِي لُكْمَمْ“ یعنی اے مسلمانوں بھی گذشتہ لوگوں کے طور طریق کے پچھے پڑ جاؤ گے اور اس
آیت میں فعل تلوہ معنی افتراء کے ہے اسی لئے اس کا صلطنت علی آیا ہے۔ اگر چہل تلاوة
کا صلہ بھی علی آتا ہے جیسے

تَلُوُثٌ عَلَى دَيْدٍ ذِلِّكَ الْكِبَابٌ تَرْجِمَة میں نے زید کوہ کتاب پڑھ کر سنائی۔
مگر ظاہر ہے کہ ملک سلیمان کوئی اسکی چیز نہیں ہے جسے کچھ پڑھ کر سنانا متصور ہو اس لئے
اس آیت میں علی کو تلوہ کا صلہ بھتنا درست نہیں ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلِكِنَ الشَّيْطَنُ كَفَرَ وَا حَالَكَهُ سُلَيْمَانُ نَكَرْنیں کیا یعنی
شیاطین یعنی ساریں نے کفر کا ارشکاب کیا ہے ان کا حال یہ ہے کہ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ

الْبَسْرَدِ لِوَكُونَ كِوْجَادُو سَخَّاتِ ہیں یعنی سلیمان تو بندہ موسیٰ اور اللہ تعالیٰ کے نبی تھے پھر وہ حکم کا ارتکاب کیسے کر سکتے تھے حکم کفر ہے جو ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔ پس یہ لوگ یعنی ساحرین اور ان کے مقین سلیمان پر حکم کا جھوٹا الزام لگا رہے ہے یہاں خود یہ شیاطین کافر ہیں کفر کا ارتکاب انہوں نے کیا ہے اور نہ صرف یہ خود حکم کا ارتکاب کرتے ہیں بلکہ دوسرے لوکوں کو بھی حرم سخّاتِ ہیں۔

وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ بِبَابِ هَارُوتَ وَمَارُوتَ تَرْجِمَةً: اور نہیں بالل میں ہاروت و ماروت نہی دلفر شتوں پر جادو ادا کیا ہے ”پس یہ بھی ان شیاطین کی حفظ دروغ کوئی ہے“ اصل بات یہ ہے کہ سرزین بابل جو کہ صد یوں سے ویران وغیرہ آباد پڑی ہوئی تھی دو جادوگروں نے اپنی بنا کھی تھی یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ دونوں آپس میں بھائی بھائی تھے یا کہ دوست مگر اظہب یہ ہے کہ دونوں عبرانی نسل کے تھے کیونکہ اس انداز کے نام اسی نسل میں ملتے ہیں چنانچہ نبی اسرائیل کے ایک بادشاہ کا نام طالوت اور اس کے حریف مقابل کام جا لوٹ خود قرآن میں مذکور ہے ہاروت و ماروت نے اپنے ہم پیشہ لوکوں کی طرح ویران نہیں اختیار کر کے اپنی شخصیت کو پراسرار بنا کر کھا تھا دو دور سے جادو کے شو قیمن جن میں اکثریت اسرائیلوں کی ہی ہوتی تھی ان کے چپوں میں پہنچ کر سیس نواحی اور در خواست کرتے کہ میں اپنے چیلے بنا لو یہ دونوں گروہ بھی پورے گھاؤ تھے کسی خام طالب شخص کو منہ نہ لگاتے بلکہ پہلے اچھی طرح خوب ٹھوک بجا کر دیکھ لیتے جس طالب کو چاپا کاپاتے اسے ہی بتاتے وہ طالب سے کہتے کہ بھائی یہ گناہ اور کفر کا کام ہے تیری عاقبت بر باد ہو جائے گی اور جب خوب دیکھ لیتے کہ طالب صادق ہے اسے ایمان اور عاقبت کی فکر نہیں تب اسے اپنی شاگردی میں لے لیتے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا يُعْلَمُ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَ إِنَّنَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ تَرْجِمَةً: اور وہ دونوں (جادو

گر) کسی کو بھی نہیں سمجھاتے تا وہ یہ نہ کہدیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں پس تو کفر نہ کر۔
 یعنی ہاروت اور ماروت دونوں جادو سمجھانے سے پہلے ہر سچھنے والے سے کہتے ہیں کہ ہم
 تو آزمائش ہیں پس تو کفر نہ کر یعنی تو جادو نہ سمجھیے بات وہ ہونے والے شاگرد سے اس
 لئے نہیں کہتے تھے کہ وہ خوفزدہ تھے یا صاحب ایمان تھے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی اس کام
 پر مبسوط تھے بلکہ جیسا کہ میں نے لکھا ہے وہ طالب علم کی طلب کا انداز دلگاتے اور اپنا معاملہ
 پاکرتے تھے یا یہی ہے جیسے ہم نے کئی بڑے بڑے ڈاکوؤں کے متعلق سنایا ہے کہ جب
 کوئی نیا شخص ان کی کوئی میں شامل ہونے کی استدعا کرتا ہے تو وہ اسے سمجھاتے ہیں کہ بھائی یہ
 کام بہت خطرناک ہے ہر وقت گرفتاری اور تختیہ دار پر انک جانے کا خطرہ رہتا ہے ہم تو اس
 میں پھنس ہی گئے ہیں تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو خطرات میں کیوں پھضاتا ہے اور جب آئی
 انہیں ہر طرح مطمئن کر لیتا ہے کہ میں ناقید و مند سے ڈرنا ہوں نہ پھانسی سے تب وہ اسے اپنی
 پارٹی میں شامل کرتے ہیں اور "إِنَّمَا تَحْنُنُ فِتْنَةً" کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ دو یہ
 بات کہہ کر وہ اپنی شخصیت کو طالب کی نظر میں زیادہ عظیم پر اڑاڑا رہنا دیتے تھے کہونکہ اس طرح
 وہ سمجھ لیتا تھا کہ یہ فوق ابشر ہتھیاں ہیں پس ان کا یقین ازراو ٹیس تھا۔ دوسری یہ کہ فتنہ یہاں
 بھی مفتوح ہے یعنی ہم تو اس سحر و ماری کے چکر میں پڑھی گئے ہیں مگر تو اس سے بچا
 رہاں صورت میں یقین برائے تشویق تھا کہ طالب کی آتش شوق تیز تر ہو جائے۔

فَيَشَعَلُمُونَ مِنْهُمَا مَا يَقْرُفُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءَ وَرَوْجَهِ ۖ ترجمہ: پس لوگ ان دونوں
 سے وہ جیز سمجھتے ہیں جس کے ذریعہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جداگانہ ڈال دیں۔ یعنی
 یہ تی اسرائیل یہ اہل کتاب ان دونوں جادوگروں سے جادو سمجھتے ہیں جس کے ذریعہ میاں
 بیوی کے درمیان جداگانہ ڈال دینے کا کام کرتے ہیں حالانکہ انہیں وہ کتاب بہدا میت عطا کی
 گئی تھی جس کے ذریعے اخروی زندگی میں وائیگی وابدی فرحت و سرست حاصل ہوتی اور

دنبوی زندگی کے تشیب و فراز میں بھی انہیں سکون والطینان نصیب ہوتا۔ وہ کتاب باہمی اتحاد و اتفاق کا دلیل تھی۔ اس پر عمل کرنے سے ان کا یاسی مقام بلند ہوتا ان کی خاگلی انہیں رفع ہوتیں اور تمام افراد قوم میں جعل کر لند یہ دخوش کوار زندگی سے ہمکار رہتے۔ مگر کس قدر انسوں کی بات ہے کہ اس وجہ سکون کو چھوڑ کر ان کی دلچسپیاں وجہ اضطراب میں مر کر دیں ہیں جس سے اور تو اور ان کی خاگلی بھی تباہ و برد ہوتی ہے۔ بحر و ساحری کا حاصل یہ ہی تو ہے کہ جنہیں باہم مل کر شیر و شکر میں کر رہتا چاہئے وہ ایک درمرے سے تنفس و منقطع ہو جائیں اور جنہیں الگ الگ رہتا چاہئے تھا انہیں ناجائز طور پر جوڑنے کی کوشش کی جائے۔

وَمَا هُم بِظَاهِرٍ بِهِ مِنْ أَحَدٍ يَأْذِنُ اللَّهُ ۝ ترجمہ: حالانکہ وہ جادو سے کسی کو کچھ وغیرہ فحصان نہیں پہنچا سکتے ہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی کو فحصان پہنچنے والا ہوتا اور بات ہے مطلب یہ ہے کہ جادو و کفر و گناہ تو ہے یعنی علاوہ ازیں ضرولی شخص اور ضیاء و وقت بھی ہے کیونکہ اس سے مقصود درے شخص کو فحصان پہنچانا ہے حقیقت یہ ہے کہ جادو سے کسی کو بھی فحصان نہیں پہنچایا جاسکتا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم بخوبی بھی وہی ہو جس کے لئے جادو کیا جا رہا ہے تو وہ بات پوری ہو جاتی ہے اس لئے نہیں کہ جادو نے اڑ کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مشیت کا فیصلہ سمجھی تھا کہ فلاں شخص کو فلاں فحصان پہنچنے یا وہ فلاں حادثہ میں بتانا ہو جائے پس اس ارشاد میں اشتہی منقطع ہے اور الالکن کے معنی میں ہے اور جب جادو کا حال یہ ہے تو ظاہر اس کا سیکھنا قطعاً ہے سو ہے اس کا ضرر و فحصان دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی وَيَعْلَمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۝ ترجمہ: اور سیکھتے ہیں وہیز جو انہیں ضرر پڑتی ہے اور فتح نہیں دیتی دنیا میں جادو گر جس ضرر عظیم سے دوچار رہتا ہے وہ یہ ہے کہ اسے معاشرے میں کوئی عزت و اقتدار کا مقام حاصل نہیں ہوتا حتیٰ کہ ان ضعیف الاعتقاد اور وہم پرست لوگوں کے درمیان بھی جو اس کے معتقد ہوں وہیشہ مخلوق المال مقلس بھیک منگا اور زمل

نظر آتا ہے چنانچہ آج تک کوئی جادوگرا پسے جادو کے مل پر نہ کہیں حاکم فرم اروابن سکا ہے
نہ اگر درما یہ دار۔

وَلَقَدْ عِلِّمُوا لَمِنْ أَشْتَهَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۖ تَرْجِمَة: حالانکہ انہیں خوب
معلوم ہے کہ جس شخص نے جادو کا اختیار کیا اس کا آخرت میں اس کے لئے بھائی کا کچھ بھی
حسنیں ہے یعنی تورات میں سحر و سحری کے حرام ہونے کی تصریحات موجود ہیں اور جادو
گر کو دنیا و آخرت میں سخت سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ وہ دنیا میں واجب القتل ہے اور
آخرت میں دوزخی جادو کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ان سب کے علم میں تھا جس طرح کہ
امم مسلمہ کا ہر فرد صلوٰۃ و زکوٰۃ صیام و حجج کی فرضیت اور سود خواری رشوت ستانی اور غصب و
سرقة کی حرمت سے آگاہ ہے اسی طرح حرم سحر میں بدلنا ہونے ان کے پاس کوئی عذر نہیں
ہے اور اس کی حرمت کے حکم سے یہ لوگ ناواقف نہیں ہیں۔

وَلِئِنْ هَا شَرُوا بِهِ أَنْهَسْهُمْ ۖ لَكُوٰنُوا يَعْلَمُونَ ۝ تَرْجِمَة: اور یقیناً بہت بری ہے
چیز جس میں انہوں نے اپنی جانوں کو کچا دیا کاش انہیں علم ہوتا (کہ جادو نہ صرف یہ کہ
آخرت میں غیر مفید ہے بلکہ دنیا و آخرت دونوں میں سخت مضر ہے اور کاش انہیں احساس
ہوتا کہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر سحر و سحری میں مشغول ہو جانا کتنی ہو لانا کہ وہ درین حماقت
ہے) (عکس مشکاع القرآن حصہ اول ۲۷۸)

اگر لکھتے ہیں کہ

”وَمَا كَفَرَ سَلَيْمَنٌ“ کی طرح ”وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَأْبَلٍ“
میں بھی مانا فیہ بے بھض لوگوں نے اسے موصولہ کیجا اور ”مَا تَلَوْ“ پر حلف قرار دیا ہے اور
یہ معنی تھا ہے ہیں کہ ”یہ لوگ اس چیز کے پیچھے پڑ گئے ہیں جسے شیاطین سیمان کی طرف
منسوب کر کے پڑھا کرتے تھے اور اس چیز کے پیچھے پڑ گئے ہیں جو باطل میں باروٹ و

ماروٹ دفتر شتوں پر اتنا ری گئی تھی، یعنی ایک سحر تو وہ تھا جس کی ملاوت شیاطین کرتے تھے اور ایک سحر تو وہ تھا جس کی تعلیم ہاروٹ ماروٹ نام کے دفتر شتے بالی میں دیتے تھے اور ان پر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتا را گیا تھا لیکن یہ تغیر غلط ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ سحر بھی مُنْزَلٌ مِنَ اللَّهِ اور حق ہوا اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی لوگوں کو سحر کی تعلیم دینے کا انتظام فرمایا ہوا لانکہ سحر کو اللہ تعالیٰ نے کفر بتایا ہے اور انہوں کو گراہ کرنے کے لئے شیاطین (جن و انس) کافی نہ تھے کہ فرثتوں سے یہ کام لیا جانا بعض مفسرین نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ سحر کے آثار عجیب کو دیکھ کر لوگوں کو سحر اور مجرمات انبیاء میں اشتباہ ہونے لگا تھا اس اشتباہ کو رفع کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے بالی میں جہاں سحر کا زیادہ چڑچا تھا وہ فرثے بھیجتا کہ وہ لوگوں کو سحر کی حقیقت اور اس کے شعبوں سے مطلع کر دیں لیکن یہ توجیہ بھی بالکل باطل ہے کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ انبیاء کے مجرمات اور ساحروں کے سحر میں کبھی بھی اشتباہ واقع نہیں ہوا جن لوگوں نے انبیاء کے مجرمات پر سحر کی پھیلتی کی تھی وہی الواقع اشتباہ میں بتانے تھے بلکہ قصد اور انہیں سحر کا کرشمہ بتاتے تھے لانکہ خوب جانتے تھے کہ وہ سحر نہیں ہیں دوسرا بات یہ تھی کہ حکومت کی طرف سے اگر لوگوں کو چوری سے بچتے کی ہدایت کی جائے تو اس کے لئے یہ مذکور انتہائی ناممکن اور بے ہود ہوں گی کہ حکومت چوری کے طور طریق کی تفصیلات بتانے کے لئے ریاست میں کچھ لوگوں کو مقرر کرے وہ انہیں باقاعدہ قبض زنی و قتل بھی وغیرہ کی تعلیم دیں اور اس فن کے اصول فروع سے انہیں خوب آگاہ کر دیں اور ساتھی یہ بھی تحقیق فرماتے رہیں کہ دیکھنا بھی یہ کام کبھی نہ کرنا۔

(مکمل مشاہد القرآن حصہ اول صفحہ ۲۸۲، ۲۸۳)

اب دیکھتے ہیں کہ یہ مقلدین اپنے گھر کے محقق کی بات بھی مانتے ہیں یا شیرما در بحث کر ہضم کر جاتے ہیں اس کے علاوہ تغیر فی قالال القرآن کا حول بھی دیکھیں:-

کچھ روایات ہیں جن میں سے بعض صحیح ہیں لیکن متواتر نہیں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ لبید بن عاصم یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ منورہ میں جادو کر دیا تھا ایک قول کے مطابق یہ جادو کچھ دن تک رہا اور ایک قول کے مطابق چند ہفتے تک۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی یہودیوں کے پاس نہ جاتے اور خیال ہوتا کہ گئے ہیں ایک اور روایت کے مطابق آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ نہ کیا ہوتا۔ یہ سورتیں نازل ہوئیں تا کہ اس جادو کو دور کیا جاسکے پھر جیسا کہ آپ کو خواب میں بتایا گیا جادو کی شے نکالی گئی اُس پر دونوں سورتیں پڑھی گئیں گریتھیں کھل گئیں اور جادو کے بُرے اثرات آپ سے دور ہو گئے لیکن یہ روایات انہیاء کی عصمت کے عقیدے کے خلاف ہیں جو فضل اور دعوت و تبلیغ کے سلطے میں انہیں حاصل ہوتی ہے اس اعتقاد کے ساتھ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فضل اور ہر قول سنت اور شریعت ہے ان روایات کا جو زندگی ہے ان روایات کا تقادم اس حقیقت سے بھی ہے کہ قرآن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسحور ہونے کی تردید کی ہے اور شرکیں آپ پر مسحور ہونے کا جواہر ام لگاتے تھے اس کی تکذیب کی ہے اس لیے یہ روایات مستبعذ نظر آتی ہیں یوں بھی عقیدہ کے معاملے میں اخبار احادیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا عقیدہ کے معاملے میں مرجح صرف قرآن ہے عقائد کے اصولوں کے سلطے میں احادیث کو قول کیا جاسکتا ہے مگر اس کے لئے لازمی شرط یہ ہے کہ وہ متواتر ہوں یہ روایاتیں جو آپ کے مسحور ہونے کو بیان کرتی ہیں متواتر نہیں ہیں پھر ایک اور پہلو قابل ذکر ہے۔ راجح قول کے مطابق یہ دونوں سورتیں کہ میں نازل ہوئیں ہیں اگر یہ صحیح ہیں تو پھر ان روایات کی بنیاد کمزور ہو جاتی ہے۔ (عکس تفسیر فی قلائل القرآن ۲۹۲، ۳۹۱)

اب آئمہ ہم آپ کو ادراز و معارف اسلامیہ کا حوالہ دکھائیں۔

وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِيَّ مِنْ مَا نَافَيْهُ بے اور اس کا حلف وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ پر بے اور

اس لحاظ سے اس کے معنی یہ ہوں گے نہ مسلمان نے کفر کیا اور نہ دفڑتوں پر جادو دانا را گیا
یہود کا یہ بھی حقید و تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور میکائیل دفڑتوں کے ذریعے جادو نا زل
کیا ہے تو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے اس غلط حقید سے کی تردید کر دی کہ جبرائیل اور
میکائیل دفڑتوں پر کسی قسم کا جادو نہیں ادا را گیا یہ آیت کریمہ قرآن مجید کی مشکل ترین
آیات میں سے ہے اس کی تفسیر و تاویل، مشہوم و مطلب میں اہل علم نے بہت اختلاف کیا
ہے اور وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينِ يَبَأِلْ هَارُوتَ مَارُوتَ کی تفسیر و تاویل کے مطابق
میں مختلف مکاہیر فرموجو ہیں۔ (عکس ردو دائرہ معارف اسلامی صفحہ ۸)

ایئے ہم آپ کو خدی حقیدے کی حالت ملکت قطر میں شائع کیے گئے تفسیر القرآن کا حوالہ
وکھاتے ہیں۔ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينِ وَلَمْ يَنْزِلِ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ السُّحْرِ عَلَى
الْمَلَكِينَ كَمَارَعَمَ الْيَهُودُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر جادو ہرگز نا زل نہیں کیا یعنی جیسا کہ یہودیوں کو دعم ہے۔

(عکس غاییۃ البیان فی تفسیر القرآن الکریم جلد اول صفحہ ۷۸)

۱۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہنا کر معبوث کئے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے وہ اوصاف جو یہود کی کتابوں میں درج تھے آپ پر صادق آگئے تو یہودیوں کے ایک
طبقے نے تورات کی ان پیشراست پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحسین عمل نہیں کیا جن
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صراحة کے ساتھ بیش کویاں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ثبوت کے جو دلائل تھے ان کو چھوڑ دیا اور جان بوجہ کر بغض و عناد کی بنیاد پر ان
بشارتوں سے تحامل برنا حالانکہ انہیں علم تھا کہ بلا شک و شبہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

۲۔ یہودیوں نے تورات کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر جب
اکثر احکام میں تورات اور قرآن متفق تھے تو انہوں نے معارضہ کے لئے کچھ اور جزیں

اختراع کیں اور ان کے شیطانوں نے سلمان کے ملک میں جو جھوٹ گھرے تھے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بندیب کا قائدہ اخانا چاہا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کو انہیاً ام المرسلین میں شمار کیا تھا تو ان کے بعض فتحاء نے کہا کہ مسیح صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ زعم ہے کہ ان داؤ دینی تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ تو ایک جادوگر تھا اور وہ جو جن، پرندوں اور ہوا کو اس نے مسخر کر کھا تھا یہ کوئی مجروہ نہیں تھا بلکہ اس کے جادو میں بھارت کا اڑ تھا۔ کیونکہ حکمران ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا اس الزام کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا کہ سلمان نے یہ کفر نہیں کیا تھا بلکہ یہود میں سے جواناً اُن شیاطین تھے انہوں نے یہ کفر کیا کہ جادو سکھا اور لوگوں کو سکھایا انہوں نے تورات کو چھوڑا اور جادو کی طرف توجہ دی۔

۳۔ یہود کی ان خرافات (جو اسرائیلیات کہلاتی ہیں جو نہ مرچ لگا کے انہوں نے افغانے گھرے تھے) میں سے یہ قسم بھی تھا کہ دفتر شستے تھے ایک باروٹ (عمر اما روٹ جو بال (بال کوڈ کے نواحی میں ایک شہر ہے) میں بازل ہوئے تھے لوگوں کو جادو سکھاتے تھے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا وہ دونوں لوگوں کو یہ علم سکھانے سے پہلے کہہ دیتے تھے کہ ہم امتحان اور آزمائش ہیں اس لئے تم لوگ جادو سکھنے اور اس کے استعمال کرنے کے لئے میں مت پڑو یعنی جیسے ہم ہیں ایسے نہ ہو گر لوگوں نے ان سے جادو سکھا جس کے ذریعہ میاں یہوی میں تفریق کی جائے لیکن یہ لوگ کسی کو نقصان پہنچانے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے جو بھی نقصان ہوتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اور وہ لوگ اُس چیز کو ان سے سمجھتے تھے جو انہیں ضرر پہنچائے کیونکہ جب جادو سکھا جائے گا تو اس پر عمل بھی کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایتی ہو گا اور یہ علم ان کے لئے فتح والا نہیں تھا چونکہ مجرم علم حاصل کر لیا ہے قائدہ ہے جس سے کچھا چھان بیجنا نہ لکھے یہ قسم یہودیوں نے اپنے خرافات میں درج کر کھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد سے اس کی تردید فرمائی ہے کہ فرشتوں پر کچھا زل نہیں ہوا یہاں پر جو 'ما' ہے یہ

نافیہ ہے جس میں پورے قصہ کی اول تا آخر فتنی کی گئی ہے لہذا بیان کر دیا یہ پورا قصہ خرافات
بجا درج ہے اکہدام رازیؒ نے اپنی تفسیر الغیب میں کہا ہے یہ پورا قصہ قاسدا در مردود ہے۔
۲۔ یہود کو علم ہے کہ جو تورات کو جادو سے بدل دے اُس کا جنت میں داخلہ حرام ہے اس
کے باوجود انہوں نے اپنے لئے پسند کر لیا انہوں نے بہت برا کیا کہ مفید اور نافع چیز کی
بجائے نفعان و دار ضرر والی چیز قبول کر لی اگر وہ ذرا بھی غور کریں تو اپنی عاقبت تباہ کی اگر وہ
کتاب اللہ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہ کرتے یعنی تورات کو پیغام پہنچنے
والے اور جادو سکھنے سے بچت تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت فائدہ اٹھاتے اور ان کے لئے یہ
کام اُس کے مقابلے میں جو انہوں نے کیا بہت فائدہ مند ہوتا مگر یہ تو تب ہوتا جب وہ اللہ
تعالیٰ کے ثواب کو اپنے لئے بہتر اور زیادہ فائدہ مند بکھتے۔

(غاہیۃ البیان فی تفسیر القرآن الکریم الجلد الاول صفحہ ۹۰)

آب آبیے قاضی زین العابدین کی لفاظات ”قاموس القرآن فرق آنی و کشرنی“ سے یہ حل
دیکھیں۔

حواروت: یہودیوں کے گمان کے مطابق ایک فرشتے کا نام ہے۔ اکثر علماء یہود کتاب اللہ
تو ریت کو پہنچت ڈال کر سحر اور جادو میں لگ کر دینا کہاتے تھے اور اپنے فضل کو جائز قرار
دینے کے لئے ”جادو“ کو ملکوتی علم بتایا کرتے تھے اور اس سلسلے میں ”وابائیں خاص طور سے
ذکر کرتے تھے۔ ایک یہ کہ سلیمان جو ہجن و اس پر حکمرانی کرتے تھے تو ان کے پاس جادو کی
طااقت تھی جس کے ذریعے انہوں نے جنوں اور ہواویں کو بھی اپنا تابع کر لیا تھا۔ وہ مری یہ کہ
اللہ تعالیٰ نے شہر بالی میں باروت و ماروت و فرشتے خاص اس غرض سے بھیجتے تھے کہ وہ
لوگوں کو اس علم (جادو) کی تعلیم دیں قرآن کریم نے ان کے اس بے فردغ و دروغ کی قلمی
کھول دی اور تصریح فرمادی گئی کہ ”وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانٌ“ ترجمہ سلیمان نے کفر نہیں کیا۔

یعنی جادو کفر ہے اور سلیمان نبی تھے ان کا دامن اس نجاست سے کس طرح ملوٹ ہو سکتا تھا اور ”وَمَا أَتَزَّلَ عَلَى الْمُلْكِيَّنِ بِبَأْبَلٍ هَارُوتْ وَهَارُوتْ“ ترجمہ اور نہیں بالی میں دفتر شتوں ہاروت و ماروت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جادو نازل کیا گیا۔

(عکس صفحہ ۲۹۹ قاموس القرآن قرآنی و شتری)

ایک اور حوالہ دیکھیں: اور وہ اس بات کی پیرودی کرنے لگے جو سلیمان کے عہد حکومت کے متعلق شیطان لوگ پڑھ کر سناتے تھے (یہاں کرتے تھے) حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا تھا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور شہر بالی میں ”و فرثتوں ہاروت و ماروت پر کچھ نازل نہیں کیا گیا۔ (عکس صفحہ ۲۸۸ مدرس القرآن الم پارہ ادارہ مذہبی انس پوسٹ بکس نمبر ۱۳۹۲ مسلم آباد)

جادو کے قائمین کے لئے لمجھ فکر یہ

بدعقیدہ لوگ اب آہتہ آہتہ بھجو رہے ہیں اور صحیح راہ کی طرف آرہے ہیں جب کہ مقلدین اپنے اندر ہی پن کی وجہ سے مزید نارکیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں ملاحتہ کریں جادو کے متعلق مارچ ۱۹۹۸ء میں شائع شدہ ایک کتاب ”جنتات اور جادو، حقیقت اور علاج“ سے یہ اقتباس۔

قصہ ہاروت و ماروت:۔ اس قصہ کے متعلق جو داستانیں بعض گتب میں ملتی ہیں وہ عجیب ہو شہر باہیں دفتر شتوں ہاروت و ماروت کا انسانی ملک میں دنیا میں آتا، اللہ تعالیٰ کا ان کو حرج دے کر نازل کرنا اور ان کا لوگوں کو حرج (جادو) سکھانا اور ایک عورت ”زہرا“ نامی سے تعلق پیدا کرنا اور اس عورت کا اذکر آسان پرستاروں میں جانا اور دفتر شتوں کا سزا کے طور بالی میں ایک کنویں میں الائکا دیا جانا، سلیمان کے زمانہ میں جادو کا زور دشہر ہونا بلکہ نعموز بالله سلیمان کا خود بھی جادو کرنا کرو لانہ کو رہے دراصل یہ بھی اسی نتی اسرائیلیات میں سے ہے

کیونکہ یہودی اپنے تیجیات کے جواز کا بہانہ بنانے کے لئے مختلف انبیاء پر نہایت شرمناک ازمات لگاتے تھے بلکہ وہ ان کی مسجد میں بھی درج تھے کہ جب انبیاء گناہوں سے نہیں بچ سکتا، ہم کیسے بچ سکتے ہیں تمام قتل محمد شین اور مفسرین نے اس قصہ میں جہاں **وَمَا كَفَرَ مُلَائِمُنْ وَلِكِنَ الشَّيْطَنُ كَفَرَوْا**۔ ترجمہ سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین کفر کا کام کرتے تھے اسی طرح آگے **وَمَا أُنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ بِبَابِ هَارُوتْ** و مادروٹ میں ہما فیہ ہے یعنی بال میں شہر میں باروت و ماروت نامی فرشتے بھی نازل نہیں کئے گئے بلکہ جن شیاطین بحر (جادو) کا کام کرتے تھے اس طرح اللہ تعالیٰ یہود کے اس ازم کی تردید فرمائے ہیں کہ یہ سارا واقعہ (کفر سلیمان اور زول باروت و ماروت) ہی جھوٹ ہے کہ سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا اور نہیں بال میں باروت و ماروت و فرشتے نازل کئے گئے (جب وہ آئے ہی نہیں تو ان کا بال میں بحر سکھانے کا سوال ہی یہاں نہیں ہوتا) البتہ دو شیطان جنات تھے جو لوگوں کو بحر سکھاتے تھے وہ کفر کا کام کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مائنکہ کو میشہ حق دے کر نازل فرمایا ہے **مَا نَزَّلَ الْمَلِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ** ۵ بحر جو باطل اور کفر ہے دے کر بھی نازل نہیں فرمایا لہذا نہ کوئی نظر یہ بھی صحیح نہیں ثابت ہوتا۔

مدفنی یہودی جادوگروں کا قصہ: اچھے بھائیوں و بزرگوں میں مدینہ منورہ کے یہودی لمبید بن عاصم کے حمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دینے، اُس میں کامیاب ہو جانے کے واقعہ سے بھرا کار حق ہونے انتہائی تحصان دو ہونے کا یقین اور خوب پچیلا اور ہوا ہے واقعہ یوں ہیاں کیا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ کے یہودی لمبید بن عاصم نے کسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چند بال مبارک حاصل کر لئے پھر ان پر بھر کی کلام پڑھ کر پھوٹکیں مانا اور بالوں کو گاٹھیں دتا رہا پھر ان بال مبارک کو بھجو کر کے دو پتھروں کے

دریان رکھ کر جنگل کے کسی کوئی میں ڈال دیا جب تھروں کا بوجھ خوشابال مبارک پر پڑا تو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر بھی بوجھ پڑا جس سے آپ کی طبیعت نماز سنبھلی اور
آپ کو نیان لاحق ہو گیا آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ یہ کیا ہو گیا مجھے بتایا جائے تو وہ
فرشتوں کے باہمی مکالمہ سے سارا معاملہ معلوم ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صحابہ کو سچ
کر کوئی سے پتھر لکھا کر ان سے بال مبارک لکھا ہے اور مودتمن پر ہمیں تو برآمدت پر بال کی
ایک گردھل جاتی اور حقیقتی آیتیں تھیں اتنی ہی گردھیں جب آیات سے پوری گردھل گئیں تو
طبیعت مبارک ہشائش بیٹھ شہوئی یہ روایت کی وجہ کی بناء پر نکلا و مقلدا محل نظر ہے۔

اول یہ کہ سند کے تیرے والے تک خبر واحد ہے اور خبر واحد دین کے بنیادی امور عقائد
وغيرہ میں جدت تسلیم نہیں کی جاتی اور صحاح کی ایک روایت میں تو تیرے درجے کی ضعیف
روایات کا سہارا لایا گیا ہے۔

دوم اگر یہ واقعہ اسی طرح ہوا ہوتا تو جملہ اعدائے اسلام یہود، کفار اور منافقین کے لئے ایک
زبردست تھیمارہبیا ہو جاتا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ممکن طریقہ سے مطلوب غرر
پہنچانے میں ناکامی کے بعد اسی زبردست کامیابی حاصل کر کے پر دیگنڈے کا ایسا طوقان
پہا کرتے کہ اسلام کے دوستوں اور دشمنوں دونوں طبقات کی طرف سے صحیح اور غلط ہزاروں
روایات اس واقعہ کی ملتیں خصوصاً صحابہؓ، تابعینؓ اور امام مالکؓ سے تو بکثرت صحیح روایات
ملتیں مگر مجبوریت اور تاریخ اس صورت حال سے خالی ہے۔

سوم درایۂ اس روایت کا متن ہی نفس سے متعارض ہے کیونکہ اس میں ایک راوی ہشام بھی
ہے جس کا دماغ با تحقیق ۱۲۷ھ میں خراب ہو گیا تھا اور اس سے روایت کرنے والے سب
عرائی ہیں مدینی کوئی بھی نہیں۔

چہارم ھقام کے بعد کے راویوں میں اخلاقات کی وجہ سے یہ حدیث مختصر ہے کوئی کہتا

ہے کلکھی نکالی گئی، کوئی کہتا ہے کہ عائشہ صدیقہ پوچھتی ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے کلکھی کو کوں نہیں نکلا ایک راوی کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچاک فرشتوں کو خواب میں دیکھا جنہوں نے حقیقت واقعیان کی، دوسرا کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب دعا کی ایک راوی کہتا ہے کہ آپ کو مقاطعہ صرف ازواج مطہرات کی باری میں ان کے ہاں جانے میں ہوتا تھا دوسرا کہتا ہے ہر کام میں ہوتا تھا اس کیفیت کو ایک راوی چھ ماہ دوسرا نوماہ، تیرا سال اور کوئی راوی یقایا ساری عمر بیان کرتا ہے رواۃ کی اس حالت سے تو یہ شبقوی ہوتا ہے کہ واقعی حرام کا داماغ خراب ہو گیا تھا۔

چشم بھر کی پہلی قسم ناٹر بال مشافہ یعنی مسکر بزم تو یہ ہے ہی نہیں کہ یہودی جادوگرنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر تو جادو نہیں کیا اور اس طرح ہوتا بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہرگز متاثر نہ ہوتے اور دوسری قسم کا بھی ناممکن ہے کہ سب خباشوں کی جڑ اٹھیں ہے اور اس کو اور اس کی نسل جب عام تھی مسلمانوں پر بھی اسی دسروں حاصل نہیں ہے **إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَنٌ عَلَى الظِّنَّ إِمْنُوا وَأَعْلَمْ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝** (البخل ۹۹) اور ائمَّةُ عبادِيَّ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ ۝ (فی اسرائل ۶۵) تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر تو کوئی شیطانی اڑخیفت ترددج کا صور بھی نہ ہوتا اللہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ بھر بھی اگر ہوتا تو استیمداد اذ عن الشَّیاطِینِ پر یعنی ہوتا جو علماء یہ دلیل دیتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار ہو سکتا ہے ان کے دانت مبارک شہید ہو سکتے ہیں تو ان پر جادو کا اڑ بھی ہو سکتا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ مذکورہ تکالیف تو بدلتی ہیں جن سے کوئی بشر مستثنی نہیں ہو سکتا جس طرح بھوک، نیند، ہر دی، گرمی، بیماری وغیرہ حاجات بشرطیہ ہیں مگر بحر جسمانی عارضتیں ہے روحاںی عارضہ ہے اور روح و قلب محبط وحی ہیں اگر وہ مس شیطانی یا نعمت بالله دخل شیطانی کی زد میں آجائیں تو وہی مغلکوں اور دین کی بنیاد ہی معزز لہ ہو جاتی ہے

لہذا رعایت مرجوح کے متن پر غور کرنا چاہئے اس سے مقدم کتاب اللہ ہے جس کی خواست کا حصہ اور ذمہ اللہ جل شانہ نے خود لیا ہے پھر اس کی آیات دوسری آیات کی تغیر کرتی ہیں اس سے بعد کے مأخذ جو بتنا اس کی قدر یقین کریں وہ مطابق فحص ہیں! بتایا مأخذ کی تطبیق کریں گے جو تو اس کو پھر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور گزارش ہے کہ ان روایات کو بھی اسی حوالہ کے مطابق دیکھا جائے۔

ششم۔ اس مزعومہ واقعہ کی شہرت روایان کے مطابق قوعہ کے ۱۳۲ اسال بعد ہوئی یعنی اور نبی کریم علی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۱۳۰ اسال بعد واحدی کے طویل زمانہ میں چد اخفاص کے سوا کسی کو بھی اس کی خبر نہیں ہوئی! کیا یہ کوئی علم باطنی تھا؟ جس کا اخفا ہمہ نہ رہی تھا؟

ہشتم۔ روایات میں آپ کفیان کی وجہ سے جو عوارض پیش آئے وہ متعددیان کیے گئے ہیں کہ آپ علی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام نہیں کیا ہوتا لیکن خیال فرماتے کہ کریما ہے اور کوئی کام کر چکہ ہوتے تو خیال فرماتے کہ نہیں کیا، ازواج مطہرات کی باری بخوبی جانتے، کسی چیز کو دیکھنے میں بھی شبہ ہونے لگا کہ دیکھا ہے یا نہیں؟ آپ علی اللہ علیہ وسلم مغلنے لگے وغیرہ مگر آپ ذرا غور کریں کہ خیالات دیا واشت کا مرکز دماغ ہے مذکورہ بیانات سے کیا ثابت کیا جانا مقصود ہے؟ اصرارے اسلام کیلئے تو شہری موقع ہو گا کہ نعمود بالله یہ مسلمان خود تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے نبی علی اللہ علیہ وسلم کے دماغ پر اڑ ہو گیا تھا استغفار اللہ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بُنی کو ایسی آفات سے محفوظ رکھنے کا اولین احتیاط فرمایا ہے کفار انہیاً کو کہتے کہ یہ دیوانہ اور بخوبی ہے اللہ تعالیٰ پر واہنگی فرماتے یا لکھاں کی اس کو اس کی سزا کا ذکر فرماتے ہیں۔

وَفِيْ مُؤْسَىِ إِذَا أَرَسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَنِ مُّهِيمِنٍ ۝ فَقَوْلَىٰ بِرُّجُبَهِ وَقَالَ سَاحِرٌ
أَوْ مَجْنُونٌ فَأَخَلَنَّهُ وَجْنَوَّهُ فَبَلَّهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مَلِيمٌ ۝ ترجمہ: ہم نے موئی علیہ السلام کفرعون کی طرف واضح دلیل دے کر بھیجا پیش وہ اکڑ گیا اور اپنے مل بوتے پر کہنے لگا تو

جادوگر ہے یا کوئی دیوانہ سوہم نے اسے اور اس کے شکروں کو پکڑ لیا اور ہم نے ان سب کو
سمندر میں پھینک دیا اس طرح وہلامت زدہ ہو کر رہ گیا۔ (الذست ۲۸۲۰)

وَمَرَأْيَا إِبْرَاهِيمَ كَمَا أَتَى الْأَنْبِيَاءَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَنْ رَسُولٌ إِلَّا
فَالْأَنْزَلْنَا إِلَيْهِ مِنْ حَمْلِنَا ۝ ترجمہ: اسی طرح ان لوگوں کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جو ان
سے پہلے اگر رچکے ہیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ (الذست ۵۲)

یعنی ملکرین حق کا یہ الزام تھا کہ یہ نبی مجھوں ہے نعمۃ بالله اس کا دماغ جمل گیا ہے مگر کیا
صورت بالائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرکزیہ داشت پر باطل اڑات کے موڑ ہونے
کی تصدیق کر کے ہم خود مذکورہ الزامات کی تائید کر رہے ہیں یا مکنڈیب؟ اور یہ پہلو بھی
مد نظر رکھئے کہ شریعت کے احکام کا مکف فوجح الدماغ شخص ہی ہوتا ہے اب یہ کیسے ہو سکتا
ہے کہ جو محترم ہستی شریعت کے احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بد ریعد و حی وصول کرتی ہے وہ
ایک طرف مکف سے ہزاروں لاکھوں وجہ افضل ہو بلکہ صحیح شریعت بھی ہو اور دوسری طرف
نعمۃ بالله اپنی دماغی کیفیت کی وجہ سے اس شریعت پر عمل کرنے کی مکف بھی نہ ہو مگر اپنے

امتیوں پر وہ شریعت نافذ کرتے رہیں یہ کیسا عجیب تضاد ہے؟

ہشتم کفار عومنا انبیاء اُو مسحور (جادو زدہ) بھی کہتے تھے خاص طور پر محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
”رجل مسحور“ کہتے تھے ان تبعیون رجلاً مسحوراً ۝ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ اس کی تردید
فرماتے ہیں کہ باطل (شیطان، بحر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بھی نہیں آ سکتے۔

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ [يَنْ يَكِينُهُ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ] اور اللہ یعصِمُك مِنَ النَّاسِ مَر
اس روایت کے ذریعے ہم کفار کے اس الزام کو صحیح ثابت کر رہے ہیں باطل؟

نہم مذکورہ روایت کا ضمنون ”لَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ أَتَى“ کے بھی معارض ہے کہ اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”ساجر کبھی کامیاب نہیں ہوتا“ مگر یہاں ساجر کو کامیابیان کیا گیا ہے۔

وَهُمْ فِرْقَ مَرَاتِبٍ سَاحِرِينَ فَرْعَوْنُ وَزُوْلُ عَلِيِّهِ اسْلَامٌ كَمِيدَانٍ مُقاَبِلٍ مِنْ سَاحِرِينَ كَافِرٍ دَحَا
وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَى تَرْجِهَ آجَ كَوْنَ جُوْغَالِبَ آجِيَا وَهِيَ كَامِيَابٌ بُوْغَا۔
اور اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی موسیٰ کو ای جگہ یہ بھارت دی کہ
لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى ۝ تَرْجِهَ جَبْرِانِیْسِ توْهِیٰ کَامِيَابٌ بُوْغے مُکْرِیْہَاں
اور پھر دنیا نے دیکھا کہ فرعونی جادوگر نا کام اور نی اسرائیل کے نبی کامِيَاب ہو گئے مگر یہاں
آپ کیا دیکھ رہے ہیں کہ نی اسرائیل کا یہودی ساحر کامِيَاب اور سید الانبیاء نا کام۔ کیا یہ
انبیٰ نی اسرائیلیات کا تمثیل نہیں ہے؟ جو انہیاں پر خرم ناک الزمات گھرنے والے ماحول
سے آکر اسلام قبول کرنے والے چدا شناص غیر شوری طور پر بقدر قلیل یہ تاثر بھرا و لائے
اور نسل و نسل اس میں اضافہ ہوتا رہا اور محققین نے اس کی تتفقیج بھی کی۔ ملعون یہود یوں
کے خرافات کا تاثر کپ متعلقہ میں خمون ملا حلظہ فرمائیے۔

سليمان عليه السلام کا دنیا میں پہلی بار بحقیقی کی پٹنیوں کے لئے ہڑتاں سے بال صفا پا و ذر
تیار کروانا، اس اعمال کی جگہ اسحاق کو ذبح فرار دینا، واوہ کا اپنی فوج کے افسر کی بیوی کو جھبٹ
سے نہاتے دیکھ کر اسکے خادم کو حاذ کے فرت پر بھیج کر مردا دینا اور اس کی بیوی سے شادی کر
لیما، سليمان کی قوت مردی کا ایسا حساب لگانا جو عقل اور حیا بھی تعلیم کرنے سے قاصر ہو نہیز
سليمان کی حکومت بے مثال کی وجہ بخشن ایک انگوٹھی فرار دینا، سليمان والی نمل (جو ٹوٹی)
بھیز یے کی جامات کی بنا رہا وغیرہ سے اندازہ سمجھیے کہ اس بھیز یے جیسی چیزوں کی حقیقت
ہیں کثیر نے عجیب طرح کھول کر کھدو فرماتے ہیں نمل (جو ٹوٹی) نہ کوہہ زباب یعنی بھی
جتنی بڑی تھی مگر پڑھنے والے نے ذباب کو ذنب یعنی بھیز یا پڑھایا (عربی پخترا الف دریانی)
کے بھی اسی لمحتیح تھے جیسے رحم یا کفر (رحمان اور کافر) ایسے ہی ذبب اور ذتب تقریباً کیساں
الخاظ معلوم ہوتے ہیں) اسی طرح ٹشم زدن میں چیزوں کی جامات سے بڑھ کر

بھیز ہے کی جامات کے براہ رونگی ہو سکتا ہے بعض لوگ یہ خیال کریں کہ یہودی مدنی
جادوگروں والی حدیث کی سنن تو بہت مضبوط ہے لہذا اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں
تو عرض ہے کہ کیا کلام اللہ سے بھی زیادہ کوئی اور بات مستند ہے؟

اور کیا یہ حرفاً حرف بلکہ حرفاً کے شو شک محفوظ اور اریب ہے جس کی حق تعالیٰ نے گارثی دی ہو
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْذِكْرَ وَأَنَا لَهُ لَحِفْظٌ ۝ (الجبر۔ ۹)

ترجمہ: اور ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
یہاں ایک عجیب چیز حفاظت کلامِ الہی کے متعلق ملاحظہ کریں قرآن پاک کے کاتب کی
صحابہ کرامؓ تھے ان میں سے کسی نے کہیں کوئی لفظ دوسرے سے ذرا مختلف حروف میں لکھ دیا
(پڑھنے میں دونوں یکساں ہوں) مگر آج تک وہ دونوں صحابہ کرامؓ کی وہی اویسیں کتابت
اسی طرح حلی آری ہے جیسے لفظ شجرۃ ہر جگہ کوں تا (ة) سے ہے لیکن سورہ الدخان کی آیت
۲۳ میں یہ لفظ کشی نہ تا (ت) سے ہے۔ **إِنَّ شَجَرَةَ الزُّقُومِ لَا يَطْرَحُ جَاهَلُهُ** کاتب
نے حیوۃ ایسے لکھ دیا وہاں اسی طرح چلا آرہا ہے اور جہاں حیات لکھ دیا وہاں وہ اسی طرح
چلا آرہا ہے اسی طرح صلوٰۃ اور صلوات کا بھی غلبہ فرق موجود ہے مگر حدیث میں اکثر ایک
واحد کے مختلف الفاظ اور بیانات جن میں راوی کا مشوم بھی شامل ہوتا ہے موجود ہیں اگرچہ
بہت حد تک بعض محتاط راویان کرامؓ نے وضاحت بھی فرمادی ہے کہ مجھے اس لفظ میں شک
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ ارشافر میا تھا یا یہ انا ہم کسی صورت میں بھی سندا
قرآن پاک اور حدیث مبارک کے موجودہ ذخائر ہم پلے قرآنہیں دینے جاسکتے جیسا کہ عرض
کیا گیا کہ ہر کلام کو سب سے پہلے کلامِ اللہ پڑھ کرنا یعنی صحیح بلکہ اصل طریقہ ہے لہذا اس کا
حل بھی قرآن پاک کی دوسری آیات سے کیا جانا چاہئے اس کے بعد سنت رسول صلی اللہ علیہ
وسلم سے پھر اٹھل قلاٹھل۔ کلامِ اللہ کے معارض یا غیر مطابق امرِ اُن تاویل ہو گا۔ امام ابو بکر

بصائر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بحر موڑ کی احادیث کو دھنی اور شرمناک کہا ہے۔

(مکہ صفحہ ۱۳۲ نامہ جنات اور جادو۔ حقیقت اور علاج ازہد ایت اللہ سلمانی)

اب آپ اشاعت اتوحید واللہ کے مشہور و معروف عالم سعید احمد خاں بلوچ چتر و زگری

صاحب کی تقریر سے ایک اقتباس ملاحظہ کریں۔ وہ اپنی سرائیکی زبان کی اس تقریر میں نبی

صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر مانتے والے مسلمان نہیں کہتا۔ تقریر کا رد و ترجیح پڑھیں۔

”جو شخص قرآن کے تعلیمات کو عشق معموقی کے لئے، جیسے والی کے ماہواری والے بدن

پر، نیگے اور پلید بدن پر استعمال کرتا ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سن لو جو شخص

یہ کہے کہ شیطانی جادو کا اثر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر ہو گیا میں اس کو بھی مسلمان نہیں

سمجھتا۔ یہاں جادو کرنے والے خود جل سر کر مر سکتے ہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک

وجود پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔ روایتیں جھوٹی ہو سکتی ہیں مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر

کبھی بھی جھوٹ کا پلندہ نہیں لگ سکتا۔“ (مفہوم تقریر سرگودھا ۱۹۹۸ء)

وضاحت: اسی کیست میں سعید احمد خاں صاحب نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ میں

آن لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ جورات کو خواب دیکھتے ہیں اور مجھ اُس کو بیان کرنا شروع کر

دیتے ہیں میں جب کسی مسئلے کو پڑھتا ہوں تو سات آنھ سال تک اس کا گہرا اُنی سے مطالعہ

کرتا ہوں جب قلب کو اطمینان ہو جاتا ہے میرا دل تھک جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا

ہوں کہ مجھے حق بات بیان کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں اُس کو مختصر عام پر لاتا ہوں۔

دیوبند کے عالم محمد انور شاہ کشمیری کے شاگرد مختار احمد صاحب کی کتاب جذبات توحید سے

جادو کے رد میں یہ اقتباس دیکھیں کہ اپنا مطلب سید حاکرنے کے لئے یہ بھی لگھڑیا گیا ہے

کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی یہودن نے بحر کیا تھا اور آپ نعوف بالله مسحور

ہو گئے تھے آپ کے سحر کو اتارنے کے لئے مودتمن (فُلْ أَغْوَذْ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝، فُلْ أَغْوَذْ بِرَبِّ النَّاسِ ۝) یعنی یہ آخری دوسرا تن مازل ہو میں الْعَيَادُ بِاللَّهِ ایغیر صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا عمل ہو جائے اور مسحور ہو جائیں یہ کس طرح ممکن ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَاَغْلِبُ إِنَّا وَدُشْلِيٌّ ترجمہ: میں اور میر ا رسول ضرور غالب ہیں گے۔

اُدھر کافر یا ازام لگاتے تھے۔ إِنْ تَبْعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْخُورًا ۝

ترجمہ: یہ نہیں بیرونی کرتے مگر سحر زدہ آدمی کی۔ (فی اسرائیل... ۲۷)

اگر نعمت باللہ آپ پر سحر کے اڑ کو مان لیا جائے تو کافروں کا نہ کوہا جانا ازام مجھی صحیح ہو گا حالانکہ قرآن کریم نے ان کے اس قول کی تردید فرمائی ہے یہ بات تو کویا عامل لوگ سر و رعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسحور مان کر اپنے لئے سحر اور عملیات کا جواز لکاتے ہیں۔

(مکہ جذباتِ توحید صفحہ نمبر ۲۲۲ ۲۲۳) (ماخوذ)

کیا اللہ تعالیٰ کا کلام حق ہوتا ہے یا باطل؟

اگر جادو اللہ کا کلام ہونا حق ہوتا، باطل نہ ہوتا، کفر و شرک نہ ہوتا، اللہ تعالیٰ اس کو باطل کفر و شرک افک (جمحوٹ)، اللہ تعالیٰ پر کذب و افتراء نہ فرماتے۔ آیات پر غور کیجئے!

قَالَ لَهُمْ مُؤْسَى وَنَلَّكُمْ لَا تَفْتَرُوْ اَعْلَى اللَّهِ كَيْنَا فَيُسْتَحْكُمْ بِعَذَابٍ وَفَدَخَابَ مِنْ الْفَرَّارِ ۝

ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے میں موقع پر گروہ مقابل (فرعونیوں) کو خاطب کر کے کہا کہ شامت کے ماردنہ جھوٹی تہمیں باندھوں لے پڑے۔ درستہ وہ ایک سخت عذاب سے تمہارا استیا اس کر دے گا۔ (ط... ۶۱)

جمحوٹ جس نے گھرخاودہ ذمہ دار ورسا اور امراء و فرعونیوں نے کئی جھوٹ بولے مجازہ کو جادو کیا

موئی علیہ السلام کو جادوگر کہا جادو کو موزر کہتے تھے جادو اور مجزہ کے کوایک سمجھتے تھے جیسا کہ آج جادو کو برق اور موزر ماننے والا سمجھتا ہے کہ جادو بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور مجزہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے مجزہ بھی برق اور جادو بھی برق ہے جس طرح مجزہ سے مردوزندہ بیمار تدرست مانپینا آنکھوں والا، گنجلا لوں والا ہو جانا ہے اسی طرح یہ سارے کام جادو سے بھی باذن اللہ ہو جاتے ہیں۔ موئی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افتراء ہے۔

۲۸. إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا مُجْزِرًا ترجمہ یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ جادوگر کا دھوکا ہے۔ (طہ ۶۹)

۲۹. وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ مُوسَى أَنَّ الْقِعْدَةَ كَلْفٌ لِّذَاهِي تَلْقَفَ مَا يَأْتِ فِكُورُهُ
ترجمہ: ہم نے موئی علیہ السلام کو وجہ کی کیجیئن اپنا عصاں کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں ان کے اس جھوٹے کرتب کو لکھا چلا گیا۔ (اعراف ۲۷)

۳۰. فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ: پس حق ثابت ہو گیا اور جانہوں نے بارکھا تھا دعا باطل ہو کر دیا۔ (الاحقر ۱۸)

۳۱. وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَنٌ وَلِكِنَ الشَّيْطَانَ كَهْرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّمَرَدَ
ترجمہ: حالانکہ سلیمان علیہ السلام نے کبھی کفر نہیں کیا کفر کرنے والے وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ (ابقر و ۱۰۲)

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہو گیا کہ عقیدہ جادو کذب، افتراء، کید (دھوکہ) ایک (بہتان) باطل اور کفر ہے، جادو کرنے اور کرانے والے، تاثیر کا دعویٰ کرنے والے سکھانے والے سب شیطان ہیں اور جادو کو موزر ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ نے شیطانوں کے تبعداً فرمایا ہے۔

۳۲. وَأَبْعَثُوا مَا تَنَلُوا الشَّيْطَانُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ

ترجمہ: اور لگے ان چیزوں کی بیروی کرنے جو شیاطین سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش

کرتے تھے نیز فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے آگے فرمایا کہ جادو اُن کے لئے نقصان دہ ہے یعنی ایمان مربا دکر کے آخرت تباہ کرنے والا ہے پھر فرمایا کہ جو اس جادو کا خریدار ہے یعنی سیکھا پھر لوگوں پر جادو کیا اور جادو کا ثابت کو بحق مانا اور جادو کرو لیا ان سب کا آخرت میں کوئی حمد نہیں ہے کیونکہ جادو بُری چیز ہے جس کے بد لے انہوں نے اپنی جانوں کو چڑھا کا شان کو علم ہوتا۔

آب تم ہی انساف سے بتاؤ کہ اگر جادو اللہ تعالیٰ کا کلام ہونا تو اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے حق میں یوں فتوے نہ دتا جو آپ پڑھ کر ہیں نیز اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ماننے والوں اور عمل کرنے والوں کو کافر مشرک، شیطان، کتابِ اللہ کو پس بخخت ڈالنے والا، شیطانوں کی پیروی کرنے والا، آخرت تباہ کرنے والا، بہت بُرا کرنے والا اور قتیل و رسمواہونے والا فرماتا۔ آب بتاؤ کہ جادو کو اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے والا آیا ستر قرآنی کی تغیری کرنے والا ہے یا نہیں۔

فَمَاذَا يَعْدَلُ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَلُ ۖ فَأَنَّى تُضَرِّفُونَ ۝

ترجمہ: حق کے بعد تو صرف گمراہی ہی ہے تم کہاں پھرائے جا رہے ہو۔ (یوس ۳۲)

ذَلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْبَغُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْبَغُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ ■
ترجمہ: یہ اس لئے کہ خفر کرنے والوں نے کفر کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اس حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے آیا ہے مومن حق کو مانتا ہے اور کافر باطل پر ایمان رکھتا ہے۔ (حمد ۳)

جادو بھی دنیا کی چیزوں کی طرح مخلوق

اور سبب ہے یا مخلوق اور سبب ہی نہیں ہے

جب آپ نے گذشتہ بیان میں پڑھایا کہ جادو اللہ تعالیٰ نے نہیں اتنا را۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا

کلام ہے تو ثابت ہو گیا کہ دنیا میں اس کا وجود ہی نہیں اور جب اس کا وجود ہی نہیں تو نہیں حقائق
ہے اور نہیں سبب ہے جیسے مثلاً اللہ تعالیٰ کی حیات ہے اور سبب بھی ہے یعنی اس کا اندر
جلانے کی تاثیر بھی ہے لیکن جادو کا اندر فتح و فحصان کی تاثیر نہیں ہے باقی رہی بات جادو گروں
کی جو یہاں اپنی طرف سے کچھ منہ کچھ گھر تر رہتے ہیں جنہیں متعدد تھویز گئے علم، نجوم، عربی
کہانی، پیشائیز، سفریم، دست شناخی، جن بازی کا علم، سفلی علم، روحانی علم، نورانی علم
لدنی علم، جادو جن بازی سے اور جادو گروں کی طاقت سے یہ ساری چیزیں انسانوں کی اپنی
گھری ہوئی ہیں جو کہ جھوٹی، بے حقیقت اور بے اصل ہیں پھر ان جادو گروں کا دعویٰ ہے کہ
ہمارا جادو مافوق الاباب اڑ کرنا ہے آج تک دنیا میں کوئی ایسا جادو گروں نہیں گز راجوانے جادو کو
مافوق الاباب اڑ کرنے والا نہ مانتا ہو جی کہ احادیث کے اندر بھی جادو کے مافوق الاباب
مزور ہونے کو ثابت کیا گیا جو کہ ضعیف ہیں احادیث سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے دود کسی دیوان کنویں میں جادو دفن کیا گیا اور اس کا مافوق الاباب
اڑ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو مافوق الاباب فتح و فحصان
دینے والا نہ اشرک ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ۔ ترجمہ: جس نے جادو کیا اس نے اشرک کیا (نافی) اور فرمایا
مَنْ تَعْلَقَ تَعْيِمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ ترجمہ: جس نے تھویز لکھ کیا اس نے اشرک کیا (مند احمد)
تو ثابت ہو گیا کہ جیسے تھویز کے اندر اڑ مانا شرک ہے اسی طرح جادو کے اندر اڑ مانا بھی
شرک ہے اب بعض لوگ دھوکا دینے کے لئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت
نہیں ٹوٹ گیا تھا کیا چھوٹے نہیں کاٹ لیا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تکفیں ساری اللہ تعالیٰ
کے اذن سے ماتحت الاباب ہیں اس لئے ان کو مانا شرک نہیں لیکن جادو کا موزر ہوا مافوق
الاباب ہے جو شرک ہے جیسے قبر والے کو فتح و فحصان دینے والا سمجھتا چونکہ مافوق الاباب

بے اندھا شرک ہے۔

کیا قرآنی آیات کا تعویذات کے اندر اثر ہے؟

وَلَوْأَنْ قُرَا نَا سِيرَتٍ بِهِ الْجَبَلُ أَوْ قُطْعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمٌ بِهِ الْمَوْتَىٰ إِنَّ لِلَّهِ إِلَّا مُرْجُمٌ عِنْهَا لِرَجْهِهِ اور کیا ہو جانا اگر کوئی ایسا قرآن اتنا رہیا جانا جس کا اثر سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین شق ہو جاتی یا مردے قبروں سے نکل کر بولنے لگتے (اللہ کیلئے اس ختم کی نشانیاں دکھادنا کوئی مشکل نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایسے اڑات نہیں رکھے کیونکہ قانون یہ ہے کہ) سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں ۔
(مودودی) (الرعد... ۳۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایسے اڑات رکھے ہی نہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی قرآنی تعویذات کا ذکر نہیں فرمایا اور نہیں احادیث صحیح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں آیت کے تعویذ لٹکانے سے بخار دور ہو جائے گا فلاں تعویذ باندھنے سے دمہ ختم ہو جائے گا فلاں آیت کے تعویذ لٹکانے سے بواسیر، بکفر السر، پولیو، خناق، ٹیپی، بائی بیڈ پر پیشر، دل کا دورہ ختم ہو جائے گا فلاں آیت سے لغش یہا بہو گا اور فلاں آیت کے تعویذ لٹکانے سے کسی کی بہو، بہن، بیٹی، بیوی کسی مرد پر فریغہ ہو جائے گی فلاں آیت کے تعویذ لٹکانے سے یا لکھ کر استعمال کرنے سے دشمن یا ہار ہو جائے گا اور مرجائے گا فلاں آیت کا تعویذ بنا کر آگ کے نیچے دفن کرنے سے دشمن کا کارخانہ جل جائے گا۔ جیسے کہ تعویذات کی کتابیں ایسے پیٹکروں تعویذوں سے بھری ہی ہیں بریلوی دیوبندی اہل حدیثوں کی کتب تعویذات دیکھی جائیں اب تا وہ کہ اپنی طرف سے قرآنی آیات کے مختلف فوائد و تھصان کا اثر مقرر کرنا، یہ اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید پر جھوٹ اور

افڑاء و ظلم نہیں تو اور کیا ہے جیسا کہ مولویوں اور بیرونی حروف ابجد کے اعداد نکال کر قرآن آیات اور سورتوں کے تفہیش بنا کر تعمیہ بنتے ہیں ان کے فتح و فتحان کے اثرات بھی مقرر کئے ہیں تاہم اس سے زیادہ کفر و شرک کیا ہو گا اور دین سازی کیا ہو گی اور قرآن پر اس سے زیادہ ظلم کیا ہو گا اور یہ عومنی رو بست نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر سید زوری دیکھنے اصحاب کہف اور ان کے کتے کے نام کا تعمیہ ملائکہ اور ان کی اصطلاح کے مطابق پانچ تن، بارہ اماموں اور چودہ مخصوصوں اور انہیاء علیہ السلام کے ناموں کے تعمیہات اور قرآن آنی آیات کے حالت زیگل کے تعمیہ، قوۃ باہ اور قوۃ امساک کے تعمیہ اور پھر ان تمام شرک کیہ کفر یہ اللہ تعالیٰ کی بغاوت اور تو ہیں والے تعمیہات کے عجیب مافق اسہاب اور مافق الفطرت اثرات اور فوائد و فتحان اس طرف سے مقرر کرنا اس بڑھ کر اور کیا فرعونی دعویٰ ہو گا؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ الْيَسْرُ فِي جَهَنَّمْ مَثْوَى الْكُفَّارِينَ** ۵ ترجمہ: ”پھر اس شخص سے بڑا نالم کون ہو گا جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور جب سچائی اس کے سامنے آئی تو اس کو جھٹلایا کیا یہے کافروں کا جہنم میں لمحانہ نہیں ہے۔“ (ازمر... ۳۲)

ہیں عباسؑ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو لوگ حروف ابجد کو استعمال کرتے ہیں اور جو مکہ کی طرف دیکھ کر حساب لگاتے ہیں جو شخص ایسا عمل کرنا ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (طبرانی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ تَعْلَقَ بِعِمَمَةَ الْكُفَّارِكَ۔ ترجمہ: جس نے تعمیہ انکا یا اس نے شرک کیا۔ (احمد) اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین، آئندہ فتحاء نے ساری زندگی میں کبھی بھی کسی قسم کا کوئی تعمیہ یعنی قرآنی وغیر قرآنی نہیں لکھا۔ بلکہ منع

فرمایا ہٹرک فرمایا، کفر فرمایا۔

اُب جس پر قرآن آتے وہ خواہ قرآن کا توعیہ نہ لکھے اور نہ ہی کسی صحابیؓ کو لکھنے کا حکم دے تو کوئی ان سے پوچھنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے یہ لوگ توعیہات کیوں لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھئے!

وَمَنْ يَشَاءُقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَبَعُ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
نُولَهُ مَا تَوَلَّ وَنُصْلِهُ جَهَنَّمَ ۝ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝

ترجمہ: مگر جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کی روشن کے سوا اسی اور روشن پر چلے حالانکہ اس پر راہ راست واضح بوجلی ہوتا اس کو تم اسی طرف چلا گئیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جبوکیں گے جو بدرین جائے قرار ہے۔ (النساء۔ ۱۱۵)

اب یہ توعیہ کی کاروبار اور اس پر فتح و تھان کا تحقید و ایمان کی خرابی دوسرے شرکیہ و کفریہ عقائد کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے اور مسلمانوں، مومنین صحابہ کے راستے کو چھوڑ کر کفر و شرک کے راستے پر چلتا ہے جس کا نجام جہنم ہے۔

نوٹ! اصولی اور بیرونی قسم کے دھوکے دیتے ہیں۔

۱۔ کفر آنی توعیہ کھتا، استعمال کرنا جائز ہیں غیر قرآنی یعنی شرکیہ توعیہ کھتا اور استعمال کرنا شرک ہے حالانکہ یہ ایک تقسیم سراسر بلا وصل اور غلط اور شریعت سازی ہے تھیف این ابی شیبہ میں ہے کہ صحابہ کرام ہر قسم کے توعیہات کو حرام سمجھتے تھے خواہ قرآنی آیات کے ہوں یا غیر قرآنی ہوں۔

۲۔ کہ دم اور توعیہ کو ایک چیز بنانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض پر دم فرمایا اور صحابہ کرامؓ کو سکھائے دم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دموں والی کلام سے ظاہر ہے دم حدیث سے ثابت ہیں لیکن توعیہ جو کوئی کلام لکھ کر

استعمال کی جاتی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں تو یہ دونوں چیزیں ایک نہیں ہیں۔ کونکہ دم کرنے جائز اور تجویز لٹکانا شرک ہے۔

اب یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ قرآن آیات کے تجویزات کا اندر کوئی اہنگ نہیں ہے اس کوئی پورا قرآن بھی کسی مrifض پر لٹکا۔ لتب بھی اس کفر آن لٹکانے سے محنت نہیں ملے گی یہ تو حق اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید۔ اب تم ہمیں بتاؤ کہ انسان کے بنائے ہوئے جنس مختلط نے تو یہ تجویزات ہر قسم جادوگری، جن بازی، علم خجوم، کالا علم، عرفی کہانت، پیشایزم مسکریزم، دست شناگی، سفلی علم، روحانی علم نورانی علم، مدنی علم، جادو، قال بد وغیرہ میں کیا اڑات ہو سکتے ہیں نیز جب اللہ تعالیٰ کے کلام کی آیات کے تجویزات میں مذکورہ بالا اڑات و فوائد ماننا کفر و شرک ہے تو کیا انسانوں کی بنائی ہوئی چیزوں کے اندر خصوصاً جادو کے اندر راذ ماننا اور جن سمجھنا کفر و شرک نہیں ہے؟ اس حقیقت پر غور کیجئے کوئی بھی کسی مصیبت میں مبتلا جب کبھی کسی نجومی کے پاس مصیبت دور کرنے جائے تو وہ اس کو بالآخر تجویز گند اور گاہی اسی طرح جادوگر کے پاس بھی کوئی کسی غرض کے لئے جائے تو جادوگر بھی تجویز گند الکھ کر دے گا۔ اور تجویز گند قرآن و حدیث کے متفقہ فیصلے کے مطابق شرک ہے یہ شرک تب نہ ہے کہ جب کسی چیز کے اندر اللہ تعالیٰ نے فتح فحصان کا اثر نہ کرنا ہوا وار کوئی آدمی اس کے اندر با فوق الاصباب یہ اڑمان لے سمجھی حال جادو اور ہر قسم کے تجویز وغیر اللہ کی پکار والے شرک کا ہے۔

چاند ستاروں کے اندر نفع و نقصان

کی تاثیر ماننا کیوں شرک ہے؟

سورج، چاند اور ستاروں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جو اڑات ان کے اندر رکھے ہیں یہ سب ایک دھرمے کے لئے سب ہیں مثلاً ان کی روشنی اندر حرا در کرنے کا سبب ہے اور

یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے اور الہیت اور رو بیت کی وصلی ہے اسی طرح
 ساری حقوق جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے اور ان کے اندر جواہرات ہوں اند پیدا کئے ہیں یہ
 سب ایک دھرے کے لئے اسباب ہیں مثلاً بارش کے ہر سنت سے زمین اماج پھل گھاس
 پیدا کرتی ہے اور اماج پھل اور گھاس کا انداز و حیوانوں کی خوارک بنایا ہے سب ایک
 دھرے کے اسbab ہیں اور ساری کائنات اور اس کے اندر اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے
 تمام اڑات ماتحت الاسبب ہیں لیکن ان تمام ماتحت الاسبب نظاموں پر اللہ تعالیٰ کا کنٹرول
 ہے۔ جب کسی جیز کا سبب ہونے کی وجہ سے یعنی ماتحت الاسبب کسی کوئی قائد یا نقصان پہنچتا
 ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم ہم ہوئی
 و تقدیری میں بکری ہوئی ہے کوئی کام، کوئی قائد و اور کوئی نقصان ماتحت الاسبب اللہ تعالیٰ کے
 حکم وازن کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً میاں یوی کے جوز سے بچہ پیدا ہوتا ہے یہ بچہ پیدا ہونے
 کا سبب ہے لیکن جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کسی میاں یوی کو بچہ پیدا نہیں ہو سکتا لہذا ان
 ماتحت الاسبب جیزوں کے فتح و نقصان اللہ تعالیٰ کے حکم وازن سے ماننا کفر و شرک نہیں۔

آب سورج، چاند اور ستاروں کے اندر اللہ تعالیٰ نے مافق الاسباب فتح و نقصان دینے، یکارو
 تکرست کرنے، فتح و ٹکست دینے اور دولت مند و غریب کرنے کے کوئی اڑات نہیں رکھے
 جیسے سورج چاند ستاروں کی پوجا پاٹ کرنے والے مجوسيوں کے عقائد رہے ہیں جب کسی
 جیز کے اندر اللہ تعالیٰ نے کوئی تاثیر پیدا ایسی نہیں کی یعنی فتح و نقصان کا اثر رکھا ہی نہیں تو اس
 جیز کے اندر فتح و نقصان دینے کا اڑات مافق الاسباب مان لیما کفر و شرک ہے اگرچہ وہ
 ان اڑات کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے مان لے مثلاً یہ کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم وازن سے
 ستاروں کی تاثیر سے اڑ کا پیدا ہوا ہے یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن
 سے عبد القادر جيلاني نے مجھے اڑ کا دیا یہ سب شرک ہے چونکہ مافق الاسباب کوئی بھی اللہ

تعالیٰ کے سو اتفاق و نقصان دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔

جب انبیاء، صدیقین، شہداء اولیاء سورج، چاند، ستاروں کو مافق الاسباب باذن اللہ فتح و نقصان دینے والا سمجھتا کفر و شرک ہے تو جادو کو مافق الاسباب باذن اللہ فتح و نقصان دینے والا سمجھتا کیوں شرک نہیں بی۔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستاروں کا اندر فتح و نقصان کی تاثیر مانتا کفر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔

إِنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝

ترجمہ: بے شک ساری طاقتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ (ابقر و۔ ۱۶۵)

ساری قوتیں اور سارے اختیارات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اب تاواہ کہ یہاں استثناء کریں اور ترجمہ یہ کریں کہ ساری طاقتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں مگر جادوگر باذن اللہ بھی طاقت و اختیار رکھتا ہے۔ ہائے افسوس!

فُلْ مَنْ هِبَيْلَهُ مَلْكُوتُكُثُرٌ شُلْ شَرِيْرٌ وَ هُوَ يَجِيْرُ وَ لَا يُجَاهُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
سَيَقُولُ لَوْنَ اللَّهِ ۝ فَلْ فَأَنِي تُسْخَرُونَ ۝

ترجمہ: اُن سے کہوتا وہ اگر تم جانتے ہو ہر چیز پر اقتدار با دشائی کس کی ہے اور کون ہے وہ جو نہاد دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں وہ را کوئی پناہ نہیں دے سکتا یہ ضرور کہیں گے کہ یہ شان تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے کہو پھر کہاں سے تم کو دھوکہ لگاتا ہے۔ (المونون۔ ۸۹، ۸۸)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تما مقویٰ تمس و اختیارات، ہر چیز پر با دشائی و کنٹرول اور فتح و نقصان پر حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے اور تم بھی یہ شان اللہ تعالیٰ کی مانند ہو پھر تمہیں دھوکہ کہاں سے لگتا ہے کہ تم دھری چیزوں کے اندر فتح و نقصان کے اثرات مافق الاسباب ماننتے ہو حالانکہ یہ عقیدہ شرک ہے۔

کیا جادوگر اور جادواللہ تعالیٰ ہیں یا من دون اللہ ہیں؟

اگر کوئی یہ کہے کہ جادوگر اور جادواللہ تعالیٰ ہیں تب بھی کفر و شرک ہے اور کوئی یہ کہے کہ یہ
مِنْ ذُوْنِ اللَّهِ ہیں مگر ان کا ندر فتح و فحصان کی تاثیر فوق الاسباب بعثت بھی شرک
ہے صرف ایک صورت صحیح ہے وہ یہ کہ ان کو **مِنْ ذُوْنِ اللَّهِ** مان کر یہ تسلیم کیا جائے کہ
ساری کائنات کی حقوق کی طرح یہ بھی فتح و فحصان کی تاثیر فوق الاسباب نہیں رکھتے اس
لئے امام ابو حنفہ کے بعض شاگردوں نے فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ جادو متعلق
اور فتح و فحصان دینے والا ہے وہ کافر ہے اور اسی طرح جو یہ خیال کرے کہ شیاطین یہ کام
کرتے ہیں وہ بھی کافر ہے۔ (تفہیر ابن کثیر اول جلد اول ۱۶۰)

احادیث کی رو سے جادو کی اقسام

الامام احمد فرماتے ہیں کہ مخاتق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پرندوں کو اڑانا، زمین
پر خطوط لکھنچا، کسی کو دیکھ کر قال بد لہما یہ سب جادو کی اقسام ہیں۔ (ابو داؤد سنانی ابن حبان)
ترشیح پرندوں کو اڑانا یعنی کسی کو پرندے کو اڑا کر اس کے نام یا اس کی آواز سے یا اس کے
اڑنے کی صست سے قال بد لہما عیاف ہے جو جادو ہے۔

۱۲. ابن عباس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم نجوم کا
کچھ حصہ سیکھا اس نے اتنا جادو سیکھا جتنا زیادہ علم نجوم سیکھتا جائے گا اتنا ہی زیادہ جادو سیکھتا
جائے گا۔ (رواہ ابو داؤد)

۱۳. ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گردیتے وقت
چھوٹکار ستو اس نے جادو کیا اور جو شخص اپنے جسم پر جو حیز (تعویذ گندرا) لٹکاتا ہے اسے
اسی کے پر درکار دیا جاتا ہے۔ (رواہ سنانی)

مِنْ سَحْرٍ فَقَدَ أَشْرَكَ تَرْجِهِ جِسْ نَجَادُوكِيَا اُسْ نَشْرَكْ كِيَا۔

۲۷ عبد اللہ بن عمر قرآن ماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مگر بعض بیان بھی جادو ہیں یعنی جوز و بیان سے باطل کو حق ثابت کر دکھاتے ہیں۔ (مسلم، بخاری)

۵۸ ان مسؤول ماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ عہد کیا ہے وہ چھٹی کھانا ہے کہ جس سے دو آدمیوں میں خذیری کرادی جائے یہ بھی جادو کی ایک قسم ہے بتاؤں تمام جادو کی اقسام میں کون کی مافوق الاصابب ناشیر فتح و فتحان ہے مثلاً پندوں کے اڑانے میں، ستاروں میں اگر وار و حاگے میں چوک مارنے میں صرف ان چیزوں کے ماننے سے عقیدہ ایمان کی خرابی بیدا ہوتی ہے جو شرک ہے۔ (ما خوذ اقرۃ الاعیون)

نیزان تمام اقسام میں بارودت و ماروت پر نازل شدہ جادو کا ذکر نہیں ہے۔

کیا فرعون کے جادوگروں نے سوکھی بے جان لاٹھیوں اور رسیوں کے جیتے جا گئے زندہ حقیقی سانپ بنالئے تھے؟

بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ فرعون کے جادوگروں نے رسیوں اور لاٹھیوں کو واقعی حقیقی اور جیتے جا گئے سانپ بنالئے تھے اور وہ دعا دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ جادوگروں نے تماشا دیکھنے والے سارے لوگوں کی نظر بندی کر لی تھی یعنی اللہ تعالیٰ کی بنا پر ہوتی نظر جس سے ہر چیز اپنی حقیقی اور اصلی میل میں دکھائی دیتی ہے اُس کو خراب کر دیا مقصد یہ تھا کہ ہمارے فریب، دھوکہ فراہم اور فن کاری سے بنائے ہوئے جھوٹ موت کے سانپ ان کو حقیقی نظر آنے لگیں اُب ان دونوں دعوؤں پر غور کرو ہر دعویٰ دوسرے کی مخذب کر رہا ہے مثلاً اگر انہوں نے حقیقی سانپ بنالئے تھے تو نظر بندی کی کوئی ضرورت نہ تھی اور اگر انہوں نے نظر بندی کر لی تھی تو پھر حقیقی جیتے جا گئے سانپ بنانے کا دعویٰ غلط۔ اگر ان کی بات مان لی جائے کہ واقعی ان

جادوگروں نے بے جان لاٹھی کو حقیقی روح و حُسم والا زندہ ساتھ پہلیا تھا تو اللہ تعالیٰ اور جادو
گر میں فرق کیا رہا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے بے جان لاٹھی کو جاندار ساتھ بنایا اور جادوگر نے
بھی۔ نیز مجرہ اور جادو میں فرق کیا ہوا؟ یعنی مجرہ سے بھی بے جان لاٹھی ساتھ میں گئی اور
جادو سے بھی اس سے مجرہ کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ مجرہ کا لفظی معنی عاجز کر دینے والا اور
مجرہ اللہ تعالیٰ کافی ہوتا ہے مجرہ کے فعل کو کوئی انسان، جن، فرشتہ، نبی، ولی، صدیق، جادو
گر، بخوبی، کامل پہلے، سفلی، نورانی، روحانی علم والانہیں کر سکتا اس لیے ہر مجرہ اللہ تعالیٰ کی
واحدانیت اور رسول کی رسالت کی دلیل ہوتا ہے اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ جادوگر بھی بے جان
لاٹھی کو ساتھ پہلیتا ہے تو پھر موئی علیہ السلام کے مجرہے کا انکار لازم آتا ہے جب موئی علیہ
السلام نے بذریعہ مجرہ لاٹھی کو ساتھ پہلیا اور جادوگر نے بذریعہ جادو لاٹھی کو ساتھ پہلیا تو
ہتاوموئی علیہ السلام اور جادوگر میں کیا فرق رہا؟ اس عقلی دلیل سے ثابت ہو گیا کہ نہ لاٹھیاں
حقیقی ساتھی تھیں اور نہ ہی نظر بندی ہوئی تھی اب قرآن کی آیات پڑھئے!

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ تَرَجَّهُ اللَّهُ كَيْنَانِي ۖ ۝
یعنی لا تھی میشہ لاٹھی ہی ربیگی اس کو اللہ تعالیٰ کے سما کوئی ساتھ کی ساخت میں بدل نہیں سکتا۔
فَإِذَا هُنَّ تَلَفَّفُ مَا يَا فِكْرُنَّ ۝ (الاعراف...۷۶)

ترجمہ: کہ آن کی آن میں وہ (مجرہ سے پہلیا ساتھ) ان کے جھوٹے طسم کو لگانا چلا گیا۔
یہاں لفظ یا لفکون پر غور کریں جس کا ترجمہ مودودی صاحب نے جھوٹے طسم کیا ہے اور
یا لفکون افک سے ہے افک کے معنی بھوٹ، فراڈ اور بہتان ہے تو آیت کے معنی یہ ہوئے
کہ ”جو جادوں گروں نے جھوٹے پناولی بے حقیقت مخفی دھوکے فریب اور فن کاری، شعبدہ
باڑی سے ساتھ بنائے تھے آن کو اللہ تعالیٰ کا پہلیا ہوا حقیقی ساتھ نکل گیا۔ تو ثابت ہو گیا کہ
حقیقی ساتھ نہیں تھے۔

إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا سُحْرًا

ترجمہ: یہ جو کچھ (سامپ) بنایا کرائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے۔ (طہ...۶۹)

لکھ کید جب اس کی نسبت جادوگر کی طرف ہوتی ہے تو اس کا ترجمہ فریب ہونا ہے لیکن جادو گر جو کچھ بنایا کرائے تھے وہ صرف فریب اور دھوکا تھا۔

وَلَا يُقْلِخُ السَّاجِرَ حَيْثُ أَتَىٰ

ترجمہ: اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ کسی شان سے وہ آئے۔ (طہ...۶۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صد یوں پہلے اس بات کی ضمانت دی تھی اور اعلان کیا تھا کہ جادو گر انی جادوگری میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کبھی شان سے آئے۔

فَالْمُؤْمِنُ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسْحَرْ هُذَا وَلَا يُقْلِخُ الشَّجَرُونَ ۝
ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم حق (مجزہ) کو جادو کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آگیا۔
(عقل کے ان دھو) کیا یہ جادو ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (یونس...۷۷)

موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ اگر میں جادوگر ہونا تو کبھی بھی بے جان لاخی سے جیتا جا گتا سامپ نہ بنا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوادنیا کی کوئی ذات کبھی بھی کسی مردہ کو زندہ جاندار نہیں بنای سکتی۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ترجمہ: اس طرح جو (مجزہ) حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ انہیوں نے بنا کر ہما تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ (الاعراف...۱۱۸)
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جادوگروں کے عمل کو باطل فرمایا باطل جھوٹ بے حقیقت چیز کو کہتے ہیں۔

وَأَلْقَى السَّحَرَةُ سِجْدَيْنَ ۝

ترجمہ: اور جادوگر بجدے میں گرا دیئے گئے۔ (الاعراف...۱۲۰)

اگر جادوگروں نے بھی لاٹھیوں کو باذن اللہ ساتھ بنا لیا تھا اور موئی علیہ السلام نے بھی لاٹھی
 کو باذن اللہ زندہ ساتھ بنا لیا تھا تو جادوگر ایمان کوں لائے حالانکہ مقابلہ میں دونوں فرق
 برادر تھے اگر کوئی کہے کہ ان کے ایمان لانے کی وجہ یہ تھی کہ موئی کے ساتھ نے ان کے
 بنا لئے ہوئے ساتھ نگل لئے تھے تو جناب والا یہ بھی مخالف ہے کیونکہ بقول آپ کے جب
 جادوگر ساتھ بنا سکتے ہیں انسان کو گدھا اور گدھ کو پڑا ہر انسان بنا سکتے ہیں، آدمی کو بنا را در
 قل کر سکتے ہیں، ہوا میں اڑ سکتے ہیں تو کیا وہ دوبارہ مقابلہ کا چیخ دے کر اپنے سانپوں کو
 دوسرے سانپوں کو نکلنے والا نہیں بنا سکتے تھے بلکہ حقیقت یہ تھی کہ جادوگروں نے بناوٹی ساتھ
 بنا دیئے تھے اور موئی علیہ السلام نے بجلو رمجزہ حقیقتی زندہ ساتھ بنا لیا تھا تو وہ سمجھ گئے تھے کہ
 بے جان کو جاندار بنا یا صرف اسی اللہ تعالیٰ کا کام ہو سکتا جس کی دعوت موئی علیہ السلام دیتا
 ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نبی، ولی، صدیق، زندہ مردہ انسان، جن، ملک، جادوگر، جن باز
 تھوڑی گرنہیں بنا سکتا۔ کیا آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اس بھری دنیا میں کسی جادوگر
 جن باز تھوڑی گرنے کسی مردہ کو زندہ، اور کسی زندہ کو مردہ، کسی گدھ کو انسان اور کسی انسان
 کو گدھا بنا لیا ہے کسی بے اولاد کو اولاد دی ہو اور کسی اولاد دوالے کو بے اولاد کر دیا ہو۔ کسی
 بادشاہ کو گدھا اور کسی گدھا کو بادشاہ بنا دیا ہو؟ اگر ایسا ہوتا تو ساری دنیا پر بادشاہت صرف
 جادوگروں کی ہوتی جاتی کہ کسی نبی علیہ السلام کو اپنے مشن میں کامیاب نہ ہونے دیتے کیا
 ساری کائنات، فوق الاصابع اور ماتحت الاصابع جادوگر کی نیز بادشاہت ہوتی۔

الْعَيَادُ بِاللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اس سے بڑا شرک اور کیا ہوگا
 اور اس جادوگر سے بڑا اور کون اللہ تعالیٰ کا شریک اور دنیا کا مجبود ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پر حوا شاید تیرے دل پریشان کو مکون مل جائے۔

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ ذُرْنَهُ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمِّيَّتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا

مِنْ سُلْطَنٍ طَرِيقًا إِلَيْهِ وَأَمْرًا لَا تَعْنَتُوا إِلَيْهِ وَذَلِكَ الَّذِينَ أَقْرَبُوا
وَلِكُنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں۔ بس چدمام ہیں جو تم نے اور تمہارے آبا و اجداد نے رکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی سند ازال نہیں کی۔ حکم کی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اس کا حکم ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ سب میدھا مصبوط دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (یوسف ۲۰)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَإِذَا سَمِعُوا كَلَمًا إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَئِنْ
يَخْلُقُوا ذِيابًا وَلِيَأْجِمِعُوا اللَّهَ وَإِنْ يَسْأَلُوهُمُ الظَّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَقْدِمُوهُ مِنْهُ ۝
ضَعْفُ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ ۝ مَا فَلَّوْا اللَّهُ حَقًّا فَلَّهُ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَغَوِيٌ عَزِيزٌ ۝

ترجمہ: اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سنو! جن محبودوں کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب میں کرایک بھی بھی یہا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ ان سے اگر کبھی کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ مد و پاہنے والا بھی کمزور جن سے مد و پاہنی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں پیچائی جیسا کہ اس کے پیچانے کا لفڑ ہے حقیقت یہ ہے کہ قوت اور عزت وال او صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (انج ۲۷، ۳۷)

کیا موسیٰ علیہ السلام سانپوں سے ڈر گئے تھے؟

جب آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھایا کہ جادوگروں نے حقیقی سانپ نہیں بنائے تھے بلکہ بناؤٹی سانپ تھے۔ جیسا کہ تمام محققین و غیرین نے بیان فرمایا کہ فرعون کے جادوگر شعبدہ باز تھے اور ان کے بنائے ہوئے سانپ مصنوعی تھے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کا بھی سچی اعلان ہے تو یہ کوئی غلط ثابت ہوا کہ جادوگروں نے بے جان لا جیوں میں جان ڈال

کراور کو شست پوسٹ والا جسم پنا کر زندہ کر دیا تھا پھر تو یہ بھی مان لو کہ پانی کے قطرے بے جان سے انسان اور حیوان بھی جادوگر بازن اللہ بنا لیتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ جادوگروں کے ساتھ حقیقی نہیں تھے اس لیے موئی علیہ السلام ان سانپوں سے نہیں ڈرے اور نہیں موئی علیہ السلام پر جادوگروں کی کسی کلام کا مافوق الاسباب اثر ہوا جیسا کہ بعض لوگوں کا دعوئی ہے اب قرآنی دلائل پڑھئے!

فَلَمَّا أَلْفَوْا مُؤْسِيَ مَا جَنَّتُمْ بِهِ إِنَّ السَّحْرَ إِنَّ اللَّهَ سَيِّطِنُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضْلِلُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝

ترجمہ: پھر جب انہوں نے اپنے اچھر پھیکلے تو موئی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم نے پھیکا ہے یہ سحر (جو کہ فریب) ہے بے شک اللہ تعالیٰ ابھی اسے باطل کرنے دتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مفسدین کے کام کو سدھرنے نہیں دتا۔ (یونس... ۸۱)

یعنی جو سانپ میں نے بطور مجرز دینا یا تھا وہ حقیقی سانپ تھا اور یہ جو تم نے بنائے ہیں سیاہ ساری فنکاری ہے شعبد بازی اور جو کہ بازی ہے اب تم ہی ہتا وہ کہ جب موئی علیہ السلام خود پہچان گئے کہ یہ ہناوٹی جھوٹے سانپ ہیں جن کی کوئی اصلاح نہیں ہے تو بھلا وہ ان سے کوئی کردار نہ کوئی توانصاف کرے۔

اور قرآن کی عظمت پر ایمان لاۓ قرآن مجید ہمارا ہے کہ موئی علیہ السلام کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ سانپ ہناوٹی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ ابھی باطل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان مفسدین کے عمل کو کامیاب نہیں ہونے دے گا تو موئی علیہ السلام ان سے کیسے ڈر گئے تھے اب اس آیت کا مطلب بھی واضح ہو گیا۔

فَإِنَّ الْفُرْقَانَ لِكَلْمَاءِ الْفُرْقَانِ سَحَرُوا أَغْيَانَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوْ وَسِحْرٌ عَظِيمٌ ۝

ترجمہ: موئی علیہ السلام نے فرمایا تم ہی پھیکل کر تو انہوں نے جو اپنے

آخر پہنچنے تو لوگوں کی آنکھوں کو دھوکا دیا اور دلوں میں خوف پیدا کر دیا اور دہراہی جادو بنا کر لائے تھے۔ (الاعراف... ۱۱۶)

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ حمر کے معنی دھوکا دیا ہے تو سَحْرُوْ آغِيْنَ النَّاسِ کا معنی ہوا کہ اپنی فن کاری سے مصنوعی سانپ بنا کر لوگوں کی آنکھوں کو دھوکا دیا اور دلوں میں پر پیدا کر دیا یعنی نہیں کہ کلام سے لوگوں کی نظر بندی کردی تھی زینا کی کوئی طاقت بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی نظر بندی نہیں کر سکتی اور عصیٰ مِنْ يَخِيلُ إِلَيْهِ مِنْ سَخْرَهُمْ أَنَّهَا تَسْعِی ۵ کا شہود بھی واضح ہو گیا جیسا کہ حقیقین اور غیر حقیقین نے لکھا ہے کہ سانپ حقیقی نہیں تھے بلکہ ان کی شعبد مبارزی کی وجہ سے دیکھنے والا یہ خیال کرتا کہ اٹھیاں سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہیں ”تغیر انہن کثیر“

سوال: پھر موئی علیہ السلام نے خوف محسوس کیا اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: جب موئی علیہ السلام کو یقین تھا کہ یہ سانپ بناوٹی ہیں انہوں نے خوف اس لئے محسوس کیا کہ جادوگروں نے تو اپنی فن کاری سے بناوٹی سانپ بنا لیے ہیں اور میری الٹی بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے سانپ بننے کی چونکہ تمام مجمع والے جاہل ہیں وہ یہ بھیس گے کہ جادو اور میجزہ ایک ہی شے ہے یعنی لوگوں کو جادوگروں والے سانپ ان کی فن کاری کی وجہ سے حرکت کرتے ہوئے نظر آئے اور میرا سانپ بھی جو میجزہ سے بننے کا وہ بھی حرکت کرے گا تو دونوں میں فرق نہیں رہے گا تو اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں موئی علیہ السلام کو تسلی دی۔

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُؤْسِى ۵ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْكَ أَنْكَ الْأَعْلَى ۵

وَالْأَقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلَقَّفَ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سِجِيرٍ وَلَا يُفْلِحُ
السَّاجِرُ حَيْثُ أَتَى ۵

ترجمہ: پس موئی علیہ السلام اپنے دل میں ڈر گیا ہم نے کہا مت ڈر تو ہی غالب رہے گا پیچنک جو کچھ تیرے والیں با تحد میں ہے ابھی ان کی بناوٹی چیزوں کو نکلے جاتا ہے یہ جو کچھ

مصنوعی پنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگ کا فریب ہے اور جادوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ کسی
شان سے ود آئے۔ (ظ ۶۷۶۲)

بعض شبہات کا ازالہ

وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝

ترجمہ: اور گروں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔ (الحلق ۲)

اس آہت سے کچھ لوگوں نے جادو کے اڑکو ٹابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گرد ہے وقت پھونک مارے اس نے جادو کیا۔ (نسائی) تو گرد ہے ہوئے دھاگے کو د کرنا یہ بھی جادو کی قسم ہے جیسے جادو کی دوسری قسموں میں تفعی و تھصان کی تاثیر ماننا کفر و شرک ہے اسی طرح دم کر دہ دھاگے میں تفعی و تھصان ماننا بھی شرک ہے یعنی جس طرح جادوگ روؤی کرتے ہیں کہ ہمارے جادو میں بیماری و شقاء کی تاثیر ہے اسی طرح گرد دار دھاگہ مانے والا بھی روؤی کرتا ہے کہ اس کے دم کر دہ دھاگہ میں بیماری و شقاء کی تاثیر ہے۔ ان ساری باتوں کو مانتے اور کرنے سے عقیدہ میں کفر و شرک آ جاتا ہے اور شرک پر موت آ جائے تو آدمی ابدی جہنمی بوجاتا ہے۔ یہ عقیدے کی خرابی کتنی بڑی شر ہے اس شر سے محفوظ رہنے کیلئے دعا سکھائی۔ بعض لوگوں نے متذمین کاشان زرول جادو کا واقعہ بتایا ہے اور ان سورتوں کو مدفن ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ تمام محققین نے ان دونوں سورتوں کو کی ثابت کیا ہے اور جادو کا واقعہ مدفنی ہے۔

۲۔ جادو کے متعلق احادیث سب احادا اور ضعیف ہیں ان پر جو ثابت ہے اور قرآنی آیات کے نصوص قطعیہ کے خلاف ہیں جادو والی احادیث دوسری صحیح احادیث سے رد کی جائیں ہیں جن میں جادو کی تصدیق کرنے والوں کو وعدہ منانی گئی ہے کہ (فَهَذِهِ قَوْمٌ أَنْجَحُوا

ترجمہ: جادو کی تقدیم کرنے والا) جنت میں نہیں جائے گا اس کے متعلق ابوالکلام آزاد کی ایک عبارت بطور نمونہ ذیل خدمت ہے۔

سب سے پہلے اردو مفسر شاہ عبدالقار صاحب نے موضع القرآن میں لمبید بن عاصم والی حدیث کی روایت کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اُسے نقل کرنے نیز احکام القرآن تغیر کے مصنف ابو بکر احمد علی حصالص بغدادی اپنے عصر و بعد میں حنفیہ کے سرخیل تھے اور آپ کی ذات پر احاف کی امامت و سیادت ختم ہو گئی تھی آپ نے امام بخاری رحمۃ اللہ، امام مسلم رحمۃ اللہ کی روایت عن عائشہؓ کو سمجھی سرے سے ملاحدہ (گراہوں) کی تصنیف قرار دے کر مسترد کر دیا ہے اور یہ آپ کے حسن ذوق کا تقاضا تھا۔

جادو کا یہ واقعہ جس طرح ایک طویل داستان کی شکل اختیار کر گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ تقدیس کا صحیح ذوق رکھنے والوں کے لئے ہے قابل برداشت ہے اور اسی لئے امام ابو بکر حصالصؓ نے اس واقعہ کی بالکل فتحی کرنی ضروری سمجھا ہے۔

(حوالہ کتاب قرآنی بصیرت از سوانا آزاد صفحہ ۲۷۸)

اس سے پہلے اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۸ پر لکھتے ہیں کہ مولانا مودودی صاحب پر تجھب ہوتا ہے کہ انہوں نے جادو کی روایات کی پُرزو رکھ کر کالت کی ہے اور نہایت کمزور استدال کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے اب ابوالکلام آزاد کی بطور جملہ مفترضہ ایک اور عبارت پڑھئے لکھتے ہیں کہ جادو کا اعتقاد دنیا کی قدیم اور عالمگیر گراہیوں میں سے ہے اور نوع انسانی کے لئے بڑی مصیبتوں کا باعث ہو چکا ہے قرآن نے آج سے تیرہ سورہ پہلے اس کے بے اہل ہونے کا اعلان کیا تھا لیکن افسوس کہ دنیا متبرہ نہ ہوئی اور ازانہ و سطھی کے سچ جملہ وقادات نے ہزاروں بے گناہ انسانوں کو زندہ جلا دیا۔ (حوالہ تغیرت جان القرآن جلد دوم صفحہ ۲۶۱) اب بھی اگر کوئی آدمی بھند ہے کہ بخاری اور مسلمؓ کی روایت صحیح ہے تو اس روایت کا غیبوم

قرآن مجید کی کثیر آیات اور صحیح حدیث کے خلاف ہے جیسا کہ آپ پھر لپٹے اور ان میں پڑھ
چکے ہیں لہذا اس روایت کو ماننا شانِ رسالت کے حق میں گستاخی ہے اگر اس روایت کا کوئی
صحیح مشبوم بن سکتا ہے جو ان تمام کوتاہیوں سے صاف ہو تو پہنالوور نہ اسے چھوڑ دو انبیاء علیہ
السلام پر جادو کا اثر ہو گیا ہے یہ حقیقت وہر دور کے شرکیں کارہا ہے جیسا کہ فوج علیہ السلام کو
شرکیں نے کہا تھا۔

إِنْ هُوَ إِلَّا زَجْلٌ بِهِ جِنَّةٌ ۝

ترجمہ: یہ آدمی کچھ نہیں مگر اس آدمی کو جنون لاحق ہو گیا ہے۔ (المونون... ۲۵)

كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ قَبْلُهُمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا فَالُّؤُلُؤُ مَاجِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝

ترجمہ: یونہی ہوتا رہا ہے کہ ان سے پہلے کی قوموں کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا جسے
انھوں نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ جادوگر ہے یا مجھوں ہے۔ (الزمریات... ۵۲)

اس جنون سے مراد ہی بیماری والا جنون نہیں بلکہ حرز دہ کا جنون ہے۔ چونکہ ددکھر ہے تھے
کہ انبیاء علیہ السلام دنیاوی سارے کام عمل مندی سے کرتے تھے۔

صَاحِبُ عَلِيَّ السَّلَامَ وَشَرِكَاتُهُ لَوْكُونَ نَزَّلَهُ ۝

فَالْأُولُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَخَّرِينَ ۝

ترجمہ: انھوں نے کہا کہ تو محض ایک جادو زدہ آدمی ہے۔ (اشراء... ۱۵۳)

شیعہ علیہ السلام کو شرک لوکون نے کہا کہ تیر سا اوپر جادو کا اثر ہو گیا ہے۔

فَالْأُولُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَخَّرِينَ ۝

ترجمہ: انھوں نے کہا کہ تو محض ایک جادو زدہ آدمی ہے۔ (اشراء... ۱۸۵)

موئی علیہ السلام کفرعون نے کہا کہ تیر سا اوپر جادو کا اثر ہو گیا ہے۔

فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنَ إِنِّي لَا ظُلْكَ يَمْوُسِي مَسْخُورًا ۝ (قی اسرائیل... ۱۰۱)

ترجمہ: فرعون نے ان سے کہا اے ہوئی میں بحثتا ہوں کی تو خود را یک جادو زدہ آدمی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مشرکین مکہ نے یہ کہا کہ یہ بھر زدہ آدمی ہے۔

إذ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنْ تَبْيَعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْخُورًا ۝ (فی اسرائیل... ۲۷)

ترجمہ: یہ ظالم کہتے ہیں کہ یہ ایک بھر زدہ آدمی ہے جس کے پیچھے تم جا رہے ہو۔

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہ السلام پر جادو کا اثر ہو گیا ہے کا تقدیدہ مشرکین کا رہا ہے اسی لئے امام ابو بکر رحمص نے کہا ہے کہ یہ حدیث جس سے ثابت کیا جا رہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر ہو گیا تھا کسی حد (گراہ) کی گھری ہوئی ہے۔ جیسے انبیاء علیہ السلام کو جادو گرماننا کفر ہے اسی طرح انبیاء علیہ السلام کو محور (جادو زدہ) مانا بھی کفر ہے کیونکہ قرآن نے دونوں عقیدوں کو رد کیا ہے۔

دجال سے دھوکہ

کچھ لوگ جادو کو ثابت کرنے کے لئے دجال کو پیش کرتے ہیں کہ دجال اپنے حکم سے باش مر سائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو زمین دفن شدہ خزانے اُگل دے گی۔ زندہ انسان کو مار دے گا اور مردہ کو زندہ کر دے گا اور بھی بہت سے عجائب ہاتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ جب دجال ایسے کام کر سکتا ہے تو جادو گر کیوں نہیں کر سکتا۔

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ جادو والی احادیث ضعیف ہیں اسی طرح دجال سے متعلق کچھ احادیث بھی ضعیف ہیں۔ ہاں کچھ احادیث صحیح بھی ہیں۔ تو وہ استعارات اور کنایات پر مشتمل ہیں اور دجال کے سارے عجائب ماتحت الاسباب عمل میں آئیں گے۔ چونکہ دجال کوئی معمولی آدمی نہیں ہو گا بلکہ وقت کا حکمران اور سامنہ دان ہو گا اسی لئے وہ میک شو دکھانے والوں کی طرح بہت بڑے بڑے سامنی شعبدے دکھانے گا جو کہ سب کے سب

ما تخت الا سباب بہوں گے میکن مکالِ فکاری سے دہان اس باب کو مجھی رکھے گا تا کہ لوگ اس کے حیران کن کاموں کو دیکھ کر اس کو فتارتکل یا ٹکن فیکنون کا امر رکھنے والا متصرف العالم مجھ کر رب مان نہیں اور دینِ اسلام کے اندر سب سے بڑی شریہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے آپ کو اس انداز سے پیش کرے اور جو کے سے ایسے کام و کھانے کہ جس سے لوگوں کے ایمان خراب ہو جائیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ کا اندر ہر ایسے شخص ایسی چیز اور کام سے خبردار کیا ہے جس سے لوگوں کا ایمان برپا ہو اور دجال سے بھی اسی لئے خبردار کیا ہے تا کہ لوگوں کے ایمان برپا ہونے کر دے اور سب سے بڑی ایمان کی خرابی یہ ہے کہ دجال کو فتارتکل متصرف العالم اور امر کن فیکون کا مالک مان لیا جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!

لَا تَبْدِيلَ لِكَلْمَتِ اللَّهِ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی باتیں (توانیں) بدلتیں نہیں۔ (یونس... ۶۲)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اختیارات، تصرفات اور صفات کی کوئی نہیں دہتا خواہ وہ کوئی اعلیٰ ہستی کیوں نہ ہو اب خلامہ ابن حزم اندلسی کی تحقیق بھی پڑھیں۔

ہمارا قول اس کے متعلق یہ ہے کہ جو عجایبات دجال سے ظاہر ہوں گے وہ شخص اس قسم کے حلیے ہوں گے جو فرعون کے ساروں نے کیے تھے وہ صوفی حسین بن منصور حلاج کے اعمال اور شعبدہ بازوں کے شعبدے کے قبل سے ہو گا اور اس پر شعبدہ بن مخیرہؓ کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دجال کے ساتھ پانی کی نہر اور روٹی کا پیاز ہو گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذمہل ہے۔

عمران بن حصین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا میری امت میں جو کوئی شخص دجال کو سنے تو اسے چاہئے کہ اس سے دور رہے کیونکہ آدمی اس کے پاس آئے گا اور وہ اپنے آپ کو من سمجھتا ہو گا مگر دجال کے شبہات دیکھے گا اس کی وجہ سے ان کی پیروی کرے گا اور کافر بوجائے گا۔ اس شخص سے ثابت ہو گیا کہ دجال صاحب شبہات ہو گا صاحب حق نہیں ہو گا۔

تمام حدیثیں متفق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث میں فرمایا کہ دجال جو کچھ ظاہر کرے گا مثلاً پانی کی نہر، آگ، انسان کا مارنا اور اس کا جلانا یہ سب حلیے ہوں گے اور ان سب کے وجود (اسباب) ہوں گے جب عاش کے جائسے گے تو پائے جائیں گے بعض موی اجسام جب انھیں جلا دیا جائے گا تو وہ مثل بدلت کر پانی معلوم ہو گا۔ مٹی کا مثل صورت بدلت کر غلط طور پر دکھایا جائے گا کہ وہ آگ ہے ایک انسان کو قتل کر کے چادر سے ڈھانپ دیا جائے گا اور دوسرا تیار اور پوشیدہ انسان ظاہر کر دیا جائے گا تا کہ معلوم ہو کہ یہ زندہ تعالیٰ کر دیا گیا اور پھر زندہ کر دیا گیا جیسا کہ حسین بن منصور حاج نے چنگیز بکرے کے بارے میں کیا تھا اور شرمی اور نیمری غیری نے پھر کی مادہ کے بارے میں کیا تھا اور زہرن نے چیزیا کے متعلق کیا میں جانتا ہوں کہ اگر مرغی کو ہڑتاں خلا دی جائے تو وہ بے ہوش ہو جائے گی اور پھر اس کی موت میں کوئی شک نہ کیا جائے گا پھر اس کے طبق میں رسول کا مثل پکایا جائے تو وہ صحیح سلامت انہ کھڑی ہو گی۔

(الملل و التخلص اردو از این جزء ماندی صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳۔ جلد اول)

اللہ کا ارشاد ہے کہ:

فُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ■ فُلْ اللَّهُ ■ فُلْ أَكَّا تَحْدُلْتُمْ مِنْ دُونَهِ أَوْ لَيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لَا نَفْسِهِمْ نَفْعًا لَا ضَرًا فُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ، أَمْ هَلْ يَسْتَوِي الظَّلْمَةُ وَالنُّورُ ■ أَمْ جَعَلُوا اللَّهُ شَرِكَاءَ خَلَقُوا كَخَلِيقِهِ فَشَابَهُ الْخَلْقَ

عَلَيْهِمْ فِي اللَّهِ خَالِقٌ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْفَهَّارُ ۝ (المرد... ۱۲)

ترجمہ: پوچھو آسمان اور زمین کا رب کون ہے کہو اللہ تعالیٰ! کہو کیا تم نے اس کے سوالیے مجبودوں کو اپنا کار ساز بنا لیا ہے جو خود اپنے لیے بھی کسی فتح و ف Hassan کا اختیار نہیں رکھتے کہو انہا اور آنکھوں والا مر جووا کرتا ہے کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں کیا ان کے بنائے ہوئے شرکیوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح کچھ ییدا کیا ہے جس کی وجہ سے ان پر تخلیق کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے کہو ہر چیز کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ یکتا درست پر غالب ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ جادو بے حقیقت، بے اصل ہے جیسا کہ شرکیوں نے دین میں بہت سی حیزیں مُغزی ہیں اسی طرح جادو کی داستان بھی مُغزی ہوتی ہے جیسے قلندر، قطب ابدال، اوتار، اوتار، نجیب، غوث، غوثِ اعظم، گنج، بخش، فریادرس، مجدد، پانچ تن، بارہ امام چودہ، عصوم، سلسہ سہروردیہ، قشیدہ، چشتیہ، قادریہ، پیری مریدی کی بیعت، عید ميلا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم، ماتم غنم حسین، ایصالِ ثواب، تجیہ، ساتواں، تیسواں، چالیسوں، سالانہ عرسِ قولیاں، خصل قبر، غلاف قبر، طواف قبر، بوسہ قبر بعدہ قبر، نذرِ نیاز قبر، ذلل، تعریہ علم، سیع، کالا علم نورانی علم، روحانی علم، کدنی علم، سفلی علم، علم نجوم عربی و کہانت، پامسری پستانیزم، مسکریزم، تصوف علم معرفت و حقیقت و طریقت، نمازوں خوشیہ، نمازوں سیدہ، صوم حسین درود لکھی، درود نتاج، درود ہزارو، دعا گنج، العرش دعا کریمہ عہد نامہ، حزب الحجرین غیر اللہ کی نذرِ نیاز و پکار، مراقبہ، مکاشفہ، کشف والہام والقا، انبیاء کا خوابوں میں آنا، بعد از موت انبیاء اور اولیاء اللہ کا جسم عضری کے ساتھ دنیا میں آنا، خوبخبریاں اور عیدیں سننا تھوڑی گندزا وحدت الوجود وحدت الشہو، طول، فتنی اللہ، فتنی الرسول، فتنی الشیخ، بخش بنا، زینی قبر میں مردہ کا زندہ ہو جانا، سننا جواب دینا اور بیچان لینا، قبر سے باہر آنا، قبر کے اندر اور پر قرآن پڑھنا، شبینہ پڑھنا پڑھانا، دینی امور کی اجرت لینا، مساجد بنانے کے لئے شرک سے چدہ

لہا، شرک امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز سمجھنا مشرک کا جائزہ پڑھنا جائز سمجھنا مشرک سے مومنہ لڑکی کا نکاح کرنے کو جائز سمجھنا، مشرک کے حق میں بخشش کی دعا کرنا جائز سمجھنا جمہوریت میں حصہ لہما، دوست دینا لہما جائز سمجھنا، نبی کو اللہ تعالیٰ کا نور سمجھنا اور اللہ کہنا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقاوم، حاضر و ماظر، عالم الغیب، مترف فی العالم سمجھنا، اس کی پیشہ میت کا انکار کرنا، عید شب برات، قبر پر اذان، مصیبت کے وقت یا بارش کی کثرت کے وقت اذان دینا، بڑی گیارہوں، چھوٹی گیارہوں، امام حضرت کے کوئی مانی کی صحک، ذلذل کی پلاسک کی گھری لٹکانا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو تے کے نقش لٹکانا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر پینا، نقش پا گھروں میں رکھنا، بعد از صلوٰۃ باتحاد اخلاق راجحہ می دعا کرنا، تحریزوں ڈراموں اور سیاسی جلوسوں کی ابتداء میں قرآن کی تلاوت کرنا، ملک وطن قوم جیسے توں کی خواست کے لئے جگ لڑنا، اسی جگنوں اور سیاسی کش کش میں قل ہونے والے کوشیدہ کہنا یہ سب کچھ اور اس سے بھی بہت زیاد و حیریں بنا کر دین میں شامل کر دی گئی ہیں حالانکہ یہ ساری حیریں کفر و شرک، بد عات دن جائز ہیں قرآن اور حدیث صحیح کے خلاف ہیں کویا سارا دین ہی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے مازل کردہ دین اسلام کے خلاف بنا لیا ہے یہ شریعت سازی ہے جو نظر ہے بے حقیقت بے اصل ہے صرف بیام ہیں۔

اَمْ لَهُمْ شَرِكُوا شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الْبَيْنِ مَا لَمْ يَأْذُنْ بِيَهُ اللَّهُ

ترجمہ: ان کے ایسے شریک ہیں جو ان کے لئے دین شریعت بناتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی اجازت نہیں دی۔ (شوریٰ... ۲۱)

مَا تَعْبُدُونَ دُوْنَهُ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَابْنَاوْكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا
سُلْطَنٌ طَرِينَ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ دَائِرٌ أَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الَّذِينَ الْقِيمُ
وَلِكُنَّ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ (یوسف... ۲۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سو اتم جن کی عبادت کرتے ہو داں کے سوا کچھ نہیں کہ اس چھ ماں
ہیں جو تم نے اور تمہارے آپا و اجداء نے رکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کوئی سند
ہا زل نہیں کی حکم کی با دشابت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے نہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی کے کرو پسی مضمون دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حب، بعض، فتح

شکست بیماری، شفا، عزت و ذلت دے سکتا ہے؟

وَالْفَتَّ بَيْنَ فُلُوْبِهِمْ [كُوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَنْفَقْتَ بَيْنَ فُلُوْبِهِمْ
وَلِكِنَّ اللَّهَ الْأَلَفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی محبت ایک دمرے کے دل میں ڈال دی قم روئے زمین کی
ساری دولت بھی خرچ کر ذاتے تو ان لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا نہ کر سکتے مگر وہ صرف
اللہ تعالیٰ ہے جس نے ان لوگوں کے دلوں میں ایک دمرے کی محبت بھر دی ہے۔ یقیناً وہ
بڑا زبردست اور وادا ہے۔ (انفال... ۶۳)

۲۱. قُلْ اللَّهُمَّ مِلْكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ
تُعْزِّزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُذَلِّلُ مَنْ تَشَاءُ يَدِكَ النَّحْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَوِيرٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ سارے ملکوں کا مالک تو چھے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے جھین
لے جھیسے چاہے عزت بخشنے اور جس کو چاہے ذمیل کروے ساری بھلائیاں تیرے ساتھیار میں
تیس بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (اعران... ۲۶)

۲۲. إِنَّ يَنْصُرُكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۝ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ
مِنْهُ بَعْدِهِ ۔

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ تم حماری مدد کرنے کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں اور اگر ذمیل کر دستاویز کے بعد کوئی ہے جو تم حماری مدد کر سکتا ہو۔ (آل عمران۔ ۱۶۰)

۴. وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتُ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ كَبِيرًا مُّؤْجَلاً۔ (آل عمران۔ ۱۲۵)

ترجمہ: کوئی ذی روح اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے۔

۵. وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: ورنہ مدد (فتح) تو جب بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ (الانفال۔ ۱۰)

۶. فَلِمَنْدِعُوا إِلَيْهِ الَّذِينَ زَعَمُتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَّا يَعْلَمُونَ مِقَاتِلٌ ذَرَّةٌ فِي السَّمَاوَاتِ

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهَا مِنْ شَرِيكٍ وَمَا لَهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ۝

ترجمہ: کہو کہ پکار دکھوان اپنے محبودوں کو جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سو اپنا محبود سمجھے میٹھے ہو وہ نہ آسمانوں میں کسی ذرہ کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور وہ آسمان اور زمین کی ملکیت میں اللہ تعالیٰ کے شریک بھی نہیں ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مدداگار بھی نہیں ہے۔ (سباء۔ ۲۲)

۷. فَلِمَنْ يَرِيْدُكُمْ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَلِلَّهِ ۝

ترجمہ: ان سے پوچھو کوئی تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے، کہو اللہ۔ (سباء۔ ۲۳)

ان تمام درج بالا آیات سے اور اس مضمون کی پیشگوئی آیا تھا قرآن میں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بھروسی کائنات کے اندر اللہ تعالیٰ کے سو اکوئی بھی بخ و بغض، فتح و شکست، بیماری و شقاء عزت و ذلت و غیر حرم نہیں دے سکتا۔ اب جادو کے قائلین پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اسکی ہر آیت کے آخر میں اتنائی عبارت لکھیں ہوں ۱۱۹

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِلَّا السَّاجِرُ يَنْصُرُ بِإِذْنِ اللَّهِ ۝ (آل عمران۔ ۱۲۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سو اکوئی فتح نہیں دے سکتا مگر جاؤ گر اللہ تعالیٰ کے اذن سے فتح دے سکتا ہے۔ ہر توحید ثابت کرنے والی آیت اور ہر شرک کی فتح کرنے والی آیت کے آخر میں یہ اتنی لکھتا

پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں مگر جادوگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی کووت اور زندگی دے سکتا ہے کوئی اللہ تعالیٰ کی خلائق نہیں بدلتا مگر جادوگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے کوئی اللہ تعالیٰ کے اصول قوانین اور رحمات نہیں بدلتا مگر جادوگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے تب جادوٹا ہبت ہو گا ورنہ تو کائنات کے ہر ذرہ کی طرح جادوگر بھی مذکورہ بالا آیات کی نفع کی زد میں آئے گا معنی یہ ہو گا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی خواہ نبی یا صدیق ہو، ولی یا جادوگر ہو، فتح نقصان، عزت و ذلت نہیں دے سکتا۔

کیا جادو کا دنیا میں کوئی وجود ہے؟

پہلے جادو کی قسمیں پڑھئے جنہیں ابو عبداللہ راز پنے بیان کیا ہے۔

۱۔ ایک جادو تو ستارہ پرست فرقہ کا ہے وہ سات ستاروں کی نسبت عظیمہ رکھتے ہیں کہ بھلائی اور برائی انھی کے باعث ہوتی ہے اس لئے ان کو مخاطب کر کے مقرر و الخاظ یعنی جنتر منتر پڑھتے ہیں اور انھی ستاروں کی پرستش کرتے ہیں اسی قوم میں اہم اہم آئے تھے۔

۲۔ دوسرا جادو قوی نفس اور قوت و اہم و اعلیٰ لوگوں کا ہے اس میں وہم و خیال کا بڑا اڈل ہوتا ہے دیکھئے اگر بھلپل زمین پر رکھ دیا جائے تو اس پر انسان آسانی سے گذر جائے گا لیکن سبی چکلپل کسی دریا پر ہو گا تو نہیں گذر سکے گا اسلئے کہ اس وقت خیال ہوتا ہے کہ اب گرا کہ اب گرا و احمد کی کمزوری کی وجہ سے چتنی جگہ پر زمین میں چل پھر سکتا تھا اسی جگہ پر ذر کے وقت نہیں چل سکتا۔

۳۔ اس جادو میں جاتات وغیرہ زمین والوں کی روحوں سے امداد و اعانت طلب کرتے ہیں۔

۴۔ یہ قسم خیالات کو بدلتے، شبude بازی و کھانے کی ہے اس میں حقیقت کے خلاف کچھ اور دکھانی دیتا ہے۔

۵۔ یہ قسم بعض جیزوں کو تحریک دے کر کوئی عجیب سا کام اس سے لیما، مثلاً انسانی صورت اس کاری گری سے بنائی کہ کویا اصلی انسان ہنس پا رہا ہے۔ فرعون کے جادوگروں کا جادو بھی اس قسم میں سے تھا کہ ان کے بنائے ہوئے سامپ پار کی وجہ سے حرکت کرنے والے دکھانی دیتے تھے۔

۶۔ جادو کی اس قسم میں بعض خاص دواویں کی اثرات ہوتے ہیں بعض دواویں میں عجیب خاصیتیں ہوتی ہیں جیسے مختلطیں اور ہے کوئی طرف کھینچتا ہے۔ اکثر صوفی، فقیر، درویش اور شعبدہ بازار اپنی حیلہ سازیوں سے کام لے کر لوگوں کو کرامت کے نام سے دکھاتے ہیں اور انہیں مرید ہناتے ہیں۔

۷۔ ساتویں قسم جادو کی یہ ہے کہ دل پر ایک خاص قسم کا اڑاؤں کراس سے جو چاہو کرو الا مثلاً کسی شخص سے کہہ دیا کہ میرے پاس اسیم اعظم ہے یا جنات میرے قبضے میں ہیں اگر وہ شخص کمزور دل والا، کچھ کافلوں والا، بودے عقیدے والا ہو تو وہ اسے کچھ سمجھ لے گا اور اس کی طرف سے ایک قسم کا خوف، ذرا اور عرب اس کے دل میں بینچ جائے گا اور اس کے حواسِ خسکو غیف بنا دے گا اب عامل جو چاہے گا اس سے کرائے گا اور اس شخص کا کمزور دل اسے عجیب عجیب باتیں دکھاتا جائے گا اسی کو قبلہ کہتے ہیں یا اکثر کم عقل لوگوں پر بوا کرتا ہے۔

۸۔ آٹھویں قسم چٹلی کرنا جھوٹ کچھ ملا کر کسی کے دل میں اپنا گھر بنالیما اور خفیہ چالوں سے اسے اپنا اگر ویدہ کر لیما یا اڑا دینا۔ (تفسیر ابن کثیر اردو... ۱۵۸)

ابو عبد اللہ رازی کی بیان کردہ جادو کی آٹھویں قسمیں آپ نے پڑھنک جو مختصر قتل کی گئیں ہیں ان سے یہ معلوم ہوا کہ وہ جادو جو اللہ تعالیٰ کا نزل کیا ہوا کلام ہے اور وہ کلام مافوق الاصاب فتح و تھصان کی تاثیر رکھتا ہے جس سے زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کیا جا سکتا ہے گدھ کو انسان اور انسان کو بظاہر گدھا بنایا جا سکتا ہے جیسا کہ جادو کے قائمین کا دعویٰ ہے اس کا ان

قسموں میں ذکر نہیں ہے جس میں فوق الاسباب فتح و تھمان کا اثر مانا جائے اسی جادو کی قرآن و حدیث صحیح فتحی کرتے ہیں جس کا وجود دنیا میں بالکل نہیں ہے اس حضور میں اسی جادو کی فتحی کی گئی ہے جادوگر اسی جادو کا دعویدار ہے اور اسے ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا ہے باقی جادو کا وجود دنیا میں ہے جو اور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درج کی گئی ہیں اور مزید بھی ہیں ان کے اسباب ہوتے ہیں لیکن کر کے دکھانے والے ان کے اسباب کو فتحی رکھتے ہیں اور لوگوں کے ایمان کو خراب کرتے ہیں یہ باور کرتے ہیں کہ ہم جادو کے کلام کے زور سے جادو کی چیزیں، جادو کے چیزیں یا جادو کی امتحانی کے زور سے یہ کام کرتے ہیں اس لئے اسلام نے ایسے تمام کام کرنے سے منع کیا ہے جس سے لوگوں کے ایمان میں شرک یہاں ہوتا ہو سکی لئے ان کا سوں میں فوق الاسباب اثر مانے والوں کو شرک کہا ہے لیکن یہ ہے کہ ایک صحابیؓ نے ایک شعبد دباز کا سر قلم کر دیا تھا جو نکہ وہ لوگوں کے ایمان کو خراب کر رہا تھا۔ تمام جادو کی اقسام جن کا وجود دنیا میں ہے سب فرما ذجھوٹ دھوکہ بازی اور فکاری ہیں ان سے کسی کو کوئی فتح نہیں پہنچتا اور نہیں ان کا اندر فوق الاسباب فتح و تھمان کی تاثیر ہے مثلاً اول قلم جادو کی تاثیر ہے جو کہ بالکل بے اصل ہے ستاروں کی تاثیر ماننا کفر ہے تیری قلم جادو کی جاتی اور روحوں سے مدد لیتا ہے یہ بھی قرآن کے حکم سے بے اصل ہے اس کو مانا بھی کفر ہے ہر قلم کے جادو کے کام دراثبا ذن اللہ مانا جائے خواودہ جو قلم احادیث میں مذکور ہیں یا جو ابو عبد اللہ رازی نے ذکر کئے ہیں سب کفر و شرک ہیں کیونکہ جادو کا اثبا ذن اللہ مانے کا مطلب یہ ہے کفتح فتحان اللہ تعالیٰ چاہے اور جادوگر چاہئے تو ہو جاتا ہے یہ ایسا ہے جیسا کوئی کہے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاہے ہو جاتا ہے اب قرآن بھی پڑھ لیجئے!

اللَّمَّا تَرَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبَهَا مِنَ الْكِبَرِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْرِ وَالظَّاغْرَةِ .

ترجمہ: کیام نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جس میں کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے ان

کا حال یہ ہے کہ جادو اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (القسام... ۱۵)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جادو اور طاغوت پر ایمان رکھنا کفر ہے۔ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی جادوگر کے پاس گیا اور جو کچھ اس نے بتایا اس آدمی نے اس کی قصداں کر دی تو اس آدمی نے اس دین کا کفر کر دیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ماذل ہوا۔

اب جادوگر کیا بتاتا ہے وہ پڑھوا!

۱۔ جادو کا فوق الاسباب موثر ہونا ثابت ہے جادو وہ جو سرچڑھ کر بولے۔

۲۔ جادو سے ہر کام باذن اللہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ تمہارے اپر جادو کا اثر ہو گیا ہے۔

۴۔ میں جادو سے تمہارے جادو کا بر اثر دور کر دوں گا۔

۵۔ فلاں شخص نے تمہارے اپر جادو کیا ہے یا کر لیا ہے۔

۶۔ جادو تمہارے گھر میں فلاں جگہ دفن ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان سب باتوں کی یا کسی ایک بات کی جو قصداں کرے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق وہ آدمی دین اسلام کا کافر ہے۔

جادو کو برحق اور اس کا اثر مانند والوں پر فتویٰ

الإمامی الشعراًی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے۔ (الف) داعی شراب خور (ب) قطع حجی کرنے والا (ج) مصدق الحیر : جادو کی قصداں کرنے والا۔

۱۲۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جادوگر کا ہے

کے پاس گیا اور جو کچھ اس نے بتایا اس شخص نے اس کی قدم دین کر دی تو ایسے شخص نے اس دین کا انفر کر دیا جو محمد علی اللہ علیہ وسلم پر اتنا را گیا تھا ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جادو کے ماننے والا شخص نہیں اسی طرح جادو گر کے اس دعوئی کی قدم دین کرنے والا مثلاً اس نے غائب کی باتیں بتائیں اور اس نے کہا کہ میرے اس جادو سے یہ کام ہو جائے گا وہ ہو جائے گا تو یہ آدمی جو قدم دین کرے گا وہ دین اسلام کا انفر کرنے والا ہے۔

۳. تمام آئندہ کا اتفاق ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ ستارے مدد بر العالم ہیں اور حادثات زمانہ در دنیا کی خبر و شرگوی پر ستارے پیدا کرنے والے ہیں تو وہ شخص مطلقاً کافر ہے۔

(حاشیہ شیخ زادہ بر قاضی بیضاوی ۲۷۰)

۴. جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ انسان کا روح جب تصفیر و تزکیہ اور قوت کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہو جاتا ہے تو پھر قادر ہو جاتا ہے کہ اجسام کو زندہ کر دے زندگی مقدرات، شکل و صورت کوبدل دے اور اجسام کوبدل دے تو ایسا شخص کافر ہے (جیسا کہ لوگوں کا جادو گر ابدال ماذار، ادوار قلندر، قطب، غوث، غوث اعظم کے متعلق عقیدہ ہے) (حاشیہ شیخ زادہ بر قاضی بیضاوی ۲۷۰)

۵. نیز وہ آدمی بھی کافر ہے جس کا عقیدہ ہے کہ فلاں شخص تصفیر و تزکیہ، جهاز چھوٹک اور بعض ادویہ کی دھونی دینے میں اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ جب وہ آدمی جهاز چھوٹک، جنتر منتر جادو اور دوائی کی دھونی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے جهاز چھوٹک وغیرہ سے اس کے ہاتھ پر عادتاً اجسام پیدا کر دتا ہے جن کو وہ پیدا کرنا چاہتا ہے زندگی، عقل جی کہ اجسام اور شکل و صورت کوبدل دتا ہے۔ (حاشیہ شیخ زادہ بر قاضی بیضاوی ۲۷۰)

۶. امام ابو حیفہؓ کے بعض شاگردوں نے فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ جادو بر حق ہے اور اسے فتح و فتحان دینے والا سمجھتا ہے وہ آدمی کافر ہے اور اسی طرح جو یہ عقیدہ رکھے کہ شیاطین یہ کام کرتے ہیں اور انہی قدرت رکھتے ہیں تو وہ بھی کافر ہے امام شافعیؓ قدر مانتے ہیں

کہ اگر کوئی جادو کے متعلق بامل والوں کا ساعقیدہ رکھتا ہو اور سات ستاروں کو تاشیر بیدا کرنے والا جانتا ہو تو وہ بھی کافر ہے اور اگر یہ عقیدہ نہ ہو اور جادو کو جائز جانتا ہو تو بھی کافر ہے۔ (ابن کثیر اردو پارہ اول آیت ۱۰۲... البقرہ)

توحید یا جادو

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝ (یوسف... ۱۰۶)

ترجمہ: نہیں ایمان لاتے ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ پر مگر اس طرح کہ (اس کے ساتھ دوسریں کو) شریک تھیں اسے ہے۔

اس شکوہ الہی کے مطابق آج بھی دنیا میں کتنے کثیر انسان اور حظیں ایسی ہیں جو ایمان اور توحید کے علمبردار ہونے کے ساتھ ساتھ کفر و شرک میں بھی جلا ہیں ہمی قسم کو قوم کے بڑے بڑے ہامور علماء و خطیب، قاری و حافظ، سکالر و مفتی، پیر و گدی شیخ، جنتیں اور وکیل، سائنسدان و سیاستدان ایمان اور اسلام کے دعویدار بھی ہیں اور ساتھ ساتھ ہر قوم کے تھویز گذے نظر بد، جادو، ٹونے ٹوکے، جن بازی کے اندر نفع نقصان کے لذ کو ان کر شرک بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُوْنِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قَطْعِنِيرِ.

ترجمہ: وہ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پاکارتے ہو وہ پر کاہ کے بھی ماںک نہیں ہیں۔ (قاطر... ۱۳)

فِي الْأَذْغُورِ الَّذِينَ رَعْمَتُمْ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شُرُكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ۝

ترجمہ: کہو کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوانح و خاریخیں کرتے ہو ان کو بلا وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر کسی چیز کے بھی ماںک نہیں ہیں اور نہ ان (آسمانوں اور زمین) میں ان کا حصہ

ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مدعاگار ہے۔ (سہا۔ ۲۲)

پہلی آیت میں لفظ دوستہ اور دوسری آیت میں لفظ منْ دُوْنِ اللَّهِ ہے ان دونوں کا مشمول اللہ تعالیٰ ہوا ہے اور اللہ کے سو اتنی ساری کائنات اُس کا ذرہ ذرہ شامل ہے اللہ تعالیٰ نے لفظ منْ دُوْنِ اللَّهِ فرمایا کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور دوسری طرف ساری کائنات اور اُس کا ذرہ ذرہ ہے اور پھر فرمایا کہ منْ دُوْنِ اللَّهِ کے پاس ذرہ بھر بھی مافق الاصابِ فتح و فحصان دینے کا کوئی اختیار و طاقت ذاتی اور عطاً نہیں ہے اور نہ یہ کائنات میں منْ دُوْنِ اللَّهِ کی کوئی شرکت و حصہ داری ہے اور نہ یہ کوئی اُن میں سے اللہ تعالیٰ کا مدعاگار ہے اور لفظ منْ دُوْنِ اللَّهِ میں تمام انبیاء، اطیਆ اللہ، ملائکہ، جن و جن باز تمام تھویز گندے نظر بد، آسیب و سایہ، جادو، انبیاء کے بال اور بیجے، جوتے اور جوتوں کے قوش پاؤں کے قوش، قبریں و آستانے، سورج و چاند ستارے، پری اور دیوی دیوتا وغیرہ الغرض کائنات کا ہر ذرہ ذرہ شامل ہے تو چید کے دعویٰ پاریہ تو بلند آواز سے کہتے ہیں کہ انبیاء اور اطیاء اللہ کسی کو مافق الاصابِ فتح و فحصان نہیں پہنچا سکتے حالانکہ خود تھویزی پر زے، جادو، نظر بد نونے نوٹکے، جن بازی، آسیب و سایہ کے اندر فتح و فحصان دینے کا نہ صرف اثر مانتے ہیں بلکہ اُن کے ہاتھ تھویز گندہ دینے کے بازار گرم ہیں کوئی نظر بد، جادو کے اثرات اتنا رہا ہے کوئی جن کسی پر چڑھا رہا ہے تو کوئی جن اتنا رہا ہے کسی کو بیمار کرتے ہیں تو کسی کو شفایا بکر دینے کسی کو زندگی دینے اور کسی کا دعوٰت دے دینے ہیں کسی کو بیٹھ دینے ہیں اور کسی کو بیٹھاں۔

ان کی الوہیت اور روپیت کی حکوم پچی ہوئی ہے علماء حاضرین یہ بتائیں کہ مذکور بالاجزیں منْ دُوْنِ اللَّهِ میں شامل ہیں یا اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس میں۔ الْعَيْدُ بِاللَّهِ! اگر اللہ تعالیٰ میں شامل کریں تب بھی شرک ہے اور اگر منْ دُوْنِ اللَّهِ میں شامل کر کے ان کا فتح و ضار مان لیا جائے تو پھر بھی شرک ہے پس معلوم ہوا کہ ایسے علماء شرک سکھاتے ہیں اور لوگوں کو

مشرک ہاتے ہیں۔ ہر یہ قرآن پڑھئے!

فَلَئِنْ يُعَصِّيَنَا إِلَّا مَا كَحَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَمُولَنَا وَعَلَى اللَّهِ فَلَيَتَوَكَّلُ الْمُؤْمِنُونَ ۝

ترجمہ: کہہ دو کہ ہم کو کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے وہی ہمارا کار ساز ہے مونوں کا اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ (توبہ۔ ۵۵)

مَا أَصَابَ مِنْ مُعِسِّيَةٍ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ ۖ

ترجمہ: نہیں پہنچنی کوئی مصیبت مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ (الغافر۔ ۱۱)

وَمَا أَصَابَ مِنْ مُعِسِّيَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي آنفِسِكُمْ إِلَّا فِي كِبِيرٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ
تُبَرَّأُوهَا إِنْ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِسِيرٌ ۝

ترجمہ: نہیں پہنچنی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تم پر اس سے پہلے کہ اس کو ہم واقع کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی ہے) اور یہ کام اللہ تعالیٰ کو آسان ہے۔ (الحمد۔ ۲۲)

وَمَا يُكْثِمُ مِنْ نَعْمَةٍ كَمِنَ اللَّهِ ۖ

ترجمہ: جو نعمت تمہیں ملی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ (الحلال۔ ۵۳)

وَإِنْ تَعْلُمُوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوْهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (الحلال۔ ۱۸)

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو نہ گن سکو پیشک اللہ بخششہ والامہ ربان ہے۔ قرآن کا اعلان کہ ہر نعمت جس کو ملتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور ہر تکلیف و مصیبہ بھی اللہ تعالیٰ کے قدری نظام کے تحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے تجویزی علماء یہ تائیں کہ اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ تکلیف و مصیبہ اور نعمت انبیاء، اولیاء، قلندر، قطب ابدال، شیخ تن، بارہ امام، ملک، مہذوب، نظر بد آسیب، جادو، تجویزات و گذارے، اور جن و جن بازو دیتے ہیں تو قرآن کا کفر ہے یا نہیں؟ یہ شرک ہے یا نہیں؟ اگر شرک نہیں تو کوئی؟ اگر یہ شرک بتاؤ پہنچ کے شرک کا اعتراف کیوں نہیں کرتے؟

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

ترجمہ: چیک تھام تو میں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ (ابقر و ۱۶۵)

إِنَّ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمْرُ إِلَّا يَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۖ ذَلِكَ الَّذِينَ الْقَيْمُ

ترجمہ: سن رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سو اسی کی حکومت نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اس کے کسی کی عبادت نہ کرو پہنچی سیدھادین ہے۔ (یوسف ۲۰)

أَلَا إِلَهَ إِلَّا خَلُقٌ وَالْأَمْرُ ۖ ۖ تَرْجِمَة: سن رکھو کائنات کا ذرہ ذرہ اسی کی حکومت ہے اس پر حکومت و حکم بھی اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (اعراف ۵۲)

فَلِإِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۖ

ترجمہ: کہہ دو کہ (کائنات پر) اختیار اور امر سب کا سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (اعران ۱۵۳) ان آیات سے معلوم ہوا کہ کائنات کے تمام نظاموں پر مثلاً زندگی و موت، بیماری و شفاء، غربت و دولت، عزت و ذلت، فتح و نکست وغیرہ پر اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نظام میں کوئی شخصیت اور حیز شریک و دشیل نہیں ہے۔

سوال: اگر یہ کہا جائے کہ جادو خود مافع و ضار نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو مافع و ضار ہے کوئکہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ ۖ (ابقر و ۱۰۲)

ترجمہ: کہہ دو (جادوگر) جادو سے کسی کو فحصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اس آیت کی پوری تحریک لذتدار اور اس میں لذت رپکلی ہے۔

۷۲۔ اگر نہ کو رہ آیت کا مشیوم ہیں ہے تو پھر اس آیت کا مشیوم کیا ہو گا۔

فَلِإِنَّمَلِكُ لِقَوْمٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۖ (اعراف ۱۸۸)

ترجمہ: کہہ دو کہ میں اپنے قائد اور فحصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ تعالیٰ چاہئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مشیت اور پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا اذن ہے وہ نوں ایک کسی حیز
ہیں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جادو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اذن سے فحصان پہنچانا ہے اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اذن سے آپنے آپ کو فتح و فحصان دینے کا
اختیار رکھتے ہیں میشہ سے شرکیں لکھیں عقیدہ رہا ہے کہ منْ دُونِ اللَّهِ أَنْزَلَ لَهُ طاقت
سے نہیں بلکہ عطاً طاقت سے فتح و فحصان ہیں مشکل کشا ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وَمَا
هُمْ بِضَارٍ إِنْ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ كَانَ ذُو رِبْوَةً بِالْعُنْتَدِ حجج نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ
ہے کہ وہ (جادوگر) جادو کے ذریعے کسی ایک کو بھی فحصان نہیں پہنچا سکتے۔

إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ إِلَّا يَقْضَى إِلَهٌ وَيَقْدِرُهُ

ترجمہ: جس کسی کو بھی کوئی تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نظام قدری کے مطابق اللہ تعالیٰ
کے حکم سے پہنچی ہے جیسا کفر مایا۔

فَلَمْ لَنْ يُعْصِيَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا وَمَنْزَلَنَا

ترجمہ: کہہ دیجئے ہرگز ہرگز ہمیں تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ
دی ہو وہی ہمارا کار ساز ہے۔ جس معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے باذن اللہ
فتح و فحصان کا اختیار نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہی جادو باذن اللہ فتح و فحصان دے سکتا ہے بلکہ وہ
منْ دُونِ اللَّهِ ہیں اہذا نہ وہ ذاتی اور نہ ہی وہ عطاً باذن اللہ فتح و فحصان دے سکتے ہیں۔
مزید قرآن پڑھئے!

وَأَغْبَدُنَا اللَّهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور نہ شریک بنا و اللہ تعالیٰ کا کسی حیز کو۔ (النساء...۳۶)

لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. ترجمہ: کہم اللہ تعالیٰ کا کسی حیز کو شریک نہ بناو۔

أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِنِي شَيْئًا. ترجمہ: کہ آپ نہ بنا کسی میرے ساتھ شریک کسی حیز کو۔

يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِنِي شَيْئًا

ترجمہ: وہ میری عبادت کریں (اور) کسی چیز کوئی چیز ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ کسی چیز ان تمام آیات کے اندر لفظ شیئا ہے جس کا معنی کوئی چیز ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ کسی چیز کوئی میر اشریک نہ ہو تو شیئا میں تمام انبیاء، اطیاء اللہ، شہداء، ملائکہ شامل ہیں ان کا اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں شریک نہیں کیا جا سکتا اسی طرح جادو، نظر بد، تعمید، لذت، آسیب جن و جن باز، بال، جبھے بھی شیئا میں شامل ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی صفات، اختیارات، تصرفات نظام عالم میں اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں ہیں لہذا ان چیزوں کے اندر نفع و نقصان دینے کا حقیدہ رکھنا کفر و شرک ہے۔ نیز کائنات کی کسی چیز و شخصیت کے اندر ما فوق الاصاب فض نقصان دینے کا حقیدہ رکھنا یہ غیر اللہ کے ساتھ ایمان رکھنا ہے اور منْ دُوْنِ اللَّهِ پر مذکور عباراً ایمان رکھنا کفر و شرک ہے جیسا کہ آج کی اکثریت کا ایمان ہے تعمید اور جادو کے پیچاروں کی وہ کون ہی مشکل ہے جو تعمید سے حل نہیں ہوتی کون سا کام ہے جو ان سے نہیں ہوتا کیا ان کے حقیدے سا اور ایمان کے مطابق سارا اقامت غیر اللہ (مِنْ دُوْنِ اللَّهِ) یعنی جادو وغیرہ کے کنٹرول میں ہے ایسا ایمان رکھنا ان کے نزدیک بہت بڑی عبادت ہے جب ایسا حقیدہ اور ایمان غیر اللہ کے حق میں ہو تو یہ غیر اللہ کی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ کی عبادت کفر و شرک ہے اور مزید فرق آن پر چھپے!

فَمَا أَنْفَثْتُ عَنْهُمْ إِلَهُهُمُ الْأَنْجَنُونَ يَدْعُونَ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ (حور ۱۰۱)

ترجمہ: جن معبودوں کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے قالَ الْكَعْدُونَ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ۝

ترجمہ: اہم ائمہ نے فرمایا کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا ان معبودوں کی جو تھیں ذرا بھر بھی نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ تھیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (انبیاء ۲۶)

ان دو آیات میں منْ ذُوْنَ اللَّهِ بِهِ اور منْ ذُوْنَ اللَّهِ نَفْعٌ وَخَصَانُ دِينِ کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات اور اس فہم کی پیشگوئی آیات منْ ذُوْنَ اللَّهِ یعنی انبیاء، اولیاء اللہ فلذہ، قطب، ابدال، غوث، غوثِ اعظم، شیخ تن، بارہ امام، چودہ مصوم ملک، بجز و بنظر بد، ہر فہم کے تجویز گئے، آسیب، سایہ، جن، جن باز، تو نے تو نک، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال و جسم پاء نقشِ جوتا، امام بری کے چھٹے کڑے، مقبرہ کی مٹی، مقبرہ کے غلاف کے تکڑے، عراف، نجومی جادو، کالا جلا علم عمل، دیوی، دیونا، چھٹیں کرو دنا نک، گنجش، بیتا جی، بدھ، آگ، دلائل تعریف، علم پگوڑا اورغیرہ کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی ان کو فتح و خصان دینے کا ذاتی و عطاً کوئی اختیار نہیں ہے۔ ان سے کائنات کی کسی چیز کو کوئی گزندگیں پہنچ سکا لیکن اس کے باوجود علماء بریلوی، علماء دیوبند، علماء الہدیث، علماء شیعہ اور جماعت اُمریکی (مسعود احمد بن الحسینی والی) وغیرہم نظر بد، جادو آسیب، جن، جن بازی اور تجویز کے اندر فتح و خصان دینے کا اثر مانند ہیں صرف اُڑھی نہیں مانتے بلکہ تجویز نظر بد،

جادو اور آسیب کا اثر زائل کرنے کے دعوے بھی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جن ہمارے تابع ہیں پھر کسی پر جن چیز حادیتے ہیں کسی کا جن نکال دینے ہیں حالانکہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں یہ سغید جھوٹ ہے یہ کام صرف جھوٹ پیر و مولوی ہی نہیں کرتے بلکہ بڑے بڑے شیخ القرآن، شیخ الشافعی، شیخ الحدیث، خطیب اور مشیان عظام بھی کرتے ہیں پھر اس کے ثبوت اور جواز کے لئے رسالے اور کتابیں بھی لکھتے ہیں فی الحال جماعت اُمریکی (مسعود احمد بن الحسینی) کے مجلہ اُمریکی مسلمین کو لیتتے ہیں۔

شمارہ اکتوبر ۲۰۰۰ء مضمون نویس مدیر محمد یوسف صفحہ ۱۷ اپر قلم طراز ہیں کہ جادو کا اثر فطر ناہبر انسان پر ہوتا ہے جادو کا اثر موئی پر بھی ہوا تھا وہ ذرگے تھے لہذا جادو منصب نبوت کے

خلاف نہیں ہے بلکہ نبوت کی ایک بہت بڑی وسائل ہے۔ نیز صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ جادو جو آپ علی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا وہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں کہ ہم تو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد و آسیب کا علاج مuwatn کے ذریعے کرنے کا حکم دیا ہے۔ دیکھا! علامہ محمد یوسف جادو، نظر بد اور آسیب کے موثر ہونے کے قائل ہیں جبکہ کہ ان کے نزدیک ان کے اثر بد سے عام انسان کیا انہیاً علیہ السلام بھی محفوظ نہیں رہے۔ اب اور پکھی ہوئی تمام آیات اور اسی مضمون کی تمام آیات پڑھیں تاکہ ایمان و کفر، تو حید و شرک کا فرق معلوم ہو جائے۔ مزید صفحہ ۷ اور پکھتا ہے معلوم ہوا کہ کسی عالی جادوگر کا عمل اُس وقت اڑ کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو مرینے جادو کے اثر کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شرود طکر دیا ہے لیکن آسیب نظر بد کے اثر کو شرود نہیں کیا کیا یہ خود مختار ہیں۔ اب رہا سوال کہ جادو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑ کرنا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی غیر اللہ کو ما فوق الامباب فتح و فحصان دینے اور مشکل کشانی کرنے کا اذن و اختیار نہیں دیا ہے جب انہیاً علیہ السلام نہیں دیا گیا تو جادوگروں کو کیسے دیا گیا ہے۔

جواب ۲: موصوف مدیر کی عمارت میں تین چیزوں کا ذکر ہے جادوگر عمل جادو اور حکم اللہ یعنی جادوگر کسی کو فحصان پہنچانے کا ارادہ کرے پھر عمل جادو کرے اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ملے تب جا کر کسی کو فحصان پہنچا ہے یہ تین الہوں کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

لَا تَسْخِلُوا إِلَهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْهَدَى وَالْوَاحِدَ

ترجمہ: دو الہ نہ ہاؤ بے شک صرف اللہ تعالیٰ الہ واحد ہے۔ (اتخل... ۵۱)

جواب ۳: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ أَتَی ترجمہ: جادوگر جہاں کہی جائے کامیاب نہیں ہوگا (طفہ ۶۹) وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُونَ ترجمہ: جادوگر کبھی

کامیاب نہیں ہوتے (یونس ۲۷) اَنَّ اللَّهَ لَا يُضْلِعُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝
 ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ مفسدین کے عمل کو سدھرنے نہیں دیتا (یونس ۸۱)
 اَمَّا لَهُمْ اِلَهٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَوْنَا ■ لَا يَسْتَطِعُونَ نَصْرًا لِنَفِيْهِمْ وَلَا هُمْ مِنَ
 يُضْحِيْهِنَّ ۝ ترجمہ: کیا ان کے کچھایے مجبود ہیں جو ہمارے مقابلے میں ان کی حمایت
 کریں وہ اپنی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ان کو ہماری تائید حاصل
 ہے (انبیاء ۳۳) وَمَا كُنْتَ مُتَخَذِّدَ الْمُضَلِّلِينَ عَضْلًا ۝ ترجمہ: اور میں ایسا نہیں ہوں
 کہ گراہ کرنے والوں کو اپنام درگار بناوں (الکہف ۵۵) وَمَا لَهُمْ قِيمًا مِنْ شُرُكٍ وَ
 مَالَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَلَمٍ ۝ ترجمہ: اور نہیں ہے ان کے لئے آسمانوں اور زمین میں کوئی
 حصہ اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کام درگار ہے۔ (سaba ۲۲)

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ جادوگر کہیں بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ ۲. جادوگر کامیاب
 نہیں ہوتے۔ ۳. اللہ تعالیٰ مفسدوں کے عمل سدھرنے نہیں دیتا۔ ۴. اللہ تعالیٰ کی کوئی مدد
 حاصل نہیں۔ ۵. گراہ اللہ تعالیٰ کام درگار نہیں ہے۔ یہ علماء تکمیل کیں کہ اللہ تعالیٰ کے ان فرمانوں
 کے باوجود جادوگروں کو اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں داہن کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

جواب ۱: نیز مدیر محمد یوسف لکھتے ہیں افضل جادوگر نہ ہے۔ ۲. ان خرافات کے۔ ۳. شیطانی کام
 ہے۔ ۴. یہ تو شیاطین ہی تھے۔ ۵. وہ باطل ہو گیا۔ اب بتاؤ کہ جادو جب کفر خرافات، باطل
 شیطانی کام اور جادو کا عمل کرنے والے شیطان کا فرد و شرک ہیں تو ایسے جادو میں کوئی اڑ
 ہوتا ہے؟ کیا شیطانوں کے خرافات کفر، باطل اور شیطانی کام میں اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے؟ کیا
 ایسے جادو کا اڑ انہیاء پر ہو گیا تھا؟ کیا انہیاء حق نہیں ہیں اور جادو باطل نہیں ہے؟ کیا باطل
 حق پر غالب آگیا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ حق نہیں اور جادو باطل نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ حق، باطل
 جادو کی مدد کرتا ہے؟ مزید قرآن پڑھئے!

ذلک بِیَانَ اللَّهُ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۝ وَأَنَّ اللَّهُ هُوَ
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ۔

ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات حق ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پا کرتے
ہیں وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی عالی رتبہ اور بڑی شان والا ہے۔ (القان۔ ۲۰)

وَلَوْاتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمُونُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَ طَبْلُ
أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَلَمْ يَذْكُرُوهُمْ مُغْرِضُونَ ۝ (المومن۔ ۱۷)

ترجمہ: ”اگر سچا رب ان کی خواہشات پر چلتے تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب
تباہ ہو جائیں بلکہ ہم ان کا اپنا ہی ذکر ان کے پاس لائے ہیں اور وہ اپنے ذکر (قرآن) سے
منہ موزر ہے ہیں۔“

پہلی آیت میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حق ہے اور منْ دُوْنِ اللَّهِ باطل ہے اور دوسری آیت میں فرمایا۔
اللہ تعالیٰ اگر باطل کی خواہش کی پیروی کر لے تو کائنات میں باہر ہو جائے اب غور کیجیے! جادوگر
شیطان کافر، مشرک اور باطل ہے جادوگر کی خواہش شیطانی، کفریہ، شرکیہ اور باطل کام ہے
اللہ تعالیٰ حق ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم دینا حق ہے فرمایا زمین آسمان اور ساری کائنات تباہ تو ہو
سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا اذن جادو کے لئے نہیں ہو سکتا جادوگر کی باطل خواہش پوری نہیں ہو
سکتی لہذا جادوگر کسی پر اڑانداز نہیں ہو سکتا نیز مِنْ دُوْنِ اللَّهِ باطل ہے اور مِنْ دُوْنِ اللَّهِ
میں انبیاء، صدیقین، شہداء اطیاء اللہ بھی داخل ہیں لیکن انبیاء اپنی نبوت و شان رسالت
میں، صدیقین اپنی صداقت میں، شہداء اپنی شہادت میں اور اطیاء اللہ اپنی ولایت میں حق
ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی شان رو بیت اور الوجہیت میں ان کا شامل ہونا باطل ہے کیونکہ اللہ
تعالیٰ کی شان رو بیت اور الوجہیت میں سے ان کو کچھ بھی حاصل نہیں ہے کہ کائنات کے
نظام میں داخل دے سکیں کسی کی مشکل کشانی کر سکیں اور کسی کو قبح و تھمان دے سکیں جب اس

لحوظ سے یہ باطل ہیں تو باقی کائنات بطریقہ اولی باطل ہے تو جادو نظر بد وغیرہ وغیرہ بھی لاکھوں بار باطل ہیں کیونکہ کسی کو فحش و فحشان نہیں دے سکتے کیا یہ حق ہیں؟ نہیں نہیں یہ حق نہیں یہ باطل ہیں۔

بَحَاءُ الْحَقِّ وَذَهَقُ الْبَاطِلِ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهْقًا ۝

ترجمہ: حق آیا اور باطل مت گیا باطل ہے بھی مٹنے والا۔ (فی اسرائیل... ۸۱)

الله تعالیٰ حق ہے اور منْ ذُوْنَ اللَّهِ بَاطِلٌ ہے کیا باطل اللہ تعالیٰ کا شرک ہو سکتا ہے؟ کیا باطل کے اندر حق والی شان و صفات، قدرت و طاقت اور اختیار آ سکتے ہیں؟ کیا جادو باطل نہیں ہے؟ تو پھر فحش و فحشار کیوں ہے؟ کیا یہ شرک نہیں ہے؟

﴿جادو کی اقسام احادیث کی نظر میں﴾

۱۔ حضرت اپنے ہیں کہ خارقؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پرندوں کو اڑانا، زمین پر خطوط لکھنچا اور کسی کو دیکھ کر قال بد لہما جادو کی فتمیں ہیں۔

۲۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم نجوم کا بتنا حصہ سکھا اتنا جادو سکھا تھا علم نجوم زیادہ سکھتا جائے گا اتنا زیادہ جادو سکھتا جائے گا۔ (ابوداؤد)

۳۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گردیتے وقت پھوک مارتا ہے وہ جادو کرتا ہے اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور آدمی اپنے بدن پر جو حیز لکھتا ہے اسے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ (نسائی)

۴۔ عبد اللہ بن عثہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہبے شک بعض بیان جادو ہیں۔ حدیث میں بیان کردہ جادو کی اقسام یہ ہیں:

(۱) پرندوں کو اڑانا (۲) خطوط لکھنچنا۔ (۳) کسی کو دیکھ کر قال بد لہما۔ (۴) علم نجوم۔

(۵) اگر و داروں کر دہ دھاگہ وغیرہ کیا جادو کی ان اقسام سے بھی آدمی یا اس بوجاتا ہے ان سے بھی فتح و قصان ہوتا ہے جو جادو کے قائل دھرے جادو میں مانتے ہیں۔

کیا ان سے بھی آدمی کو بلاک کیا جاسکتا ہے اور ان سے بھی کسی کاماغ خراب کیا جاسکتا ہے کیا ان سے بھی نظر بندی ہوتی ہے جادو کے قائمین علماء بتائیں کہ یہ جادو آج دنیا میں موجود ہیں ہے۔ جادو کی ان اقسام میں علماء اگر فتح و قصان دینے کا لذتیں مانتے تو کوئی حالانکہ ان اقسام کے عامل جادوگروں کے ڈوئے ہیں کہتے ہیں جو چاہو سوپ چھوہ مراد پلک تجھکنے سے پہلے پوری ہو گی وہ مراد ہی کسی جو پوری نہ ہو اس لئے وہ بڑی بڑی ٹیش کویاں دیتے ہیں اور نظام عالم میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ستاروں کی تاثیر سے ہوتا تھے ہیں کیا کہ وہ جادو کے ذریعے میر عالم، عالم الغیب اور مشکل کشا ہیں علماء بتائیں کہ جادوگروں کے ان دعووں کو مانتے ہویا ہیں اگر کوئی مانتا ہے تو قرآن مجید کی نظر میں بدترین مشرک ہے اگر نہیں مانتا تو کوئی جب کہ سچی علماء تھوڑی جن بازی آسیب نظر بد جادو کے اثرات زائل کرنے کا مام کرتے ہیں وہ کون سا کام اور کون سی مصیبت اور مشکل ہے کون سی محض ہے جس کے لئے طشترياں اور تھوڑی لکھ کر نہیں دیتے اور دھاگے بنا بنا کر نہیں دیتے اور حالات بتانے کے لئے قائل نہیں نکالتے کیا یہ تھوڑی پیر و مرشد شیخ القرآن، شیخ الحدیث، شیخ الشیرازی پر ان مذکورہ عملیات کے ذریعے عالم الغیب مشکل کشا حاجت روا دیگر اور میر العالم ہتے ہوئے ہیں انصاف سے کوئی بتائے ان پیروں اور علماء اور نہ کو رجا لاعمال جادوگروں کے درمیان کی فرق ہے۔

خبردار! من رکھوں کو رجا لاعمال احادیث میں جادو کے تمام اقسام انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اس طرح ہر قسم کے تھوڑی گندے طشترياں اور دھاگے اور قائل آسیب نظر بد جادو کے اثرات زائل کرنے کے عملیات بھی انسانوں کے خود ساختہ اور خود رائش ہوئے

ہیں جب انسان خود مشکل کشا نہیں تو اس کے بجائے ہوئے عملیات سے کیا ناک کوئی مشکل کشا نی ہوگی انسان (خواہ انہیاء ہوں) کو مشکل کشا مانا شرک ہے تو انسانی بنائے ہوئے عملیات کو مشکل کشا سمجھنا کیوں شرک نہیں ہے۔

قرآن مجید میں جادو کی اقسام

قرآن مجید میں جادو کی دو قسموں کا ذکر ہے نبرابابل کا جادو نمبر ۲۷ صدر کا جادو

بابل کے جادو کے متعلق قرآن مجید کے فیصلے

وَأَتَبْعُوا مَا تَنَزَّلَ الرَّحْمَنُ عَلَى مَلِكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سَلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَنُ
كَفَرَ وَإِنْ يَعْلَمُونَ النَّاسُ السَّمَرَّى ترجمہ علماء ملک کتاب پیچھے لگے (اس علم کے) جو
شیاطین سليمان کے عہد حکومت کی طرف منسوب کر کے تلاوت کیا کرتے تھے اور سليمان نے
(کبھی جادو والا) کثیر نہیں کیا یہ تو شیاطین تھے کہ انہوں کو جادو سمجھاتے تھے۔ (ابقر و ۱۰۲)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ علماء یہود شیطانوں کے علم جادو کی پیروی کرتے تھے جادو کے علم کو
یہ شیطان سليمان کی طرف منسوب کرتے تھے تا کہ یہ ثابت کر دیا جائے کہ جادو کا علم سليمان
کا علم تھا اس پر ان کا عمل تھا اور جادو پر ان کا عقیدہ بھی تھا کہ جادو سے فتح و فحصان ہوتا ہے
کیونکہ پہلے عقیدے کا کفر ہوتا ہے پھر اس پر عمل ہوتا ہے نیز پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ
جادو کے فتح و فحصان کا عقیدہ کفر و شرک ہے اور ہر بھی کفر و شرک سے پاک ہوتا ہے جادو کے
عقیدہ و عمل والا کفر شیطان کرتے تھے اور جادو کے سمجھانے کا کام بھی کرتے تھے تو معلوم ہوا
کہ جادو کا عقیدہ بھی شیطانی، جادو کا علم بھی شیطانی، جادو کی تعلیم بھی شیطانی، جادو کا عمل بھی
کفر و شرک اور شیطانی۔ جب یہ سارے کام شیطانی ہیں تو ثابت ہو گیا کہ بال میں کا جادو بھی
انسانی خود ساختہ و را اشید و تھا اس لئے فرمایا ہے۔

وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكِينَ

ترجمہ: اور فرشتوں پر (جادو) نہیں نازل کیا گیا۔ (ابقر و ۱۰۲)

کونکہ قرآن کا اعلان ہے۔ مَا نَزَّلُ الْمَلِئَكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۝ ترجمہ: ہم فرشتوں کو نازل نہیں کرتے مُحقق کے ساتھ۔ (الجبر... ۸)

وَمَا هُمْ بِضَارَّيْنَ بِهِ مِنْ أَخْدِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ بِهِ

ترجمہ: اور (جادوگرا پسے جادو سے) کسی کو کوئی فحشان نہیں دے سکتے مگر جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے۔ (ابقر و ۱۰۲)

إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ إِلَّا يَقْضَا لَهُ وَيَقْدِرُهُ ۝ ترجمہ: مگر جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نظام قدری کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قُلْ لَنْ يُعِيشَنَا إِلَّا مَا كَبَّ اللَّهُ لَنَا
ترجمہ: کہہ دیجئے ہمیں ہرگز ہرگز کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دی ہو۔ (توبہ... ۵)

﴿مصر کے جادو کے متعلق قرآن مجید کے فیصلے﴾

فَالْوَآءِ إِنَّ لَنَا لَا جُرْأَا ترجمہ: کہا ہمارے لیے کوئی احمد ہو گا۔ (اعراف... ۱۳) مُكْفَنْ مَا
يَا فِكُونَ ۝ ترجمہ: وہ نگل جائے گا اس کو جو جادوگروں نے (اُف) اور جھوٹ بنایا ہے۔
(اعراف... ۱۷) فَوَقَعَ الْحُقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ترجمہ: پس حق ہابت ہو گیا
اور (فرعون کے ملائے بولے) مصری جادوگروں کا عمل باطل ہو گیا۔ (اعراف... ۱۸)
فَلَبِثُوا هَنَالِكَ وَأَنْقَلَبُوا أَصْغِرِينَ ۝

ترجمہ: وہیاں مغلوب ہو گئے اور ذمیل ہو کر لوئے۔ (اعراف... ۱۹)

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ مفسدین کے عمل کو

سدر نے نہیں دیتا۔ (یوس... ۸۱) تَلَقَّفَ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سَجِيرٌ
وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ أَتَى ترجمہ: جو کچھ جادوگروں نے صنعت گری کی اس کوںگل
جائے گا۔ جو کچھ جادوگروں نے بنا لیا وہ جادوگروں کا فریب ہے۔ جادوگر جہاں کہیں بھی
جائے کامیاب نہیں ہوگا۔ (طف... ۶۹)

ان آیات سے معلوم ہوا جادوگر احمد مانگ رہے ہیں اور جو آخر مانگتا ہے وہ مافع و ضار نہیں ہو
سکتا جادوگروں کا عمل افک (جھوٹ تھا) جادوگروں کا عمل باطل تھا۔ جادوگر مظلوب ہو گئے
اللہ تعالیٰ جادوگر مفسدین کے عمل کو سدر نے نہیں دیتا جادوگروں کی جادوان کی صنعت کا ری
کاری گیری اور فتكاری تھی یعنی شعبدہ بازی تھی جادوگر کی صنعت گری و حوكا فریب اور کید تھا
جادوگر جہاں جائے گا کامیاب نہیں ہو گا یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اب ثابت ہو گیا کہ مصری
جادوگری انسانی ساخت ہے نیز سحر کے معنی دھوکہ ہے تو اس آیت کا معنی یہ ہوگا۔

وَسَحْرُوْ آأَغْيَنَ النَّاسِ ترجمہ: اور لوگوں کی آنکھوں کو دھوکہ دیا لیکن یہ معنی کہا کہ
جادوگروں نے لوگوں کی نظر بندی کر دی یہ غلط ہے۔ کوئی تو عادل تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بنا تھی
ہوئی آنکھ کی حالت و حقیقت کو کوئی بدل سکتا ہے کہ انسانی آنکھ دیکھو ماں کو رہی ہے اور جادو
کی نظر بندی سے اس کو بھی نظر آرہی ہے اس لئے قرآن نے جیلیخ کیا۔

لَا تَبْدِيلٌ لِخَلْقِ اللَّهِ ۝ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں لائی جاسکتی۔ (روم... ۲۰)
محبت اور شخص بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے فرمایا۔ لَوْا نَفْقَتْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا
أَلْفَتَ بَيْنَ قَلْوَبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ غَنِيٌّ عَنِّيْزٌ حَكِيمٌ ترجمہ: اگر تم دنیا
بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں محبت پیدا نہ کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ نے ان
کے دلوں میں محبت ذاتی ہے بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔ (انفال... ۶۳)
پس معلوم ہوا کہ کوئی جادو کے ذریعے محبت بھرے دلوں میں شخص اور جہانی نہیں ذات کتابتی

ربا جادو کا وجود ہے یا نہیں تو اس بحث سے معلوم ہوا کہ جادو کا وجود اس معنی میں ہے کہ جادو کفر و شرک ہے شیطانی علم عمل و تقدید ہے جو کہ بے انسانی ساخت ہے اس کے اندر کوئی نفع و فحصان دینے کا اثر نہیں ہے لیکن جادو اس معنی میں پوری کائنات میں نفع ہانے ہے نہ ہوگا کہ جادو انبیاء پر ہو گیا تھا اس سے آئی کوئی ہار اور بلاک کیا جا سکتا ہے میاں یہوی میں جدائی ذاتی جا سکتی ہے نفع و فحصان دیا جا سکتا ہے۔ غیرہ وغیرہ جیسا کہ جادو کے قائمین کا تقدید ہے۔ جو کہ کھلا شرک ہے توحید کے منافی ہے۔

﴿جادو کے قائمین کے حق میں قرآن کا فیصلہ﴾

اللَّمَّا تَرَى الَّذِينَ أُوتُوا نِعِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجُبْرِ وَالظَّاغُورِ وَ
يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هُوَ لَأَءَاهَدِي مِنَ الَّذِينَ أَمْنَوْا سِيَّلًا ۵ أُولَئِكَ الَّذِينَ
لَعَنْهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۵

ترجمہ: بھلام تم نے ان لوگوں نہیں دیکھا جن کو کتاب کے علم سے حصہ دیا گیا تھا وہ جادو اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں کہ کفار موسوں کی نسبت سیدھے رستے پر ہیں بھی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لمحت کی ہے جس پر اللہ تعالیٰ لمحت کر لے تو اس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔ (النـ۷۱۔۵۲،۵۳)

یاد رہے کہ جب کامیٹ اور صحابہ کرامؓ سے جادو ثابت ہے پس جو جادو پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان ول کے ارادے اور جذبے کا نام ہے جسے تقدید کہا جاتا ہے یعنی جو دل سے مانتے ہیں کہ جادو میں نفع و فحصان دینے کا اثر ہے تو ان پر اللہ تعالیٰ نے لمحت کی ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ لمحت کر دے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے اب تائیں مدیر مجلہ امسیمین محمد یوسف کہ مجلہ میں لکھی ہوئی عبارت ہم جادو کے منکرین پر صادق آتی ہے ایا آپ جیسے جادو کے قائمین

پر غور سے پڑھیں عبارت یہ ہے تھن اے کیا کہا جائے کہ اس دور میں نام نہاد تو حید کے علمبردار بھی تو حید کی آزمیں کفر و شرک کفر و غدیر ہے رہے ہیں۔

(جگہ اُسلمین صفحہ ۱۲) آف کراچی جماعت اُسلمین جس کے باقی مسحود احمدی الحسی ہیں)

جادو کیا ہے؟

جادو کا حقیقتہ شیطانی، علم شیطانی، تعلیم شیطانی، عمل شیطانی، اس کا عمل کرنے کرنے والا کافر و شیطان جادوا فک، جھوٹ باطل، عمل مفسد، صنعت گری، دھوکہ، فریب، پرندوں کو آزارا، خلوط بخیچتا، کسی کو دیکھ کر قال بد لہما، علم نجوم، عرافی اور کہانت، پھونک مار کر دم کر دھا گے، جادو کا حقیقتہ عمل کفر اور شرک ہے ہر قسم کے شرک اور شرکوں کے متعلق قرآن کا اعلان: وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا .

ترجمہ: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک بناو کسی چیز کا اللہ تعالیٰ کے شریک ہونے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں فرمائی۔ (اعراف ۳۲)

لہذا کائنات کی کوئی استقی اور کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی شریک نہیں ہے اور کتب و صحیح آہمنی اور تمام رسائل کی زبانی کسی کے اللہ تعالیٰ کے شریک ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے لہذا جادو کے نافع و ضار ہونے پر کائنات میں کوئی دلیل نہیں ہے باقی رہایہ سوال کاظم نظر بد، آسیب اور جادو احادیث سے ثابت ہے تو جو با عرض ہے کہ بخاری و مسلم کی احادیث میں نبی کریم کے بال و ہجے سے شفا حاصل کرنا بھی آرہا ہے تو کیا واقعی آپ کے بال و ہجے سے شفا حاصل ہوتی ہے؟ جبکہ خود نبی کریم علی اللہ علیہ وسلم کا جسم انور اور روح مقدس بمحض شان نبوت و شان رسالت اور بلندی درجات کے ساتھ سے پاؤں تک اعلان کرتے ہیں۔

فَلْ إِنَّى لَا أَمِلِكُ لِكُلِّ هُنْدَمْ ضَرًّا وَلَا رَشْدًا ۝ ترجمہ: کہہ دو میں تھمارے حق میں نفع

وتحصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ (جن...۲)

یہ عجیب تماشہ ہے کہ خود زندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بلندی شان کے باوجود تو فتح و تحصان کا کچھ بھی اختیار نہ رکھ سکتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال اور جسم شفاء دیں اب ایک کام خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح و تحصان دینے کا اختیار نہیں رکھتے وہ کام نظر بد لگانے والا اور جادوگر کیسے کر سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ساری کائنات میں دُونِ اللہ ہے اور میں دُونِ اللہ کے پاس ذاتی و عطائی فتح و تحصان دینے کا کوئی اختیار نہیں نیز نظر بد اور جادو باطل ہیں اور باطل کے لئے قرآن مجید اعلان کرتا ہے۔

بَلْ هُنَّفٌ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْعُونَهُ فَإِذَا هُوَزِّعَ أَهْلَقَ ॥ ترجمہ: ہم حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں تو حق باطل کا سر توڑ رہتا ہے اور باطل نیست ہابو ہو جاتا ہے۔ (الانیاء...۱۸)

﴿شان رسالت اور جادو﴾

أَوْلُمْ يَتَفَكَّرُوا مَا يَصْنَعُونَ مِنْ جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ ترجمہ: کیا انہوں نے کبھی سوچا نہیں کہ ان کے رفیق پر جنون کا کوئی اثر نہیں ہے وہ تو صاف صاف ڈرانے والا ہے (اکراف...۱۸۲)

أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جَنَّةٌ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَفِيرُونَ ۝ ترجمہ: یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجھوں ہے نہیں نہیں وہ حق لایا ہے اور حق ہی ان کی اکثریت کو اکوار ہے۔ (المونون...۴۰)

فُلْ إِنَّمَا أَعْطُكُمْ بِوَاحِدَةٍ إِنْ تَقْرُؤُمُوا اللَّهَ مُشْنَى وَقُرْادِيٌّ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا إِنَّمَا يُصَا جِبَّكُمْ مِنْ جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِّ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو کہ میں تمھیں اس ایک بات کی فصحت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے تم اکیلہ اکیلہ اور دودوں کر غور کرو اور سوچو تمہارے صاحب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) میں آخر کون سی ایک بات ہے جو جنون کی بوجوتو ایک خت عذاب کی آمد سے پہلے تم کو توبہ کرنے والا ہے۔ (سہا۔ ۲۶)

فَذِكْرُ قَمَّاثٍ بِعَمَّتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝ ترجمہ: پس اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم فصحت کیے جاؤ تم اپنے رب کے فضل سے کاہن اور مججون نہیں ہو۔ (اطور۔ ۲۹)

نَ وَالْقَلْمَ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝ وَإِنَّ لَكَ لَا جُرَّأَ عَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ فَسْتَعْرُو تَصْرُونَ ۝ بِالْمُفْتُونِ ۝

ترجمہ: کواد ہے قلم اور وہ چیز ہے لکھنے والے الکھر ہے ہیں تم اپنے رب کے فضل سے مججون نہیں ہو اور یقیناً تمہارے لئے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور یہ بھی دیکھ لس گے کہ تم میں سے کون جنون میں بدلتا ہے۔ (اقسم۔ ۶۲۱)

وَمَا حَاجَكُمْ بِمَعْجُونٍ ۝ ترجمہ: اور (اسے اہل کہ) تمہارا نیش مججون نہیں ہے (مکری۔ ۲۲)

مذکور بالا آیات سے حسب ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

نمبر ۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں کوئی خلل نہیں ہے وہ تو ساری زندگی بڑی و انش وری کے ساتھ ہڈرانے والا ہے۔

نمبر ۲: کافر کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں کوئی خلل اور شیطانی اثر نہیں ہے وہ حق لایا ہے اور حق لانے والا اعلیٰ درجے کا عقل مند ہوتا ہے اور نا زندگی عقل مندی اور انش وری کے ساتھ حق کی تبلیغ کرنا ہے حق لانے والے اور حق کی تبلیغ کرنے والے کے

عقل میں کبھی بھی کوئی خلل واقع نہیں ہو سکتا۔

نمبر ۳: میں چیلنج دیا گیا ہے کہ تم سنغور کرو، دکھاؤ کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں کوئی جنون ہے بلکہ وہ تو نذر یہ ہے اور نذر یہ کی عقل کبھی بھی خراب نہیں ہو سکتی۔

نمبر ۴: اللہ تعالیٰ نے زور سے اعلان کر دیا کہ میرا بی تازندگی میرے فضل و کرم سے نہ کاہن ہے اور نہ کسی عقل کی خرابی میں بتلا ہے، نہ ہو گا بلکہ حکم دیا کہ تم ہمیشہ تازندگی بڑی عقل مندی کے ساتھ اپنا مشن تبلیغ و نصیحت جاری رکھو، ہم خانات سے کہتے ہیں کہ تم ہمیشہ داماد ہو گے بلکہ کبھی بھی مجنون نہیں ہو گے۔

نمبر ۵: میں اللہ تعالیٰ نے پلوریل پیش کر کے طبقاً سے اعلان کیا کہ میرے فضل و کرم سے آپ مجنون نہیں ہیں بلکہ آپ تازندگی خلق عظیم پر عمل پیرا رہیں گے اس لئے آپ کا اجر غیر منون ہے آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ خلق عظیم (قرآن) پر عمل کرنے سے خالی نہیں ہے لہذا آپ تازندگی کے کسی لمحے میں مجنون نہیں ہیں۔ اگر جنون کسی لمحے میں آپ کی زندگی میں تو پھر آپ کا خلق عظیم پر عمل پیرا ہونا چھوٹ جائے گا یہاً ممکن ہے اس لئے خانات دی جا رہی ہے کہ آپ تازندگی خلق عظیم دانائی و داش وری کے اعلیٰ پیکر رہیں گے پھر دھمکی دے کر کہا کہ غفریب دیکھ لیا جائے گا کہ مجنون کون ہے میرا بی صلی اللہ علیہ وسلم مجنون نہیں ہے بلکہ یہ مجنون کہنے والے خود مجنون اور عقل کی خرابی میں بتلا ہیں۔

نمبر ۶: میں کھل کر اعلان کر دیا گیا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں کوئی خلل نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے اور نہ کبھی ہو گا۔

آپ ان تمام امور سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے رسول اور پیر ما نا ضروری ہے اسی طرح یہ ما نا بھی ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تازندگی نہ کاہن تھے اور ان کی عقل میں کسی قسم کا کوئی خلل و فطور کسی وجہ سی بھی واقع نہیں ہوا ہو اسی

طرح یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلقِ عظیم کے پیکر تھے وہ زندگی تک تبلیغ و نصیحت کے مشن کو جاری رکھئے تو تھے کبھی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلقِ عظیم کے خلاف نہیں کیا اگر ایسا ہوا ہے مان لیا جائے تو شانِ رسالت کے خلاف ہے۔

تصویر کا دوسرا رُخ

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور شریعت کا انکار کفر و گستاخی ہے اسی طرح ان کو کہا ہے ماننا بھی کفر و گستاخی ہے نیز ان کو مجنون زندگی کے کسی حصے میں ماننا بھی کفر و گستاخی ہے ایسا ہی ان کا کسی وقت خلقِ عظیم پر عمل چھوڑ دینا ماننا بھی کفر و گستاخی ہے۔ اب شانِ رسالت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سید ولد آدم، اول الاعزם رسول ہیں افضل ابشر ہیں تا زندگی بہت بڑے سادلوا الاباب اور عقل مند ہیں مجنون و کاہن نہیں ہیں تا زندگی خلقِ عظیم پر عمل چڑا رہے ہیں کبھی بھی قرآن و حدیث پر عمل کرنا چھوڑ نہیں سمجھش عقل مندی سے تبلیغ کرتے رہے ادا جادو کے اڑ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں جنون اور خلل ماننا شانِ رسالت کا انکار اور قرآن آیات کا کھلا فخر ہے۔

اب جادو کے مانتے والوں کی بھی سنو کہتے ہیں کلیبید بن عامص یہودی کے جادو کا اثر تمن میں دور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل پر بوگیا تھا جس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے تھے کہ میں نے یہ کام کر لیا ہے لیکن انہوں نے وہ کام کیا نہیں ہوتا تھا۔ اور آپ نے رات فلاں یہودی کے پاس گزاری ہے لیکن گذاری نہیں ہوتی تھی اس کو لوگ مختلف حدیثوں سے ثابت کرتے ہیں نیز یہ اڑا ایک ماہ، چھ ماہ یا ایک سال کی مدت تک آپ کے عقل پر پڑا رہتا تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دی گئی تمام ضمانتیں العیاذ بالله علط ثابت ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کی ضمانتوں کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل پر تکلیف

دعا شہ بوگیا اس سے بڑھ کر ان آیات کا فخر اور کیا بوسکتا ہے کہ یہ مفہومیت وقتوں اور چند سالوں کے لئے تھیں ہازندگی نہیں تھیں نہیں یہ ساری زندگی کے لئے تھیں۔

جیسے نبیر میں صاف ڈرانے والا فذ کو صحیح کرتے رہے جبکہ جائے ہم بالحق بلکہ ان کے پاس حق لے کر آیا ہے وائک لعلی خلق عظیم بے شک آپ خلق عظیم پر عمل ہی رہیں فما آنکہ یعنیت ربک تو اپنے رب کے فضل و نعمت سے سرفراز ہے۔ ساری زندگی کے لئے ہیں ان صفات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری زندگی متصف رہے کوئی دن کوئی ہفتہ کوئی مہینہ کوئی سال ایسا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام صفات یا ان میں سے کسی ایک صفت کے ساتھ متصف نہ رہے ہوں اور اگر کوئی ایسا مانتا ہے تو پر لے درجے کا فرہ ہے ان مذکورہ بالاصفات کے ساتھ ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف رہے ہیں یعنیہ اسی طرح فما آنکہ یعنیت ربک بگاہن و لا مجھنوں ۵ ترجمہ: تم اپنے رب کے فضل سے کامن اور مجھنوں نہیں ہو۔ (اطور... ۲۹)

ما آنکہ یعنیت ربک بمجھنوں ۵ ترجمہ: تم اپنے رب کے فضل و کرم سے دیوانے نہیں ہو ما بضاحیہم مِنْ جِنَّةٍ ۝ ترجمہ: سچتوں کی تحرارے رفق میں ایسی کوئی بات ہے جو جھونکی ہو۔ (اعراف... ۱۸۲) ان صفات کے ساتھ بھی ہر لمحہ ہازندگی متصف تھے چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے بہت بڑے فضل، احسان اور نعمت کا اعلان فرماتے ہیں کہ تم ایمیشہ عقل منداور داش و درستہ اور کبھی بھی کسی لمحے کے لئے بھی عقل کی کمزوری، کوتاہی اور خرابی میں بستانا نہ ہونا یہ میراث تم پر بہت بڑا احسان ہے دنیا کا کوئی دوسرا فرد دشمنوں عقل کے خلل میں بستا ہو سکتا ہے لیکن کوئی نبی، رسول اور خصوصاً سید المرسلین تو کبھی بھی بستا نہیں ہو سکتے یہاں ممکن ہے اس کا کسی نبی کے حق میں ماننا کفر ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے تھے کہ میں نے یہ کام کر لیا ہے

حالانکہ دو کام کیا نہیں ہوتا تھا روایت گھر نے والے نے ان الفاظ سے یہ پتاڑ دیا ہے کہ جادو کے اثر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے ایسے کام جو کرنے ہوتے تھے تھن کرتے نہیں تھے بلکہ صرف اپنے خیال میں بمحیل یتے تھے کہ یہ کام میں نے کر لئے ہیں تو کتنے ایسے کام جو انہوں نے چھوڑ دیے تھے۔

ایسا طرح میں نے یہ رات فلاں یوں کے پاس گذاری ہے خیال میں آتا تھا تھن گذاری نہیں ہوتی تھی اس سے بھی یہ پتاڑ دیا گیا ہے کہ جادو کے اثر کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یوں کے پاس باری باری رات گذار نے کی سنت کو چھوڑ دیا تھا اور یوں جادو کے اثر سے ترک سنت کے مرتع بوجئے تھے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر شعبد اور ہر دو ر ایسا نہیں تھا جس کا واسطہ حسنه قرار دے کر اس پر عمل کیا جائے الْعِيَادُ بِاللَّهِ ثُمَّ الْعِيَادُ بِاللَّهِ کتنا خطرناک اور بھیسا کن انجام ہے ان حدیثوں کو مان لینے کا اسی لئے امام جہاں نے فرمایا کہ یہ حدیثیں کسی مدد کی گھری ہوئی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تا زندگی ضانت دی ہے اور اعلان فرمایا ہے کہ آپ غلط عظیم پر ہیں اور آپ تا زندگی غلط عظیم پر عمل پیرا ہو کر رحمتی دنیا تک ہر انسان کے لئے عملی نہوں ہیں اور آپ کی زندگی قرآن و سنت کی عملی تحریر ہے اس لئے فرمایا کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے زندگی کے ہر شعبد میں ہترین نہوں ہے۔ (الازاب ۲۱)

عائرث صدیقہ قرماٹی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پر عمل کے پیکرو نہوں ہیں۔

آب قارئین انصاف کرو کہاں یہ شان رسالت اور کہاں جادو کے اثر کا تصور جو بالکل شان رسالت اور قرآنی آیات کا خلا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اعلان

فَسَبَّبُهُ صُرُورٌ وَيَصْرُوْنَ ۝ بِأَيْمَنِ الْمُفْتُونِ تَرْجِمَةً عَنْ قَرِيبٍ تِمْ بِحِجِّي دِيكَلُوْ گَاوَرِدَهُ بِحِجِّي
دِيكَلُسُ گے کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا ہے یعنی جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
عقل میں کسی قسم کا کسی بھی وجہ سے جنون و خلل و قیق طور پر یا زندگی بھر مانتے ہیں ان کو
عقریب قیامت کے دن پڑہ چل جائے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں جادو
کے اثر سے یاد یئے خلل مانتے والے پاگل، مجنون اور بے دین ہیں جب ان کو گستاخی و کفر
رسالت اور کفر آیات قرآنی کی سزا ملے گی تو ان کو خوب معلوم ہو جائے گا کہ مجنون کون ہے
اس سے صاف معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل ہر خلل، فتوار و رثابی سے بیشہ
پاک ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیشہ کے لئے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل مند، داش
ور ہونے کی ضمانت دی ہے اس لیے قیامت کے دن فیصلہ فرمائیں گے کہ میرے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں کبھی بھی کوئی جنون واقع نہیں ہوا الہذا جو شخص بھی میرے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں فتوار و خلل و قیق یا عمر بھر شیطانی اثر، جادو کے اثر اور کسی کے
مِنْ ذُؤْنَ اللَّهِ مَعْبُودُوْنَ کی بدُعَاء سے مانتا ہے وہ دیوانہ، مجنون اور پاگل ہے میرے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور شان رسالت کا منکر ہے۔

جنتات کے متعلق عقیدہ

یہ بھی عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ شیطانی جنتات کو کچھ لوگ جنتہ نظر کے عمل سے نایع کر لیتے ہیں پھر
ان کے ذریعہ بڑے بڑے کام لیتے ہیں اور جنتات میں سے کسی جن کو کسی بڑی کی یادو کے پر
چڑھا دیتے ہیں یا جنتات خود خون دعوتوں اور مردوں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور ان کو نچاتے
ہیں اور ان کو دورے پڑنے لگتے ہیں اس طرح شیطانی جنتات بزر دیا زد کوں اور گراہ کرتے اور

شرک سکھاتے ہیں جیسا کہ ہمارے ملک پاکستان میں ہر آئے دن پیکر دن مر دوں اور عونوں پر جن چڑھتے ہیں جن نکالنے کے لئے مولوی اور پیر کو بلا جاتا ہے تا کہ مریض کے شیطانی جن کونکال دس اور پیر اور مولوی یوں دین اور دنیا کے ساتھ لوگوں کی عزت بھی لوٹ لیتے ہیں۔ اب ان سب عقائد فلسفیات باطل کی اللہ تعالیٰ نے تلقی کھول کر رکھی ہے۔

وَقَالَ الشَّيْطَنُ لِمَا فُصِّلَ إِلَّا مُرِئْ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَنٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُوْ مُؤْنَى وَلَوْمُوا أَنفُسَكُمْ دَمًا آتَاهُمْ بِمُضِرٍ خَمْرٌ وَمَا آتَتُمْ بِمُضِرٍ خَيْرٌ طَانِي كَفَرْتُ بِمَا أَشَرَّ كُحْمُونَ مِنْ قَبْلُ طَانِ الظَّلَمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ترجمہ: اور جب فصلہ چکار دیا جائے گا تو شیطان کہے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے تم سے کئے تھے وہ سب پچھے اور میں نے جتنے وعدے کئے تھے ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا۔ میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تم کو دعوت دتا تھا اور تم میری دعوت قبول کر لیتے تھے اب تم مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ ہی کو ملامت کرو یہاں نہ میں تمہاری فریاد ری کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد ری کر سکتے ہو اس سے پہلے جو تم نے مجھے (اللہ) کا شریک بنایا تھا، میں اس سے مری الذمہ ہوں۔ ایسے ظالموں کے لئے تو دردناک سزا آتی ہے۔ (ابراهیم... ۲۲)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطانی جن کی تقریر جو قیامت کے دن کرے گا قتل فرماتا یا کہ شیطانی جن کے جبرا کراہ، زور قوت کے سارے عقائد فلسفیات اور واقعات باطل ہیں شیطان نے کبھی جادو کے ذریعے اور کبھی جن کے تابع کرنے والوں کے حکم سے اور کبھی خود کسی پر چڑھ کر یا اندر واٹھ ہو کر زور باز و گراہ نہیں کیا گناہ نہیں کرایا شرک و کفر و بغاوت نہیں کرائی کسی کو جانی یا مالی نقصان نہیں پہنچایا چونکہ شیطان خود اقرار کر رہا ہے کہ میرا تم پر کوئی

زور و جر نہیں تھا چونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی طاقت بخشی نہیں تھی بلکہ میں تو صرف تم کو
گراہ کرنے، شرک و کفر کرنے اور گناہ وغیرہ کرنے کی دعوت دتا تھا اور تم بلا اکراہ جر خود
بنو ہیری دعوت قول کر لیتے تھے جیسا خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

يُؤْمِنُونَ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ: کہ شیطان (صرف) لوگوں کے دلوں میں دسوے ڈالتا ہے (اس کے سوا اس کا
کوئی زور نہیں۔) (الناس... ۶۰۵)

یوں شیطانی اڑات کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ شیطانی اڑ صرف دسوے کی ٹکل میں ہے
شیطانی جن کا چڑھ جانا کسی کے اندر واٹھ ہونا کسی کے تابع ہو کر اس کے حکم سے یا جادو کی
ٹکل میں کسی پر جر ایز و رقوت ہے ساڑات پیدا کرنا باطل ہیں یہ سب نظریات غلط ہیں لہذا
نہ کسی پر جن چڑھتے ہیں نہ کسی کے جن تابع ہیں نہ کوئی کسی سے جن نکال سکتا ہے اور نہیں
جن جادو سے کسی کو تکلیف پہنچا سکتا ہے چونکہ یہ سارے کام جبراہ اور زور بازو کے ہیں
جبکہ ایسے کام شیطان نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مائے دسوے ڈالنے کے اور کوئی
قوت جبراہ اکراہ کے ساتھ فتح و قصمان دینے اور گراہ کرنے کی دی ہی نہیں تو پھر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر شیطانی عمل جادو کا کیسے ہو گیا شیطان تو مشرکین کافرین کو کہہ رہا ہے میرا تم پر
کوئی جبراہ اکراہ نہیں تھا جس شیطان کا زور مشرکین و کافرین پہنچیں ہے اس کا جبراہ اور زور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے چل گیا اب تا دا اس سے بڑھ کر قرآنی آیات اور شان
رسالت کا انکار کیا ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کیا ہوگی بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں جو شیطان میرے ساتھ تھا وہ مسلمان تابع دار ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ جادو
شیطانی اڑ ہے پھر کہتا ہے کہ یہ شیطانی اڑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل پر ہو گیا تھا۔
حاشا وَكَلًا. حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ شیطانی اڑ سے پاک تھا۔

اے نہاد مسلمان! تیرے ایمان کی کتنی بجودی تصور ہے اور اس گستاخی و کفر کا کتنا بھی انکسان نہ جام ہوگا۔ کبھی کہتا ہے کہ جادو کے کھمات خیشہ ہیں اور جادو شیطانی اڑ ہے جو کہ کفر ہے اور کبھی کہتا ہے کہ جادو اللہ تعالیٰ نے اتنا رابطہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کیا اللہ تعالیٰ نے کھمات خیشہ ازال کیے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کے کلام کو کھمات خیشہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی تو یہ تو نہیں ہوتی کیا اللہ تعالیٰ کے کلام میں شیطانی اڑ ہوتا ہے اے نہاد مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقل میں خلل مانتے والے خود مجبو طالحوں مجنون دیوان اور اللہ تعالیٰ کی تو یہ کرنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے کبھی کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی جادو سے متذہ ہوئی تھی لیکن وہی، شرعی اور نبوی زندگی متذہ نہیں ہوئی تھی پا درکھونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی لحی ایسا نہیں تھا جو صرف دنیاوی ہو جس میں دین اور شریعت اور نبوت شامل نہ ہو۔

چند سوالات

سوال: سحر اور شبده بازی میں کیا فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو وضاحت کریں اگر فرق نہیں تو ثابت کریں۔

جواب: سحر اور شبده بازی میں کوئی فرق نہیں البتہ سحر کی بہت اقسام ہیں شبده بازی سحر کی ایک قسم ہے سحر کی شرع میں یہ تعریف ہے کہ سحر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے اساباب مخفی ہوں اس سے حقیقت کے خلاف خیال پیدا کر دیا جائے۔ اور اس سے دھوکہ فریب دیا جائے (حاشیہ شیخ زادہ ۱۳۷۴)

لغت میں بھی سحر اصل میں اس چیز و کام کو کہتے ہیں جس کے اساباب بالکل باریک اظفیف اور مخفی ہوں۔ حاشیہ تفسیر بضاوی اسی طرح المبحوح میں ہے کہ سحر وہ چیز ہے جس کا اخذ اظفیف

دباریک ہو جھوٹ کو حج بنا کر دکھانا، دھوکا دیتا۔ اب تو بات صاف واضح ہو گئی کہ سحر اور شعبدہ بازی ایک چیز ہے۔

سوال: بقول آپ کے جادو شعبدہ بازی اور ہاتھ کی صفائی ہے تو ٹابت کریں ہاتھ کی صفائی کفر ہے۔

جواب: مخارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اے۔ پرندوں کو اڑانا ۲۷ خطوط کھینچنا۔ ۳۔ کسی کو دیکھ کر قال بد لہما سحر جادو ہے۔ (ابوداؤ و مناسی، ابن حبان)

وہ میری حدیث پڑھئے مَنْ سَعَرَ قَدْ أَشْرَكَ ترجمہ: جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا (نسائی) اب ہتاو کہ پرندوں کو اڑانا اور خطوط کھینچنا وغیرہ کیوں شرک ہے؟ کیوں جادو ہے؟ کیا ان کے اندر بھی باروت و ماروت پر نازل ہونے والا کلام بقول آپ کے پڑھا جاتا ہے؟ کیا کوئی شخصی اور سر کے بالوں وغیرہ پر کلام سحر پڑھ کر عمل کیا گیا ہے؟ کیا یہ پرندوں کے اڑا نے والا جادو بھی وہ تھا جو باروت و ماروت پر نازل ہوا ایک اور حدیث پڑھیں امن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ سکھا اس نے جادو سکھا ہتنا علم نجوم زیادہ سیکھتا جائے گا اتنا ہی زیادہ جادو سیکھتا جائے گا۔ (رواہ ابو داؤد) کیا علم نجوم میں بالی میں اترنے والے دھرمتوں باروت و ماروت پر نازل ہونے والا کلام پڑھا جاتا ہے؟ اگر پڑھا جاتا ہے تو ثبوت چاہئے اگر نہیں پڑھا جاتا تو علم نجوم جادو کیوں؟ کیا یہ علم بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا؟ اگر نازل کیا ہے تو ثبوت چاہئے اگر نازل نہیں فرمایا تو یہ علم بندوں کا بنتا یا ہوا ہے کیا اس کے اندر فتح و فحصان دینے کی تاثیر ہے؟ اگر تاثیر ہے تو بندے فتح و فضار مافق الاسباب ہو گئے اگر علم نجوم میں تاثیر فتح و فحصان مافق الاسباب دینے کی نہیں ہے تو جادو کیوں ہے؟ اگر جادو نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کیوں کہا؟ کیا موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آنے والے فرعونی جادوگروں کا جادو

بھی ہارت واروت پر نازل ہوا تھا؟ اگر نازل ہوا تھا تو ثبوت دیجئے؟ اور اگر ہارت
ماروت پر فرعونی جادوگروں کا جادو نازل نہیں ہوا تھا تو پھر یہ جادو نہیں کا بنا یا ہوا تھا۔
اگر یہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا تو ثبوت دیجئے؟ اگر بندوں کا بنا یا ہوا تھا تو پھر بندوں کا کلام
مغلق الاصابہ نظر بندی اور دلوں میں ذریعدا کرنے والا ہو گیا اس سے بداحقیدہ شرکیہ کیا
ہو گا تو پھر بندے ہی مشکل کشا ہو گے؟ اب آئیے اصلی جواب کی طرف کہ ان تمام اقسام
جادو میں حقیدے کی خرابی یہاں ہوتی ہے۔ جو کہ کفر و شرک ہے اور شعبد و بازی میں بھی بھی
تاثر دیا جاتا ہے کہ سارے کربج جادو کے کلام سے کئے جاتے ہیں مثلاً شعبد و بازاں ایک آدمی
کو سلا کر اور چادر رہاں دیتا ہے پھر اس کا سر چادر کے اندر ہی اندر فنکاری سے جدا کر دیتا
ہے لوگوں سے کہتا ہے کہ پاؤں نہ بلا نہ بڑنہ میرا بھائی مر جائے گا وہ جادو کی چیزیں گھما تا ہے
اور شونتر پڑھتا ہے حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا سب دھوکا فریب، فن کاری اور شعبد و بازی
ہوتی ہے اس سے لوگوں کے حقیدے میں شرک و کفر یہاں ہوتا ہے اسی طرح گرد واردم کر دہ
دھا گا وغیرہ میں بھی تاثر دیا جاتا ہے کہ اس سے یہاں دو رہوتی ہیں مشکلیں حل ہوتی ہیں اور یہ شرکیہ حقیدہ ہے حالانکہ حقیقت میں گرد واردم کر دہ دھا گا میں کچھ یہاں دو رکرنے کا
کوئی اثر نہیں ہے۔ کیونکہ

بِلِ اللّٰهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا۔ (الرعد...۳۱) ترجمہ: ساری کائنات پر حکم صرف اللہ کا۔
کیا پرندوں کو اپنے خطوطِ مکہنچنے میں، کسی کو دیکھ کر قال بد لینے میں نجوم کے علم میں فتح و
نصران کی تاثیر بھی باذن اللہ ہوتی ہے کیا واقعی ہی کسی کو دیکھ کر قال بد لینے سے باذن اللہ
نصران ہو جاتا ہے؟ کیونکہ یہ تمام اقسام جادو کی ہیں یا باذن اللہ صرف بالمال کے جادو کے
سامنے خاص ہے؟ اگر خاص ہے تو ثبوت چاہئے اور اگر خاص ہے تو فرعونی جادوگروں کے
جادو کا اثر فتح و نصران خود نہ ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اذن کی کیا ضرورت ہے نیز

جب بندوں کے پنائے ہوئے جادو میں مافق الاسباب فتحمان دینے کا اثر ہے تو اللہ تعالیٰ
کو جادو مازل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

سوال: اللہ نے جادو کی شر سے پناہ مانگنے کا حکم کیوں دیا ہے؟

جواب: جادو کے اندر فتح و فتحمان مان لیما چونکہ کفر شرک ہے اور یہ بہت بڑی شر ہے اس شر
سے پناہ مانگی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ تَرَاكَ الَّذِينَ أُوتُوا نِصْيَانًا مِنَ الْكَفَّرِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْرِ وَالظَّاغُوتِ .

ترجمہ: کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جسیں کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے ان
کا حال یہ ہے کہ جادو اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (النساء...۱۵)

جادو کے اندر فتح و فتحمان کا اثر ماننا کفر و شرک ہے اور کائنات میں سب سے بڑی شر ہے۔

إِنَّ الْبَشْرَكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔ ترجمہ: بے شک شرک بہت بڑا قلم ہے۔ (القمر...۱۲)

سوال: ہماروت و ماروت سے جادو سیکھ کر لوگ کس طرح میاں یہوی میں جدائی ڈالتے تھے؟

جواب: جس طرح جب اللہ کے کنٹرول میں ہے اسی طرح بعض بھی اللہ کے کنٹرول میں ہے۔

لَوْ آنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَفْلَقْتَ بَيْنَ فَلَوْ بِهِمْ وَلِكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ
إِنَّهُ غَنِيٌّ عَنِّيْزٌ حَكِيمٌ۔

ترجمہ: تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو ان لوگوں کے دلوں میں محبت
بیدانہ کر سکتے مگر وہ صرف اللہ ہے جس نے ان کے دلوں میں محبت بھر دی ہے لہذا جادو سے
کوئی بھی کسی کے درمیان نہ محبت ڈال سکتا ہے اور نہ ہی جدائی ڈال سکتا ہے اور نہ ہی آج
تک کسی نے جادو سے کسی کے درمیان جدائی ڈالی ہے اور نہ ہی قیامت تک کوئی جدائی ڈال
سکتا ہے یہ عقیدہ شرکیہ ہے چونکہ جب کوئی محبت دلوں میں نہیں بیدا کر سکتا تو اللہ کے سوال بعض
بھی نہیں بیدا کر سکتا۔ (انفال...۶۳)

سوال: سحر کا علاج مجودہ بھجوڑ سے کیا تھا؟

جواب: سحر ایک مرض ہے اس کا علاج مجودہ بھجوڑ سے کیا نہ کہ جادو کا چونکہ بقول آپ کے جادو اللہ کا کلام ہے اور کلام کا علاج کلام سے ہوتا ہے کلام کا علاج مادی چیزوں بھجوڑ وغیرہ سے نہیں ہوتا اللہ نے بقول آپ کے جادو کا کلام تو اتنا رہے لیکن جادو کے اثر بد کو زائل کرنے کے لئے کوئی کلام نہیں اتنا راستہ قرآن و حدیث میں جس چیز کو شرک کہا گیا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس چیز کے اندر اللہ تعالیٰ نے فتح و فقصان دینے کا کوئی امکنہ نہ رکھا طاقت نہیں دی اختیار نہیں دیا۔ توجب آدمی اس چیز کے اندر فتح و فقصان دینے کا اثر مان لیتا ہے شرک ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیاً اور اولیاء اللہ کو المغض من دون اللہ کو فتح فقصان دینے کی مافوق الاصابب کوئی طاقت نہیں دی کوئی اختیار نہیں دیا لیکن جب لوگ ان کو دیتا وغیرہ مشکل کشا سمجھ لیتے ہیں تو یہ شرک ہو جاتا ہے لہذا حدیث میں جادو کو شرک کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جادو کے اندر فتح و فقصان دینے کا اثر نہیں ہے اور اثر مان لیتا شرک بے اللہ کے سوا، جن کو تم پکارتے ہو وہ ایک پرکار کے مالک بھی نہیں۔ (قاطر ۱۲۳)

سوال: قرآن مجید میں آیا ہے کہ

(۱) جادوگروں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔ (اعراف ۱۱۶)

(۲) لوگوں کو ذرا رادیا۔ (طہ ۲۷) (۳) موئی علیہ السلام کو رسیاں دوزتی ہوئی محسوس ہوئیں

(۴) موئی علیہ السلام نے ان کے جادو سے دل میں خوف محسوس کیا۔

سوال: اگر جادو میں کوئی امکنہ ہے تو یہ چار قسم کے جادو کے ذریعے اثر کیسے پیدا ہو گے؟

جواب: واقعی یہ چار اثر قرآن مجید نے بتائے ہیں لیکن اب دیکھنا ہے کہ یہ چار اثر جادوگروں کی کلام جنہر مندرجہ سے ہوئے تھے یا ان جادوں گروں کی فن کاری، شعبدہ بازی، دھوکہ فریب، صنعت کاری اور با تحکی صفائی سے ہوئے تھا۔ یہ قرآن سے معلوم کرتے ہیں۔

سودہ عصاء آن کی آن میں نگتا چلا گیا ان کا اف جھوٹ کو۔ (اعراف ۷۷)

پس ثابت ہو گیا حق اور باطل ہو کر رہ گیا وہ (اف جھوٹ) جو انہوں نے بنا کر تھا۔
(اعراف ۷۸) بے شک اللہ نبی مسیح نے دعا مفسدین کے عمل کو۔ (یونس ۸۱)

وہ (عصاء) نگل جائے گا جو انہوں نے بنایا ہے واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ فریب ہے جادوگر کا اور نبی کامیاب ہو سکتا جا دو گر خواہ جس شان سے وہ آئے۔ (طہ ۶۹)
ان آیات کے اندر قرآن مجید نے جادوگروں کے بنائے ہوئے جادو کے متعلق

یہ الفاظ ادا فرمائے ہیں:

(۱) اف معنی جھوٹ (۲) باطل (۳) عمل و کام (۴) عمل مفسدین (۵) صعوا صنعت
(۶) جو انہوں نے صنعت کاری کی وہ کیا ہے گند فریب ہے آخر میں فیصلہ دیا کہ جادوگر جس شان سے چہاں کہیں آئے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا قرآن مجید کی مذکورہ بالا حقیقت یہاں سے ثابت ہو گیا کہ فرعون کے بلائے ہوئے مصری جادوگروں کے جادو کی حقیقت و اصلیت یہ تھی کہ وہ جادو جھوٹ موت تھا باطل تھا اسکے باخوبیں کا عمل تھا ان کی صنعت کاری تھی فریب تھا مفسدین کا عمل۔ فیصلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ مفسدین کے عمل کو سدھ نے نہیں دیتا وہ را فیصلہ دیا کہ جادوگر جہاں کہیں جس شان سے آئے کامیاب نہیں ہوتا تو مسئلہ حل ہو گیا مصری جادوگروں کا جادو شعبد بازی تھی فریب تھا مفسدین کا عمل تھا اب البا ذن اللہ کا جو لوگ مشہوم بیان کرتے ہیں کہ جادوگر جب جادو کا عمل کھل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اذن دیتا ہے اور جادو سے نفع و نقصان ہو جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ جادو کے عمل کو سدھ نے نہیں دیتا تو پھر اذن کس طرح دیتا ہے؟ اگر بتول جادو کے قائمین کے اللہ تعالیٰ اذن دیتا ہے تو پھر قرآن میں تضاد ہے اور تضاد کا مانا کفر و شرک ہے یہ کفر کیوں لازم آیا کہ جادو کے قائمین نے البا ذن اللہ کا معنی غلط کیا نیز اگر (بقرہ ۱۰۴) کی آیت کا یہ حصہ ولکن الشیطین کُفَّرُوا يَعْلَمُونَ

النَّاسَ الْمُسْكَنُ لیکن شیطانوں نے کفر کیا اور کوئی کو فریکھاتے تھے تو ہبہ جادوگر شیطان ہوتا ہے کافر ہوتا ہے جادو کی تعلیم دتا ہے یہ اس کی تعلیم بھی شیطانی اور کافرانہ ہے اور اس کا عمل بھی کافرانہ ہوتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ شیطانی کافرانہ کام عمل کے کامیاب کرنے کے لئے مدد فرماتا ہے اور خصوصی تائید و اذن و حکم دتا ہے یہ اللہ تعالیٰ پر کتابہ الفتن بہتان اور جھوٹ ہے نیز جادو بے حیائی کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ كُمْ بِالْفَحْشَاءِ تَرْجِمَة: اللہ کو بے حیا کام کرنے کا حکم نہیں دیتا۔
نیز جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء اطیبا کرام کو فتح و ف Hassan پہنچانے کا اختیار و اذن نہیں دیا تو جادوگر شیطان کافر بے حیا گندے غلیظ انسان کو کیسے اذن دیا جو توزیر گندے م کردہ دھماگے جنر منتر کا لے پلے علم عربی کہانت سے اور تشریاں لکھ کر لوگوں کے ایمان کو اٹھا ہے اور لوگوں کی مال جان عزت آہ و سے گھونے کھیل کھیلتا ہے نہ اس کے لئے کوئی قانون حرکت میں آتا ہے نہ کوئی اس پر فوجم عائد ہوتا ہے نیز آیت

وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ إِنْ يَأْتِي بِآيَةً إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ م (الرعد...۲۸، موسی...۷۸)
ترجمہ: اور نہیں ہے طاقت کسی رسول کی کہ دکھائے کوئی نہ لی (مجزو) مگر اللہ کے اذن سے یہ آیت انبیاء کے مجزرات کے ثبوت کے لیے ہے اور اس میں الاباذن اللہ ہے تو ثابت ہوا۔
(۱) کمیزہ بھی باذن اللہ ہوتا ہے بتول جادو کے قائمین کے جادوکار بھی باذن اللہ ہوتا ہے۔
(۲) مجزو کا قابل بھی اللہ ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف عمل ہوتا ہے جادو کا قابل بھی اللہ ہوتا ہے جادوگر کا صرف عمل ہوتا ہے۔

(۳) مجزو کا اثر فوق الاسباب ہوتا ہے اور جادو کا اثر بھی فوق الاسباب ہوتا ہے مثلاً جیسا کہ سیدنا عیین علیہ السلام نے مادرزادا بینا آدمی کے آنکھوں پر ہاتھ لگایا تو وہ بغیر کسی اسباب کے بینا ہو گیا اس طرح جلید مدن عاصم یہودی نے (بتول جادو کے قائمین کے) نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے گھر سے دو ملی دوز روان کتوں میں جادوکیا تو بغیر کسی اسباب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر ہو گیا۔

(۴) مجزہ سے اللہ تعالیٰ اپنی توحید اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرتا ہے۔ کیا اسی طرح جادو سے اللہ تعالیٰ شیطانی کفر یہ شر کیسے بے حیائی کے عمل کی صداقت کو ثابت کرتا ہے؟

(۵) اللہ تعالیٰ کا جیسا کہ ایک خصوصی تعلق اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے اسی طرح بعضہ اللہ تعالیٰ کا باقی کائنات سے ہٹ کر جادوگر سے خصوصی تعلق ہوتا ہے۔

(۶) خصوصی تعلق کی وجہ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا خصوصی دینی و اسلامی نمائندہ ہوتا ہے۔ کیا بعض اسی طرح خصوصی تعلق کی وجہ سے جادوگر بھی کفر یہ شر کیہ اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے؟

(۷) رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے تو جادوگر بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے ایعاز باللہ! جب رسول اور جادوگر دونوں اللہ کے محبوب ہو گئے تو دونوں کا مرتبہ ایک ہو گیا ایعاز باللہ!

تاو علی دنیا والوکیا یہ نایح صحیح ہیں یا غلط اگر صحیح ہیں تو اس سے بڑھ کر کفر و شرک دنیا میں کوئی نہیں اور اگر غلط ہیں تو ثابت ہوا کہ وَمَا فُلْمٌ يَضَارُ إِنْ بِهِ مِنْ أَحَدٍ يَا ذَنْنَ اللَّهِ عَذَابٌ غلط کیا گیا ہے۔

سوال: آیتُو مَا أَتَرْأَى عَلَى الْمُلْكِيْنِ ترجمہ: اور وہ جادو جفرشتوں پر ازال کیا گیا وہ کیا ہے؟ قرآن مجید نے جو جادو کے متعلق حقائق بیان کئے ہیں وہ اکٹھے کرتے ہیں (۱) جادو شیطانی و کفر یہ شر کیہ عمل ہے (۲) جادو فریب ہے (۳) جادو جھوٹ ہے (۴) عمل مفسد ہے (۵) جادو صنعت کاری ہے جیسا کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے تو اب سوال یہ ہوا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرشتوں پر مذکور جبال اصنافات والا جادو ازال فرمایا؟ اگر جواب بآں میں ہے اس

سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بہتان کیا ہو گا؟

إِنَّ اللَّهَ لَا يَرِضُ لِعِبَادِهِ الْكُفُرُ تَرْجِمَةٌ بِيَدِ اللَّهِ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ فِي يَدِنِي
اگر جواب نقشی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذکور جمال صفات بدلا جادو نہیں اتنا بلکہ اچھی صفات
والاجاد و مازل فرمایا ہے تو پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ اسکی دلیل قرآن حدیث صحیح سے چاہئے تھیں
ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے وہ سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر جادو جو اللہ نے مازل فرمایا ہے وہ
جو اچھی صفات پر مبنی ہے تو پھر وہ جادو کفر کیوں ہے تو ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر
جادو مازل نہیں کیا ۲۴ پچھلے اوراق میں ثابت کیا جا چکا ہے کہ وہرے شرک و کفر جیسے خود بندوں
نے بنائے ہیں اسی طرح جادو والا کفر و شرک بھی بندوں نے بنایا ہے خود بندوں میں اور
بندوں کے بنائے جادو میں فتح و فحصان مافوق الاسباب پہنچانے کا کوئی اثر طاقت نہیں ہے
ذاتی نہ عطا ہی جب یہ سب کچھ ثابت ہو گیا تو معلوم ہو گیا کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی
جادو کا اثر نہیں ہوا نیز ارشاد اللہ تعالیٰ آیت وَمَا أَجِبُكُمْ بِمَعْجَنْتُونَ ۝ ترجمہ اور (اے ہل
کمہ) تمہارا فیق مجتوں نہیں ہے (مکور ۲۲) کیونکہ وہ مذیر نہیں ہے جب سے وہ نبی مذیر
نہیں ہے اس وقت سے اے کرا بدالا بدال تک مذیر نہیں رہیں گے لہذا بدالا بدال تک ان کے
داغ مقدس میں کسی قسم کا جنون و عقل کی خرابی طبع یا غیر طبعی نہیں ہو سکتی قرآن نے یہ خاتمت
دیدی ہے لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر کوئی جادو کا اثر نہیں ہوا۔

کثیر لوگ توحید کے علمبردار بھی بتتے ہیں اور ساتھ ہی جادو سے فتح و فحصان ہونے کا اثر بھی
مانتے ہیں ۲۔ انسان پر جنت کا چڑھانا اور تکلیف پہنچانا کو بھی مانتے ہیں ۳۔ نظر بد
سے تکلیف پہنچتی ہے یہ بھی مانتے ہیں حالانکہ قرآن مجید اعلان کرتا ہے
وَالْأَزِيْنَ تَدْعُونَ مَنْ دُوْنَهُ مَا يَمْلِكُونَ مَنْ قَطْمِيرٌ۔

ترجمہ: جو لوگ من دون اللہ (اللہ کے سوا) کو پکارتے ہیں وہ ایک شکے کے بر ابر بھی فتح

نقحان دینے کے مالک نہیں ہیں۔ (قطر۔ ۱۳)

اب جادو اور جادوگر اسی طرح جن بازاور جن اور نظر بد لگانے والا اور نظر بد سب اللہ تعالیٰ کے سوا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نہیں ہیں لہذا یہ تکلیف و فتح پہنچانے کی ذرہ بھی طاقت نہیں رکھتے۔

ان مذکور جادو اور جادوگر اسی طرح فتح و نقحان دینے کا عقیدہ و رکھنا شرک ہے۔

سوال: جادو کے قائمین کہتے ہیں۔ کہ جادو کے موثر ہونے کا عقیدہ و رکھنا تو کفر و شرک نہیں۔

البتہ جادو کا عمل کرنا یا کروا نیا سیکھنا شرک و کفر ہے؟

جواب: جب ان سے اس تحسیم کی دلیل مانگی جاتی ہے۔ قرآن مجید کی واضح آیت اس تحسیم پر دکھاؤ کہ جادو کا موثر ماننا کفر نہیں عمل کرنا کفر ہے تو چپ ہو جاتے ہیں۔

سوال: ۲: جادو کو مافق الاصاب مورث ماننا کفر ہے اس کی کوئی دلیل ہے؟

جواب: یہودیوں کی تردید کرتے ہوئے قرآن مجید نے فرمایا۔

وَمَا كَفَرُوا يَعْمَلُونَ وَلِكِنَ الشَّيْطَانُ كَفَرَ وَأَعْلَمُ

ترجمہ: سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔ (بقرہ۔ ۱۰۲)

یہاں فقط کفر سے اور کفر و اسے سارے کفر مراد ہے۔ یعنی سلیمان سے ہر قسم کے کفر کی فہمی کی جا رہی ہے کہ وہ نہ جادو کے موثر ہونے کا کفر یہ عقیدہ رکھتے تھے اور وہ نہ جادو کا عمل کفر یہ کرتے تھے۔ یہاں البتہ یہ سارے کفر شیطانوں میں پائے جاتے تھے۔ کہ وہ جادو میں موثر ہونے کا عقیدہ کفر یہ بھی رکھتے تھے اور جادو کا عمل بھی کرتے تھے اور مزید لوگوں کو جادو کے موثر ہونے اور اس پر عمل کرنے کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ اس لئے وہ کافر بھی تھے اور شیطان بھی تھے۔ ہمارے اس دعوے کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔ ائمماً نَحْنُ لَسْتَهُ فَلَا تَكُفُرْ

ترجمہ: پس تو کفر نہ کر۔ (بقرہ۔ ۱۰۲)

یہاں فقط قلات کافر عام ہے عقیدہ اور عمل دونوں کو شامل ہے۔ ہمیشہ سے اصول یہ ہے کہ

حقیدہ دو ایمان پہلے ہوتا ہے اور عمل بعد میں ہوتا ہے۔ یعنی جادو کے مؤثر ہونے کا حقیدہ پہلے ہوتا ہے اور عمل جادو بعد میں کرتا ہے اور سمجھتا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جادو کا ایک آدمی غیر مؤثر اور بے قائد بھی سمجھے اور پھر فضول علم عمل سمجھے اور کرے تیرتی مل قرآن مجید کی یہ آیت بھی تائید کر رہی ہے

لَفَدْ غِلْمُو الْمَنِ اشْتَرَةَ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ . (بقرہ۔ ۱۰۲)

ترجمہ: وہ خوب جانتے تھے جو اس کا خریدار بنا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اس میں عموم ہے جو بھی جادو کا خریدار بنا یعنی حقیدہ رکھا اور عمل کیا اور تعلیم بھی دی اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور گذری ہوئی آیت کے تینوں حصوں میں کوئی ایسا الفاظ نہیں ہے جو دلالت کرے کہ جادو کا مؤثر مانا کرنے نہیں ہے عمل کرنا کفر ہے قرآن مجید کی اس آیت سے بھی تائید ہوتی ہے۔

وَلَوْ أَنْهُمْ أَمْنُوا وَاتَّقُوا الْمُغْرِبَةَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّهُمْ كَانُوا يَعْلَمُونَ .

ترجمہ: اور اگر وہ ایمان لاتے اور تقوی اختیار کرتے تو پیشک وہ ثواب جو اللہ کے ہاں سے ملتا کہیں بہتر ہا کاش وہ جانتے۔ (بقرہ۔ ۱۰۳)

اس آیت میں قرآن جادو کے مؤثر ہونے کے قائمین لفظ وَلَوْ أَنْهُمْ أَمْنُوا سے دوست ایمان وحقیدہ کی دے رہا ہے کہ تم جادو کے مؤثر ہونے کا حقیدہ چھوڑ کر یہ ایمان لاتے جو تکلیف اور نفع فوق الاسباب کی کولتا ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے۔ اور لفظ وَاتَّقُوا سے جادو کے عمل کرنے کرنے اور سمجھانے سے منع کیا ہے کہ وہ پرہیز گاریں جاتے اور یہ تمام بُرے کام چھوڑ دیے تو اللہ تعالیٰ سے بہترین بدلے لیتے لفظ امْنُوا سے حقیدہ دو ایمان کی دوست ہے جو جادو کے مؤثر ہونے کے کفر یہ حقیدہ کے مقابلہ میں دی گئی سپاٹچویں ملک قرآن مجید کی آیت بھی سن لیجیے!

اللَّمَّا تَرَى الَّذِينَ أُوتُوا نَعْيَا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْرِ وَالظَّاغُورِ
وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هُوَ لَاءُ أَهْدِيٍ مِنَ الَّذِينَ أَمْنُوا سَيِّلاً. (النَّاس١٥٢، ٥١)

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن کو دیا گیا ہے کچھ حصہ کتاب الٰہی میں سے کہ ایمان و تقدید رکھتے ہیں کہ کافروں نے اور کافر کہتے ہیں کہ کافروں نے زیادہ ایمت یا فتنہ ہیں ان کی نسبت جو مومن ہو چکے ہیں۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنُ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا.

ترجمہ: بھی ہیں وہ لوگ کہ لعنت کی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اور جن پر لعنت کر دی ہے اللہ نے سوہنگر نہیں پائے گا تو اس کے لئے کوئی مددگار۔

اس آیت میں لفظ **وَمَنْ** سے مراد ایمان و تقدید ہے اور لفظ جنت کے معنی (۱) جادو
(۲) بت (۳) شیطان کئے گئے ہیں جنت کا معنی جادو و مصحابہ سے ثابت ہے اور بتیوں معنی صحیح
ہیں تو خلاصہ یہ ہوا کہ جادو کے موثر ہونے کو مانتا جیسا کہ اکثریت آج کل مانتی ہے یہ جادو
پر ایمان لانا ہے اور جادو پر ایمان لانا کفر و شرک و لعنت ہے اس آیت میں جادو کا عمل کہا اور
جادو کا عمل کرونا سمجھنا سمجھنا کا کوئی ذکر نہیں ہے یہاں صرف جادو کو موثر ہانے کا تقدیدہ
رکھنے کا ذکر ہے اب ایک حدیث کا حصہ بھی سن لیجئے۔ حدائق احر جنت میں نہیں جائے گا
یعنی جادو اور جادوگر کی قدریت کرنے والا اب جادو کی قدریت اور کیا ہو سکتی ہے؟ بھی تو ہے کہ
جادو فتح و فحشان دتا ہے۔ یہی ثابت ہو گیا کہ جادو کے اڑ میں فتح و فحشان کامان کافر و شرک
و لعنت اور جنگی ہونا ہے۔ ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تمیمہ لٹکایا
اس نے شرک کیا تمیمہ لٹکانے والا اس لئے شرک ہو جاتا ہے۔ کہ و تمیمہ تو یہ زویر و غیرہ میں فتح
فحشان کا اڑ مان کر اللہ تعالیٰ کا شرکیہ بناتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا۔ جس
نے جادو کیا اس نے شرک کیا تو جادو کرنے والا بھی شرک کرنے والا تباہ ہے جب اس نے

جادو میں فتح و فتحان کے اڑکوں کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا يُكْثِمُ مِنْ نَعْمَةٍ فِيمَنِ اللَّهُ

ترجمہ: تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور فرمایا
وَمَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِذِنِ اللَّهِ .

ترجمہ: نہیں پہنچ سکتی کوئی مصیبۃ مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔

اصول یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جس چیز کو شرک کہا گیا ہے اس چیز میں فتح و فتحان دینے کا اٹھنیں ہوتا لیکن لوگ اس میں اڑمان کر عمل کرتے ہیں تو شرک ہو جاتے ہیں جیسا کہ
قرپرست کرتے ہیں۔

☆ جادو کے موثر ہونے کے قائلین سے چند سوالات ☆

سوال ۱: کیا جادو مافق الاسباب اڑکرتا ہے یا ماتحت الاسباب۔ اگر وہ مافق الاسباب
مانے ہیں تو یہ کھلا شرک ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز مافق الاسباب فتح و
فتحان نہیں دے سکتی تو پھر وہ کہتے ہیں کہ جادو ماتحت الاسباب اڑکرتا ہے۔

سوال ۲: ماتحت الاسباب اگر اڑ ہوتا ہے تو قرآن و حدیث سے ثابت کرو کہ تصریح ہو کہ جادو
ماتحت الاسباب اڑکرتا ہے نیز عملی طور پر بھی سمجھا و کہو کہونے اسباب ہیں کہ جادو کے اڑ کو
محور تک پہنچاتے ہیں۔ تو جواب میں کہتے ہیں جنی شیطان جادو کے اڑ کو اس آدمی تک
پہنچاتے ہیں۔ جن پر جادوگر نے جادو کیا ہوتا ہے۔

سوال ۳: تو پھر سوال ہوتا ہے۔ جن غیر مرئی شخصی حقوق اور جادو کا اڑ بھی غیبی چیز ہے۔ غیبی چیز
کی اطلاع اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو دیکھا و قرآن مجید کی کوئی آیت ہے اور کوئی صحیح حدیث میں
ہے کہ جنی شیطان جادو کے اڑ کو محور تک پہنچاتا ہے۔ جب اسکی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں
ہوتی تو پھر کہتے ہیں جادو کا اڑ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوتا ہے۔

سوال ۴: یقین تھا میں شہر میں اللہ تعالیٰ نے دہشتگوں پر جادو نا زل کیا۔

سوال ۵: تو ان سے سوال ہوتا ہے کہ سورہ قمرہ کی آیت ۲۱ میں ہے

وَلِكُنَ الشَّيْطَانُ كُفَّارٌ وَأَعْلَمُونَ النَّاسُ السَّاجِرُ.

ترجمہ: لیکن شیطانوں نے کفر کیا لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ (ابقرۃ ۱۰۲)

تو اس سے ثابت ہوا کہ بابل میں پہلے بھی جادو تھا تو جادو کے یہ اقسام ہوئے:

(۱) جادو بابل کا کفر شیطانوں کا تھا۔ (۲) فرعون کے بلائے ہوئے مصر کے جادو گروں کا

جادو تھا۔ (۳) مدینہ شہر کے یہودی لمبیدین عاصم اور ایکی بہنوں کا جادو تھا۔ (۴) آج کل عرب

و عجم میں پائے جانے والے جادو گروں کا جادو ہے۔ (۵) حدیث کی رو سے پندوں کا اڑلا

خطوط کا سخنچتا، کسی کو دیکھ کر قال بد لہما بھی جادو ہے۔ (۶) علم نجوم عربی بھی جادو ہے۔ (۷) جو

شخص گرد میں پھونک مارتا ہے یہ بھی جادو ہے اب سات قسم کے جادو ہوئے سوال یہدا ہوتا

ہے یہ ساتوں جادو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے ہیں؟ کیا بندوں کے بانپے بنائے ہوئے ہیں اگر

جواب یہ ہے کہ سارے جادو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے ہیں قرآن مجید کی واضح و صریح آیت

اور کوئی اس مضموم کی واضح صحیح حدیث دیکھاوا اگر ایسی آیت و حدیث نہیں ہے اور حقیقتاً نہیں

ہے تو ثابت ہو گیا کہ یہ تمام جادوں کی اقسام جنتر منتر اور عمل بندوں کے بنائے ہوئے ہیں

سوال ۶: کیا بندوں کے بنائے جادو، جنتر منتر اور عمل میں بھی مافق الاسباب فتح و فحصان

دینے کا اثر ہے؟ جواب اگر فتنی میں ہے انسان کے بنائے ہوئے جادو جنتر منتر میں فتح و

فحصان دینے کا کوئی اثر نہیں تو ہمارا یوں ثابت ہو گیا کہ جادو میں فتح و فحصان دینے کا اثر

نہیں ہے بلکہ اثر ماننا شرک و کفر ہے جواب اگر اثبات میں ہے تو ہمارا آپ سے مطالبہ ہے

کہ قرآن مجید کی آیت و صحیح حدیث سے دليل پیش کرو اگر وہ دليل پیش کرتے ہیں کہ انسان

کے بنائے ہوئے جادو میں فتح و فحصان کا اثر مافق الاسباب ہے پھر یہ ہر آدمی کو مانا پڑے گا

اور یہ ماننا جادو کے موثر ماقع الاسباب ہونے پر ایمان لانا ہے اور ہم نے پہلے قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت کر دیا ہے کہ جادو کو موثر مانا کنفر و شرک و لخت ہے اور یہ قرآن مجید میں تضاد ثابت ہو گا اور قرآن مجید تضاد سے پاک ہے نیز اللہ تعالیٰ کے سو اغیر اللہ کے متعلق یہ حقیقت دو رکھنا کہ وہ خود یا ان کا کوئی جائز متر ماقع الاسباب اڑ کرتا ہے تو یہ شرک ہے سوال یہ یہاں ابتو ہے کہ کیا قرآن و حدیث شرک سمجھاتی ہے؟ المعاذ باللہ

سوال ۷: کیا یہ ساتوں جادو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فتح و فحصان دیتے ہیں؟ یا ان میں سے کچھ بازن اللہ فتح و فحصان دیتے ہیں اور کچھ خود بخود؟ جواب اگر ہے کہ ساتوں جادو بازن اللہ فتح و فحصان دیتے ہیں پھر تو قال بد بھی بازن اللہ فحصان دیتی ہے پھر ستاروں کی تاشیز بھی بازن اللہ فتح و فحصان دیتی ہے لہذا عروفوں اور کاہنوں کے دعوے پچ ہیں پھر ان جیز وہ سے فحصان کا پہنچا حقیقت ہے اس پر کسی قرآنی آیت اور صحیح حدیث سے دلیل و ثبوت چاہیے اگر دلیل و ثبوت نہیں ہے تو پھر ثابت ہوا کہ یہ ساتوں جادو بازن اللہ اڑ نہیں کرتے اگر جواب یہ ہے کہ کچھ خود بخود فتح و فحصان دیتے ہیں اس تقسیم پر بھی قرآن مجید و صحیح حدیث سے دلیل و ثبوت چاہیے اگر اس پر دلیل نہیں تو پھر یہ جھوٹ ہے اور اگر دلیل ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس دنیا میں غیر اللہ بھی ماقع الاسباب فتح و فحصان دینے کا اختیار رکھتا ہے یہ تو بہت بڑا شرک ہے اور قرآن مجید کا انکار اور تنکذیب ہے۔

سوال ۸: اگر کوئی جواب دے کہ بازن اللہ کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کے اپنے جادو کے متعلق ہے تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرمدینہ کا جادو اڑ انداز ہو گیا۔ (۲) موسیٰ علیہ السلام پر مصری جادو کا اڑ ہو گیا۔ (۳) آج کل عرب دیلم کے جادو کا اڑ ہو جانا اور باقی چاروں قسم کے جادو کے اڑ بازن اللہ ہو جانا غلط ثابت ہو گیا اور ہمارا بھی دعویٰ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام پر اور کائنات کے کسی انسان و حیوان پر جادو کا اڑ ہو نہیں اور نہیں ہو سکتا ہے۔

سوال ۹: بقول جادو کے قائلین کہ جادو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور اللہ کے نازل کیے ہوئے جادو کے ساتھ الاباذن اللہ کا تعلق ہے یعنی اللہ کے حکم سے صرف اللہ کا نازل کیا ہوا جادو و نقصان دتا ہے یا اُرکتا ہے تو سوال یہ ہوتا ہے کہ کچھ محتسبین نے وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَكِينَ میں حرفاً مَا کوافیہ بٹایا ہے اور معنی یہ کیا ہے کہ فرشتوں پر جادو نہیں کیا گیا ہے ان محتسبین کو یہ معنی کرنے کی وجہ سے کسی مومن عالم نے خُرُف القرآن کہہ کر ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا تو ثابت ہو گیا کہ یہ معنی صحیح ہے تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جادو نہیں اتنا را۔ جب جادو کو اللہ تعالیٰ نے نازل بھی نہیں فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ جادو کا وجود یعنی نہیں جب یہ معنی صحیح ہے تو اس کے ساتھ الاباذن اللہ کا تعلق ہی نہیں تو ثابت ہو گیا کہ الاباذن اللہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے اپنے نظام کائنات سے ہے مثیوم یہا کہ مگر جس کسی کو بھی کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچتی ہے۔

سوال ۱۰: اگر کوئی بندوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور جادو نازل کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نقصان پہنچاتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے جادو نازل کیا تو پھر اس جادو کو مانا ایمان اور ثواب کا کام ہوا لیکن قرآن مجید جادو مانے والوں کو کفر و لعنتی قرار دتا ہے جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ جواب اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بیان کیا ہے قرآن اعلان کرتا ہے مَا نَزَّلُ الْمُلِئَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۝

ترجمہ: ہم فرشتوں کو نازل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ۔ (الجبر ۸)

اس آئت میں بیان فرمایا ہمارے فرشتوں کے ساتھ قیامت کے کراتتے ہیں اور جادو و کفر اور باطل ہے تو ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جادو نازل نہیں کیا جتنے جادو دنیا میں موجود ہیں یا موجود تھے سب کے سب بندوں کے بناے ہوئے ہیں اور ان میں فتح و نقصان دینے کا کوئی اُرٹ نہیں ہے جیسا کہ شرک کی تمام اقسام بندوں کی بنائی ہوئی ہیں ان میں فتح و نقصان دینے کی کوئی

طاقت نہیں ہے لیکن افسوس! قوم کے علماء اور مرشدین نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر جادو
ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی قوم کی اکثریت پہلے شرک میں جاتا تھی اب مزید جادو نظر بد
جن بازی کے شرک میں ملتا ہو گئی۔ اس مسئلے میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً الحدیث
کے ماہانہ رسالہ محمدؐ کے ادارہ نے شریف جادو گروں کا قع و قع کرنے والی تواریخی کتاب
اور حنفی پارٹی نے جبل اللہ اور القتواللہ رسالے چھپوائے ہیں سوال جادو کے قائلین جادو
کے موثر ہونے کے لئے تو لوگوں کو دھوکہ لا باذن اللہ سے دیتے ہیں۔ لیکن نظر بد کے
قصان کو بغیر اذن اللہ مانتے ہیں کہ نظر بد خود بخوبی بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے قصان پہنچاتی
ہے کیا یہ شرک نہیں ہے جب ساری کائنات کیا نیک و بد حدیث و شہید، نبی فرشتہ وغیرہ مکن
دون اللہ ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ہیں غیر اللہ، من دون اللہ کسی کو کوئی فتح و قصان مافق
الا سباب نہیں دے سکتے تو ان کی آنکھ کیسے قصان دے سکتی ہے اور جس حدیث میں نظر بد کا
ذکر ہے وہاں لفظ باذن اللہ موجود ہی نہیں تو معلوم ہوا کہ نظر بد خود قصان دیتی ہے اعلان
قرآن مجید: لَا تُنْهِرْ شَعْرَنَا بِاللَّهِ شِبِّئًا ترجمہ: کسی چیز کا اللہ کا شریک نہ ہاؤ۔
سوال نظر بد سے قصان کا ذکر حدیث میں ہے اسی طرح جادو کے قصان پہنچانے کا ذکر
بھی ہے۔

جواب: احادیث بخاری و مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال و جسم سے شفا حاصل کرنے کا
ذکر بھی ہے۔ کیا ہم مان لیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال و جسم شفا دیتے ہیں کیا یہ شرک نہیں
ہے کوئک قرآن اعلان کرتا ہے فَلَمَّا كَانَ لَأَمْلَكُ لَكُمْ ضَرُّاً وَلَا رَأْشَدًا ۝ (جن ۲۶)
ترجمہ: کہو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہ میں تمہارے فتح و قصان کا مالک نہیں ہوں۔ جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم شفایہ نہیں دے سکتے تو ان کے بال و جسم کیسے شفا دے سکتے ہیں؟ جیسا کہ
کوئی آدمی یہ حقیقت درکھیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح و قصان کے مالک ہیں جسے چاہتے ہیں

فتح پہنچاتے ہیں یہ تحقید قرآن کا انکار ہے اور شرک ہے اسی طرح اگر احادیث کی رو سے مان لیا جائے کہ بال و جسم سے شفافیت ہے نظر بد سے فحصان ہوتا ہے اور جادو سے فتح و فحصان ہوتا ہے تو یہ بطریق اولیٰ شرک ہو گا۔

سوال ۱۲: (۱) انسانوں پر جنوں کا سایہ اور آسیب ہو جانا (۲) انسانوں پر جن کا چڑھانا
(۳) شیطانی جنوں کا جادو کا اثر اس شخص تک پہنچانا جس پر جادوگرنے جادو کیا تھا ان باقتوں کے لئے ثبوت کوئی قرآن مجید کی آئیت بطور دلیل ہے اگر جواب یہ ہے کہ اس کی دلیل کے لئے قرآن مجید کی کوئی آئیت نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ثابت ہوا جنوں کا چڑھنا اترنا چڑھانا اور اتنا سارا جھوٹ اور پوچندہ بندوں کا بیٹھا ہوا ہے کیونکہ جن غمیٰ حقوق ہے اور غمیٰ حقوق کا کردار بھی غمیٰ ہوتا ہے اور غیب کی خبر صرف اللہ تعالیٰ دلتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس غیب کی خبر نہیں دی تو بندوں کو غیب کا علم کیسے ہو گیا۔ وہری عجیب بات ہے کہ جن باز کرتا ہے اس لڑکی پر جن چڑھا ہوا ہے اس لئے زبان تو لڑکی کی ہے لیکن بول جن رہا ہے آنکھ لڑکی کی ہے لیکن دیکھ جن رہا ہے بدن لڑکی کا ہے اس میں زور جن کا ہے ذہن تو لڑکی کے جسم پر لگ رہے ہیں لیکن درد جن کو ہو رہا ہے اس جن باز کی یہ باتیں سارے لوگ مانتے چلے جاتے ہیں پھر جن باز کرتا ہے کہ جن بندوں ہے یا چوڑا ہے جو ایک شریف مسلمان لڑکی پر چڑھا ہوا ہے سب سرثرم سے جھکا لیتے ہیں کہاں سے بڑھ کر ہماری بے عزتی کیا ہو گی؟ لیکن کوئی نہیں پوچھتا کہ یہ سارا فلسفہ جو جن چڑھنے کا آپ نے بتایا ہے اس کا کوئی ثبوت قرآن مجید اور حدیث صحیح میں ہے کہ مثلاً ذہن لڑکی کے جسم پر لگ رہے ہیں لیکن آپ کہتے ہیں جن کو لوگ رہے ہیں درد بھی اسی کو ہو رہا ہے جیخیں وہ لڑکی مار رہی ہے کہ ہائے میں مرگی لوکوں دلکھویہ ظالم مجھ ذہنوں سے مار رہا ہے۔ لیکن جن باز صاحب کہتا ہے یہ جن جیخیں مار رہا ہے ان تمام دعووں کی تمہارے پاس کیا کوئی دلیل قرآن و حدیث صحیح سے ہے؟ لیکن پوچھنے کوں یہ سب

اہی توہم پرستی کی مرض کے نفیا تی مریض ہیں لڑکی کو جب جن چڑھنے کے درمیان پڑتے ہیں تو بعض اوقات وہ لگی ہو جاتی ہے یعنی جن اس کو نجما کرتا ہے مگر والے اور عزیز دروغہ دار باپ بھائی سب دن خود یہ ماجد دیکھتے ہیں لیکن کچھ کہنیں سکتے ہے غیرتی، بے حیائی بے شری ذلت و خواری کی ساری کارروائی آنکھ سے دیکھتے ہیں مجبوراً اور بے بس ہو کر آنسو بھاتے ہیں۔ اور خون کے گھونٹ لپی جاتے ہیں لیکن اپنی بیٹی کے ذمیل کرنے والے دشمن کے ساتھ کچھ کر نہیں سکتے، اس سے بڑھ کر انسان کی تذمیل کیا ہو سکتی ہے۔ اس سے بڑھ کر بھی کوئی تشدید ہو سکتا ہے؟ لیکن اسکے مقابلہ میں انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا انسان اس میں مجبور و بے بس ہے۔

سوال ۱۲: کیا واقعی شیطانی جن انسانیت کو اتنا ذمیل کرتا ہے؟ انسانیت پر اتنا خت قشود کتا ہے؟ انسانیت کو اتنا مجبور و بے بس کرتا ہے؟ کہ انسان بے حیا، بے شرم، بے غیرت ذمیل خوار ہو کر رہ جاتا ہے کیا اس ساری کارروائی کا ثبوت قرآن و حدیث صحیح سے ہے یا یہ سارا مسئلہ جن باز کی کارستائی ہے کہ جس نے اپنے پیٹ کی جہنم بھرنے کے لئے انسان کو توہم پرست بنا کر قدر ذلت و ضلالت میں پچینک دیا ہے جواب: اگر یہ ہے کہ جن کی یہ ساری کارروائی کا ثبوت قرآن و حدیث صحیح سے ہے تو یہ جھوٹ ہے، کیونکہ قرآن علان کتا ہے ولقد گرمنا یعنی اذم ^{ترجمہ: ہم نے اولاد آدم کو کرم بنا�ا ہے۔}

پھر شیطانی جنوں کے باخنوں میں یہ ذلت کیسی؟ اگر یہ ذلت حقیقت و صحیح جتو پھر آدم کا کرم ہوا کیسا؟ کیا اعلان قرآن جھوٹ ہے یا جن باز، مولوی، میر، شیخ القرآن و شیخ الحدیث، مفتی مہتمم سید زادہ وغیرہ یہ سب جھوٹے ہیں؟ تمہارا فیصلہ تمہارے باخنوں۔

سوال ۱۳: جن باز سے پوچھا جائے کہ تم کہتے ہو کہ ذمہ لڑکی کو نہیں لگ رہے اور نہیں درد لڑکی کو ہورہا ہے تو پھر ایسا کوں نہ کیا جائے کہ ذمہ دوں کی بجائے اس لڑکی کو کوئی مار دی جائے تاکہ جن مر جائے اور لڑکی کی جان چھوٹ جائے تو جن باز یہ کبھی نہیں تعلیم کرے گا

کیونکہ اس کو بیتھنے ہے کہ میں نے جھوٹ فریب سے لوگوں کو پاگل بنا لیا ہوا ہے۔ کوئی سخن
لوٹ کی مر جائے گی اور سرے جھوٹے قفسہ کا پول کھل جائے گا کہ لوگ کہنس گے کہ تم تو کہتے
تھے ذمہ لے لڑ کی کہنس لگدے ہے تو اب کوئی کیوں لوٹ کی کو لگ گئی۔

سوال ۱۵: جن باز کہنے کو کہتا ہے کہ قرآن کلام سے جن لاکوں گا جن کو کلام سے جلا کر راکھ
کر دوں گا تھیں جب جن نکالتے ہیں تو ذمہ مارتے ہیں۔ سرخ مرچ جلا کرنا کہ میں
دھونی رہتا ہے یہ کیوں ہے؟ کیا اس طرح جن باز کے مکروہ ہند سے کی کہنس کھل جاتی ہے
ثابت ہو گیا کہ تھوڑی گندہ، جادو، جن بازی، عرافی کہانت سب جھوٹ ہے۔

سوال ۱۶: پھر دورے کیوں پڑتے ہیں؟

جواب: اس مریض کو کوئی طبعی مرض ہوتی ہے یا پھر اس کا یہ فریب ہوتا ہے جن جادو وغیرہ
بالکل نہیں ہوتا اور میری ان باتوں کی قدر دین تائید کے لئے اعلان قرآن ہے۔

وَمَا كَانَ لِيٰ غَلِيلُكُمْ مَنْ شَرِطَنَ إِلَّا أَنْ دَعْنَرَ تَكْمِ فَاسْتَحْفَمْ لِيٰ۔

ترجمہ: اور نہیں تھا میرا تم پر کوئی زور مگر میں تم کو صرف دعوت دیتا تھا پس تم میری دعوت
(وسوہ) کو قبول کر لیتے تھے۔ (امراہم ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ قیامت کے دن شیطان جن ابلیس جنہیوں کے سامنے تقریر کرے گا اور
کہے گا کہ میرا تم پر کوئی زور، تشدد و خنثی نہیں تھی میں تو صرف تم کو صورت و سوہ دعوت دیتا تھا
تم میری دعوت شرک، کفر، گناہ کو قبول کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی تقریر نکل کر کے
تر دینہیں فرمائی تو معلوم ہوا کہ شیطان کی یہ تقریر حقیقت ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تائید فرمائی
يُؤْسِسُ فِيْ صَدُوْرِ النَّاسِ ترجمہ: کہ شیطان لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔
آئیے جناب اعلان قرآن نے جن باز کے جھوٹ اور فریب کے ذھول کا پول کھول دیا ہے
کہ سارا جھوٹ ہے کیونکہ کوئی جن کسی انسان پر نہیں چڑھتا کیونکہ اس بدترین تشدد کی مشاہ

کائنات میں نہیں طبق۔ اور جن شیطان کہہ رہا ہے کہ میرا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا۔ میں صرف بذریعہ و سو سو گھوٹ دیتا تھا۔

سوال ۷۴: جادو کے قائمین کا یہ کہنا کہ جادو کا اڑ جنی شیطان مسحور شخص تک پہنچانا ہے کیا یہ جھوٹ ہے؟

جواب: ہاں اس اعلان نے جھوٹ کا پردہ چاک کر دیا۔ کہ شیطان جن کسی پر تشدیں کرتا اور جادو کا اڑ اس شخص تک نہیں پہنچانا جس پر جادوگر نے جادو کیا تھا۔ کیونکہ یہ ایک غیر مصدقہ ہے مثلاً بقول ان کے کہ جادو سے انسان بیمار ہو جاتا ہے اور کوئی علاج بھی کارگر نہیں ہوتا جادو سے آدمی مر جاتا ہے کار بیاندہ ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اعلان قرآن نے تادیا کہ یہ تشدید ہے اور شیطان تشدید نہیں کرتا۔

ہمارا لشیخ حفت ملکوں کے پتے:

۱: جامع مسجد حیدر کریم تنظیم اسلامیں نزد خوبیہ فریبہ، پتال وہاڑی روڈ ملتان۔

۲: جامع مسجد حیدر کریم تنظیم اسلامیں جہانگیر آباد گلی نمبرا نزد طفیل آباد روڈ پشاور۔

۳: جامع مسجد حیدر کریم تنظیم اسلامیں پتوہ والی براستہ پتوہ تحصیل شاہ کوٹ ضلع شتوپورہ۔

۴: جامع مسجد حیدر احمد مرکز تنظیم اسلامیں عبدالحکیم تحصیل کیروال ضلع خانووال۔

۵: جامع مسجد حیدر کریم مرکز تنظیم اسلامیں موضع جنگل عبداللہ مسی ملتان۔

۶: مرکز تنظیم اسلامیں محلہ رشید پورہ گلی نمبر ۳ جلالپور روڈ حافظ آباد۔

۷: مسجد رمضان مکان نمبر ۲۲ گلی نبرڈی بلاک نمبر دی شمول ملتان (ملتان)۔

۸: دُرِّ محَمَّد دُرِّ اُمِّي منزل السعو دیریث العطاۓ کالوئی ڈاکخانہ گلگشت ملتان۔

ایمان یا انکار رفع و نزول سیدنا علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَوْمَا قُلْوَهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفْعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ ترجمہ اور تصنیف
انہوں نے عصیٰ علیہ السلام کو قول نہیں کیا ہے بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا ہے اور
اللہ تعالیٰ زبردست طاقت رکھنے والا ہے۔ (النساء۔ ۱۵۸، ۱۵۷)

وَإِنْ مَنْ أَهْلَ الْكِبْرٍ إِلَّا لَيُؤْمَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۝ وَيَوْمَ الْقِيْمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدِنَا ۝
ترجمہ: نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب مگر عصیٰ پر ایمان لے آئے گا عصیٰ کی موت سے پہلے اور
عصیٰ ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ (النساء۔ ۱۵۹)

إِنَّهُ لَعْلَمُ لِلْسَّاعَةِ ترجمہ سیدنا عصیٰ قیامت کا علم اور نہان ہیں۔ (زکر۔ ۶۱)
ان تینوں آیت سے کتنا صاف اور روشن کی طرح مسلم رفع، حیات اور نزول ثابت ہے۔
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہے اُس ذات کی جس
کے قبضے میں میری جان ہے امن مریم (عصیٰ) تم میں اتریں گے حاکم عامل ہو کر پھر وہ
صلیب کو تو زیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جہا کو موقوف کر دیں گے اُن تباہ جائے گا کہ کوئی
شخص قول نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ ساری دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہو گا پھر
ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم اس کی تقدیق و تائید قرآن سے چاہتے ہو تو پڑھو!

وَإِنْ مَنْ أَهْلَ الْكِبْرٍ إِلَّا لَيُؤْمَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۝ وَيَوْمَ الْقِيْمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدِنَا ۝
ترجمہ: نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب مگر عصیٰ پر ایمان لے آئے گا عصیٰ کی موت سے پہلے اور
عصیٰ ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ (النساء۔ ۱۵۹)

یہ حدیث شاہ نزول عصیٰ (۲۹۰ ج ۱) بخاری (۲۸۷ ج ۱) مسلم (۳۶) ترمذی (۲۰۸)

امن بچہ (۲۰۶) مسند احمد (۳۶۵) مشفکوۃ میں موجود ہے۔

(۱) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال عیمیٰ کا کیا صاف اعلان فرمایا۔
(۲) ابو ہریرہؓ نے حدیث اور قرآن کی ایک آیت کو ملا کر دونوں سے زوال عیمیٰ ثابت کیا۔
اور زوال عیمیٰ پر اپنے ایمان کا اعلان کیا۔

(۳) ابو ہریرہؓ نے آیت کے معنی کا تحسین کیا اور قبلِ موتہؑ کی ضمیر کا مرجع سیدنا عیمیٰ ہے کا تحسین کیا نہیں اس سے زوال سیدنا عیمیٰ ثابت کیا۔

(۴) یہ مسلم اصول ہے کہ جس آیت کی تفسیر کسی صحابی سے ثابت ہو جائے وہی تفسیر صحیح ہے
اس تفسیر کے خلاف اور بالکل باعذ تفسیر غلط ہوتی ہے چنانچہ این حجر عسقلانی فتح الباری شرح
بخاری میں اس کے متعلق لکھتا ہے کہ ابو ہریرہؓ کا حدیث بیان کر کے نہیں میں آیت کا پڑھنا
اس سے یہ ظاہر ہے کہ ابو ہریرہؓ کافد ہب ہے کہ قول الٰہی لَئُوْمَنَّ بِهِ اور قبلِ موتہؑ
دونوں میںؑ کی ضمیر عیمیٰ کی طرف جاتی ہے پس

وَإِنْ مَنْ أَهْلَ الْكِتَابُ إِلَّا لَيُؤْمِنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَمْكُنُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
کا معنی یہ ہوا کہ سب اہل کتاب عیمیٰ پر ایمان لے آئیں گے عیمیٰ کی ہوت سے پہلے اور عیمیٰ
آن پر قیامت کو دن کواد ہوں گے اسی پر عبداللہ بن عباسؓ نے یقین کیا ہے اور امام امن حمیر
نے این عباسؓ سے بطریق سعید بن جبیر صحیح سنن کے ساتھ روایت کیا ہے کہ انہوں نے
قبلِ موتہؑ کے متعلق کہا ہے کہ عیمیٰ کی ہوت سے پہلے اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے نہیز
ابی رجاء حسن بھری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم عیمیٰ اس وقت
زندہ ہیں۔ جب عیمیٰ نازل ہوں گے سب اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ (فتح الباری)
امام نووی شرح صحیح مسلم میں اسی حدیث کی شرح ملک فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ابو ہریرہؓ

کے ذہب کی صریح دلیل ہے کہ آیت میں قبلِ موتہؐ میں ڈکی خیر عینی کی طرف جاتی ہے اس تشریع سے ثابت ہوا کہ ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ دونوں صحابیوں اور حسن بصریؑ تابعی کا ایمان ہے کہ عینی نازل ہو گئے قبلِ موتہؐ میں ڈکی خیر عینی کی طرف جاتی ہے اور حسن بصریؑ فرماتے ہیں کہ عینی زندہ ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں زوال عینی کا اعلان فرمایا اب بھی زوال عینی میں اور آیت کی تغیر اور تشریع میں کوئی شک ہے نیز ابو ہریرہؓ نے فَأَفْرَءُ وَإِنْ شَتَّمْ جَمِيعَ كَمِيقَةِ اسْتِعْمَالِ كَيْ ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو ہریرہؓ بہت سارے لوگوں (صحابہؓ اور تابعینؓ) کے سامنے پڑھیت بیان کرتے تھے ان سامن میں سے کسی نے بھی ان کا نہیں کیا معلوم ہوا کہ صحابہؓ اور تابعینؓ کا کبھی عقیدہ و تھا۔

سوال: بخاری کی یہ حدیث ضعیف ہے؟

جواب: یہ حدیث بالکل صحیح ہے اس کی سند یہ ہے کہ اس حدیث کے رواییہ ہیں۔

- (۱) اسحاق بن روبیہ: وہب بن جنید نے کہا کہ اسحاق کو جزا خیر دے فہم بن حماد نے کہا جب تو کسی خراسانی سے سنبھل کر اسحاق کے خلاف کوئی کلام کر رہا ہے تو وہ آدمی دیدار نہیں ہے امام احمد نے کہا کوئی خراسانی اسحاق جیسا نہیں نیز فرمایا الحسن امام من ائمۃ الاممین امام زادی نے فرمایا محدث مامون امام من ائمۃ الحدیث ثقہ ہے (امن حبان) آج تکی کہتا ہے کہ میں نے ابو داؤد سے سنا کہ اسحاق متوفی سے پہلے پانچ ماہ اس کے حافظہ میں تغیر آگیا تھا اسحاق بن روبیہ سے زیادہ کوئی حافظہ والا نہ تھا (ابوزرع [تہذیب التحذیب تذکرۃ الحفاظ])
- (۲) یعقوب بن ابراء: ثقہ امن محسن ثقہ عجلی صدوق ابو حاتم ثقہ امن حبان ثقہ مامون امن سعد (تہذیب التحذیب)
- (۳) ابراء: ثقہ جبڑہ امن محسن ثقہ امام احمد ثقہ عجلی ثقہ ابو حاتم (تہذیب التحذیب)
- (۴) صالح بن کیسان: کثیر الحدیث ثقہ جبڑہ امن عبد البر صالح ثقہ امن حبان ثقہ عجلی نسائی

اور این خلاش ثقہ بہت سے حقوق ثقہ و تابعی ابو حاتم (تجزیب الحدیث)

(۵) این شہاب زہری: احمد بن الاعلام و عالم الحجاز والشام زہبی ثقہ کثیر الحدیث و اعلم بر افتیہ اور جامع قہاں مسند ثقہ نہیں این عینہ این دیوار سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں زہری سے زیادہ بہتر حدیث بیان کرنے والا کسی کٹش سمجھتا (تجزیب الحدیث) این جو عسقلانی نے کہا الفقیریہ الحافظ مخفی طی جلالۃ واقعۃ ثبوت (اقریب الحدیث مدرسہ الروای)

(۶) سعید بن المسیب۔ امام زہبی نے فرمایا۔ احمد الاعلام سید الباصن ثقہ جوہہ۔ فیقہ رفع الذکر راس فی اعلم واعمل۔ (الکافش)

(۷) ابو ہریرہؓ۔ الامام الفقیری الجعفر سید الحفاظ الایاث صاحب الرسول اللہ علیہ السلام

علیہ وسلم سامام بغوی نے فرمایا کہ بخاری کی اس حدیث کی صحت پر ان محمدین مخفی ہیں۔

(شرح السنۃ۔ سیر العلام الغزالی عطلان)

سوال: اگر کوئی مرزاں کہے کہ یہ حدیث تو صحیح ہے لیکن قرآن مجید کے خلاف ہے؟

جواب: جب ابو ہریرہؓ نے حدیث کی تائید میں آیت ۲۱ کی اور قرآن و حدیث سے نزول ثابت کیا تو خلاف قرآن کیسے ہوئی۔

سوال: اگر کوئی مرزاں کہے کہ این عبادت میں متفق ہے کہ مخفیں کی ضمیر کتابی کی طرف جاتی ہے۔

جواب: اول تو یہ روایات غییف ہیں اگر کوئی صحیح ہے تو اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ این عبادت عیتی کی ہوت کے قائل ہیں بلکہ وہ نزول کے قائل ہیں جب نزول کے قائل ہیں تو ان کے نزدیک کی ضمیر بھی عیتی کی طرف جاتی ہے اور یہی قول صحیح ہے۔

سوال: اگر کوئی مرزاں کہے کہ نزول کا تقدیرہ ثم نبوت کے تقدیرہ کے خلاف ہے؟

جواب: جب قرآن مجید کی آیات سے رفع و نزول ثابت ہے جیسا کہ ابو ہریرہؓ نے قرآن و حدیث سے ثابت فرمایا تو کیا ابو ہریرہؓ ختم نبوت کے غیر تھے اور پھر ابو ہریرہؓ عام مجتمع صحابہ

اور نبی نے کے سامنے جب یہ حدیث اور قرآن کی آئیت پیش فرماتے تو کوئی بھی مخالف نہیں کرتا تھا کیا وہ سب ختم نبوت کے مکر تھے۔ لیکن ثابت ہوا کہ یہ سب سوالات مگر ہر اور مفرد ہے ہیں نیز نائید میں یہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے کتنے محدثین ہیں جنہوں نے کتب حدیث میں باب نزول عینیٰ (عینیٰ کے ماذل ہونے کے باب) کا نام ہے ہیں مثلاً کتب بخاری مسلم رمذانی ماجد فتح الباری مکملۃ وغیرہ اور کوئی بھی محدث نزول کا مکر نہیں کیا یہ سب محدثین ختم نبوت کے مکر تھے کیونکہ کسی بھی محدث نے وفات عینیٰ میں مریم کا باب نہیں باندھا حالانکہ وفات انبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باب باندھا ہے۔

سوال: چیسا کہ ابو ہریرہؓ کا صحیح السنہ حدیث و قرآن سے نزول سیدنا عینیٰ ثابت ہے اسی طرح صحیح السنہ حدیث سے کسی صحابیؓ تابعیؓ تابعیؓ اور محدث کا عقیدہ وفات سیدنا عینیٰ ثابت کیا جاسکتا ہے؟

جواب: نہیں بالکل نہیں۔ جب قرآن اور صحیح السنہ حدیث سے ابو ہریرہؓ کا عقیدہ نزول ثابت ہو گیا تو بھی صحیح ایمان ہوا چونکہ صحابیؓ کے ایمان کو ظلٹ کہنا کفر ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَإِنْ أَمْنُوا بِمِثْلِ مَا أَمْتَنُّهُ بِهِ لَقَدْ أَهْلَكُوا حَتَّىٰ وَجَاءُهُمْ (البقرة: ۱۳۷)

ترجمہ: اگر وہ ایسا ایمان لا سکیں جیسا صحابہؓ ایمان لائے ہو تو وہ لوگ ہدایت پر ہیں۔

ابو ہریرہؓ سے نزول عینیٰ میں مریمؓ کی احادیث علماء نبی نے بیان کرنے والے درج ذیل ہیں۔
 ۱۔ سعید بن المسیبؓ ۲۔ نافع مولیٰ ابی قارہؓ الانصاریؓ ۳۔ عطائیؓ میہا مولیؓ ایکن ابی قیابؓ ۴۔ سعید المقریؓ ۵۔ حنظہؓ میں علی الاسمیؓ ۶۔ زیاد بن سعدؓ کلیبؓ ۸۔ ابو صالح ذکوانؓ ۹۔ عبد الرحمن بن ابی عمرہؓ ۱۰۔ اولید بن ربانؓ الحمد بن سرینؓ ۱۱۔ زید العاصمؓ

اب جن صحابہ کرام سے نزول کی حدیث مردی ہیں ان کے نام پڑھئے ابو ہریرہؓ ۱۲۔ جابرؓ میں عبد اللہؓ ۱۳۔ فوادؓ میں سمعانؓ ۱۴۔ اوسؓ میں اوسؓ ۱۵۔ عبد اللہ بن عمرؓ میں العاسؓ ۱۶۔ حذیفہؓ میں اسیدؓ

۷۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ۸۔ عبد اللہ بن مسحودؓ ۹۔ مجعؓ بن جاریہؓ ۱۰۔ عبد اللہ بن مغفل
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام انبیاء علیہ السلام کو شمول یعنی مضبوطی سے عہدوں پاں لیا کہ
اے انبیاء تم نوبت بدنوبت دنیا میں نبی میں کرجاؤ گا اور کسی زمانے میں ایک ایسا نبی آئے
گا جو خاص صفات سے موصوف ہو گا اس حال میں کہ تمھارے پاس جو کتاب و حکمت یعنی
دین تو حیدر موجود ہو گا وہ اس کی بھرپور تقدیق کرنے والا ہو تو اس وقت تم پر فرض ہو گا کہ
لَتُؤْمِنُ بِهِ وَلَتُنَصِّرُنَّهُ ۖ ترجمہ اس پر ایمان لا ادا اور اس کی ضرورت دکرو۔ (اعران... ۸۱)
یعنی اپنی نبوت کا اعلان ہند کر دیا اور اس کی نبوت پر ایمان رکھ کر اس کے تابع ہو کر چنان قائم
عند اللہ تو نبی ہو گے بلکہ میں پر موصوف نبی نہ ہو گے بلکہ اس ہستی کے تابع نبی میں کرہتا ہو
گا۔ معراج کی رات کو تمام انبیاء جن سے بر زخی ملاقات سر زمین بیت المقدس میں ہوئی اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ارواح کو نماز پڑھائی تباہ لَتُؤْمِنُ بِهِ کا وعدہ پھاپا ہوا۔ اور
سب کے سب انبیاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی اور تابع بخزلتہ انتی تھے اور جب یعنی
نازل ہوں گے تو اس وقت لَتُنَصِّرُنَّهُ کا وعدہ پورا ہو گا۔ یعنی باوجود تصرف بالنبیہ عندهم ہو
نے کے موصوف نبیہ نہ ہوں گے بلکہ بخزلتہ انتی کے تابع دا صر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں
گے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ یعنی نزول کے وقت القاب نبیہ کے باوجود بالفعل نبیہ خاتم النبیین میں
موصوف نبیہ نہ ہوں گے بلکہ بخزلتہ انتی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین تو حیدر کے صر
اور آپ کی نبوت کے تابع ہوں گے۔

دورت؟

حرف اول: «ورت...؟ یہاں محیر العقول ضرور ہے کہ ساری کائنات کا رتبہ تو ایک ہے تو پھر دورت کائنات میں کیسے ہوئے؟ اسی لیے سوالیہ نشان دیا گیا ہے کہ کیا کائنات میں واقعی دورت ہیں؟ آپ زیرنظر کتابچہ میں پڑھیں گے کہ حقیقت اور کائنات کا رتبہ مطلق ایک ہی ہے لیکن انسانی غلط نظریات و عقائد اور ایمانیات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کائنات میں «ورت» ہیں ایک رتب جس کو کتب سماویہ (زبور، تورات، انجلیل، قرآن مجید اور حکف آسمانی) اور ایضاً عینز کائنات کے ذرہ ذرہ نے تسلیم کیا ہے اور دوسرا رتبہ وہ ہے جس کو بعض انسانی غلط نظریات و ایمانیات نے تسلیم کیا ہے جو کہ بالکل غلط ہے صرف وہم ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے جس کو کائنات میں کسی دلیل سے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

**وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَمَا
لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝**

ترجمہ: اور (لگ) اللہ تعالیٰ کے سو الگی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی کوئی دلیل نازل نہیں کی گئی اور نہ ان کے پاس اس کی کوئی علمی دلیل ہے اور خالموں کا کوئی بد دگار نہیں ہوگا۔ (ج ۱۷)

محقق ذاتیف۔ شیر احمد

ایک رب

درج ذیل قرآنی آیات کی نصوص قطعیہ سے رب الظہن کی شان بیان کی گئی ہے اور بھی شان اور اسی شان والا عظمت و جلال والا بے حش و بے مثال وحدہ لا شریک لہ رب کائنات ہے جس کفر آن مجید نے ہزاروں آیات میں بیان کیا ہے جس پر تمام انہیاء اور تمام رذائل خود ایمان لائے اور کائنات کے تمام انسانوں کو رب الظہن پر ایمان لانے کی دعوت دیتے رہے اور بناوٹی رب اور الہ کی تردید کرتے رہے اور اسی دعوت کے حلیم اور انکار پر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت اور روزخ کے فیصلے کریں گے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا تُوْحِيَ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَأَعْبُلُنُونَ ۝
ترجمہ: تھے سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف بھی وحی کی گئی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو۔ (۲۵...الأنبياء)

ہمیشہ ہر دور کے مشرکین نے اللہ تعالیٰ اللہ واحد

کے علاوہ دوسرے بہت سے الہوں کا عقیدہ رکھا ہے
وَاتَّخَدُوا مِنْ دُوْنِ اللَّهِ إِلَهَةً إِلَّا كُنُونُ الْهُمَّ عِزًا ۝ كَلَّا مَسِيحَ مُخْرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ
وَإِلَّا كُنُونُ عَلَيْهِمْ حِلَّا ۝ ترجمہ: اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ والہ (معبود) بیار کھے ہیں تاکہ وہ ان کے مددگار ہوں یہ ہرگز نہیں بوسکتا وہ ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے دشمن بن جائیں گے۔ (مریم...۸۱-۸۲)

لَوْلَا يَا تُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَنٍ اِبْتِنَ ظَلَمٍ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝
ترجمہ: بھلا یہ لفگ ان کے الہ ہونے پر کوئی دشمن کیوں نہیں پیش کرتے تو اس شخص سے

زیادہ خالم کوں ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افڑا باندھ۔ (کف ۱۵)

أَمْ أَخْلُوا بِاللَّهِ مِنَ الْأَرْضِ هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ
لَفَسَدَتَا جَفَّ سُبْخَنَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصْفُونَ ۝

ترجمہ: بھالا لوگوں نے جوز میں سے بیدا ہونے والی جھوٹ سے اللہ تعالیٰ کے سوا اور بہت سے
الا اور معبود بنالے ہیں (تو کیا) وہ ان کو (مرنے کے بعد) اخاکھرا کریں گے اگر آسمان
وزمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور الہ ہوتے تو زمین و آسمان تباہ و برباد ہو جاتے جو شرک کی
باتیں یہ (شرک) لوگ بتاتے ہیں رب اعرش ان سے پاک ہے۔ (الانبیاء ۲۲، ۳۱)

الصرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَخْلُوا بِالْهَيْنِ اثْنَيْنِ ۝ إِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَاحِدٌ ۝ فَإِنَّمَا يَفْسِدُ فَارْهَبُونَ ۝ وَلَهُ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الْأَنْبِيَاءُ وَأَصْبَابُهُ ۝ فَإِنَّمَا يَتَقْرَبُونَ ۝ وَمَا يُكْثِمُ مِنْ
نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسْكُمُ الْفُرُّ فَإِلَيْهِ تَجْهَرُونَ ۝ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الْفُرُّ
عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دو والہ (محبوب) نہ بنا و نہ قینا وہی الواحد ہے تو مجھ سے
ڈرتے رہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی اللہ کا ہے اور اسی کی
عمادت تم پر لازم ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے سوا درمیں سے کوئی ڈرتے رہو جو حستیں حاصل
ہیں سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر جب تم کوئی تکلیف پہنچیں ہے تو اسی اللہ تعالیٰ کے آگے
چلاتے ہو پھر جب اللہ تعالیٰ تم سے تکلیف کو دور کر دتا ہے تو کچھ لوگ تم میں سے اللہ تعالیٰ
کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔ (خلیل ۵۲۵)

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۝

ترجمہ: اللہ الہ برحق ہے اُس کے سوا کوئی اللہ نہیں اُس کے نام بہت ایجھے ہیں۔ (ظرف ۸)

وَإِنَّا لَخَرَّتْكَ فَأَسْتَمِعُ لِمَا تُوحِي ۝ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُنِي ۝
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أَخْفِيَهَا لِتُجَزِّيَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا
تَسْعِي ۝

ترجمہ: اور میں نے تم کو (نبوت کے لئے) جنم لیا ہے تو جو وحی کی جائے سنو بے شک میں ہی
اللہ ہوں میرے سوا کوئی اللہ نہیں ہے تو تم میری عبادت کرو اور میری یاد کیلئے نماز پڑھا کرو
قیامت ہیئت آنے والی ہے۔ (ظرف ۱۵۶۱۳)

إِنَّمَا الْهُكْمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهُ لَهُ دَوْيَعَ كُلَّ شَيْءٍ عَلَمًا ۝ (ظرف ۹۸)

ترجمہ: تمہارا مجبود اللہ ہے اُس کے سوا کوئی مجبود نہیں ہے اُس کا علم ہر جیز پر محیط ہے۔
وَمَا أَرَى سَلَاتِنَ مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ لَا تُوحِي إِلَيْهِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُنِي ۝
ترجمہ: جو رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجیں ان سب کی طرف پہنچی وہی بھیجی کہ اللہ کے سوا کوئی
اللہ نہیں تو صرف میری ہی عبادت کرو۔ (الانبیاء ۲۵)

مزید رب العالمین کی شان جو قرآن نے پیش کی ہے

أَنْ رَبُّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سَيَّةٍ أَيَّامٍ ثُمَّ أَسْتَوَى عَلَى
الْعَرْشِ يُنَبِّرُ الْأَمْرَ دَمَاهِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مَنْ أَبْعَدَ رَبِّهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
فَأَعْبُدُنُهُ أَقْلَاتَهُ دَكْرُونَ ۝

ترجمہ: تمہارا تو اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھوٹن میں بنائے پھر عرش پر مستوی ہوا
وہی مدبر عالم ہے کائنات کا قلم و نقش اُسی کے قبضہ میں ہے کوئی اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کی
سفارش نہیں کر سکتا بھی تمہارا رب ہے تو اُسی کی عبادت کرو جملاتم تصحیح کیوں حاصل نہیں

کرتے۔ (یونس...۲)

فُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ فُلْ اللَّهُ ۝ فُلْ أَفَأَخْلَقْتُمْ مَنْ دُونَهُ أُولَيَاءَ
لَا يَمْلِكُونَ لَانْفِسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًا ۝ فُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ ۝ أَمْ هُلْ
يَسْتَوِي الظَّلْمَةُ وَالنُّورُ ۝ أَمْ جَعَلُوا اللَّهَ شَرَّكَاءَ خَلَقُوا أَكْثَارَهُ فَقَاتَاهُ الْخَلْقُ
عَلَيْهِمْ ۝ فُلْ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

ترجمہ: ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے تم ہی کہہ دو کہ اللہ ہے پھر ان سے
کہو کہ تم نے اللہ کے سوا یہے لوگوں کو کیوں کا ساز بنا لیا ہے جو خود اپنے نفع و نقصان کا کچھ
اختیار نہیں رکھتے (یہ بھی) پوچھ کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا ہمارے ہیں یا اندھیرا اور اجالا ہمارے
ہو سکتا ہے بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہے کیا انھوں نے اللہ کی حقیقت
بیدا کی ہے جس کے سبب ان کو حقوقات مشتری ہو گئی ہے (اللہ کی حقوق کون کی ہے اور وہ مرے
الہوں کی حقوق کون کی ہے) کہہ دو کہ صرف اللہ ہی ہر چیز کا بیدا کرنے والا ہے اور وہ رب
یکتا اور قہار ہے۔ (رعد...۱۶)

فُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۝ فُلْ أَفَلَا
تَفَقُّنَ ۝ فُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلْكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ ۝ وَهُوَ بِجِيرٍ وَلَا يَجَازُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۝ فُلْ فَإِنِّي تُسْخِرُونَ ۝

ترجمہ: ان سے پوچھو کہ سات آسمانوں کا رب کون ہے اور عرش عظیم کا رب کون ہے
ساختہ کہہ دیں گے کہ یہ سب چیزیں اللہ کی ہیں کہو کہ پھر تم ذرستے کوں نہیں کہو کہ اگر تم
جائتے ہو تو تا دو کہ وہ کون ہے جس کے با تحمل ہر چیز کی با دشائی ہے اور وہ نہاد دتا ہے اور
اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا فوراً کہہ دیں گے کہ اللہ! تو کہو پھر تم کو دھوکا کہاں
سلگا ہے۔ (المومون...۸۹۲۸۶)

إِنَّ رَبَّكَ يَسْطُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ دَانُهُ كَانَ يُعْبَادُهُ خَيْرًا ۝

ترجمہ: بے شک تم حا راب جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے عج کرتا ہے اور وہ اپنے بندوں سے خبردار اور ان کو دیکھ رہا ہے۔ (فی اسرائیل ۳۰)

فُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَذَادًا لِكَلِمَتِ رَبِّي لَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَتُ رَبِّي
وَلَوْ جَئْنَا بِمِثْلِهِ مَذَادًا ۝ فُلْ إِنَّمَا آنَا بَشَرٌ مُظْلَكٌمْ يَوْمَ حِيَ إِلَىٰ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ
وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقاءَ رَبِّهِ فَلَيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةٍ

رَبِّهِ أَخْدَانِ ۝

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر مندر میرے رب کی صفات لکھنے کیلئے سیاہی ہو تو قمل اس کے کھیرے
رب کی صفات اور اس کی شان تمام ہو مندر ختم ہو جائے اگرچہم ویسا ہی ایک اور مندر اس
کی مدد کے لئے لا جائیں کہہ دو کہ میں تمہاری طرح کا بیش روں البتہ میری طرف وحی آتی ہے
یقیناً تمہارا مجبود تھا راب واحد ہے تو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھ چاہئے کہ عمل
نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو ضریب نہ بائے۔ (الکہف ۱۰۹، ۱۱۰)

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِيقَ ۝ يُنْكِرُ الْأَيُّلُ عَلَى النَّهَارِ وَيُنْكِرُ النَّهَارَ عَلَى
الْأَيُّلِ وَسُخْرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۝ كُلُّ يَجْرِي لِأَجْلِ مَسْعَىٰ ۝ إِلَّا هُوَ الْغَرِيبُ
الْغَفَارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِنْ نُفُسٍٖ وَاحْمَلُهُمْ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنْ
الْأَنْعَامِ ثَمَنِيَّةً أَزْوَاجٍ ۝ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهِتُكُمْ خَلْقًا مِنْ
فَلَمْتَ ثَلِثَ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ كَهُ الْمَلَكُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ فَإِنَّ تُضَرِّفُونَ ۝

ترجمہ: اسی نے آسمانوں اور زمین کو مدیر کے ساتھ پیدا کیا اور وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے
اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اسی نے سورج اور چاند کو سخر کر کھا ہے سب ایک وقت مترتب
چلتے رہیں گے دیکھو وہی غالب اور بخشش والا ہے اسی نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر اس

سے اس کا جوڑا بنا یا پھر اسی نے تمہارے لیے چار پایوں میں سے آٹھ جوڑے بنائے وہی تم کو تمہاری ماوں کے پیٹ میں ایک طرح پھر دمری طرح تین اندر چروں میں بناتا ہے جیسی اللہ تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر تم کہاں پھر جاتے ہو۔ (الزمر۔ ۶۵)

ذلِّکُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُكُلَّ شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَإِنَّى تُوْفَكُوْنَ ۝
ترجمہ: مجھی تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا بیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھکر رہے ہو۔ (المومن۔ ۶۲)

**اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً وَصَوَرَكُمْ فَأَخْسَنَ
صَوْرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذلِّكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَبَّيْكَ اللَّهُ رَبُّ
الْعَلَمِيْنَ ۝ هُوَ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَلَمِيْنَ ۝**

ترجمہ: اللہ ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے غیر نے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھست اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی بہت خوب بنائیں اور تمھیں پا کیزہ رزق طایا یہ (مزکورہ بالا صفات اور کمالات والا) تمہارا رب ہے پس بہت سی بارہ کرت ہے اللہ جو رب ہے سارے عالمیں کا وہ زندہ ہے (جسے موت نہیں آتی) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی عبادت کو خالص کر کر اسی کو پکارو ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (المومن۔ ۶۲۔ ۶۳)

**ثُمَّ إِلَيْكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيَنْبَغِيْكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ دِيَنُهُ عَلَيْهِمْ بِمَا
الصُّلُوْرُ ۝**

ترجمہ: پھر تم کو اپنے رب کی طرف لوٹا ہے پھر تم جو کچھ کرتے ہو وہ رب تم کو تادے گا وہ تو

دولوں کی پوشیدہ جاتیں تک جانتے ہے۔ (زمر...۷)

فَقُلْ كُ اسْتَغْفِرُوا رَبُّكُمْ دِإِنَّهُ كَانَ غَفارًا ۝ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مُدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَفَارًا ۝

ترجمہ: پہن کہو کہ اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ یہا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے لگا تار مینہ سائے گا وہ مال اور بیٹوں سے تمہاری مد فرمائے گا اور تمھیں باغ عطا کرے گا اور (ان میں) تمہارے لیے نہیں بجا دے گا تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ (نوح...۱۳۰)

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٌ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝ أَعْدَدْتُ لِلنَّبِيِّنَ مَنْؤَا بِاللَّهِ وَرَسُلِهِ ۝ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۝ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

ترجمہ: لوگوں دوڑوا پنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض جیسا ہے اور جوان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اداں کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یا اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اللہ پر افضل کا مالک ہے۔ (حمدیہ...۲۶)

خلاصہ: قرآن مجید کی آیات کثیرہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور بے مثل و بے مثال اور یکتا وحدہ لا شریکہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کا مدیر عالم ہونا اور ساری کائنات کا ناظم و نعم صرف اسی کے قبضہ میں ہونا کائنات کی ہر چیز پر صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت اور با دشائی اور تصرف کا ہونا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات و اختیارات و تصرفات و قدرت و طاقت و عظمت و جلال میں کسی چیز کا دل و شریک نہ ہونا اور کسی کو عطا فی اخیار و تصرف و قدرت و طاقت کا نہ

دریافت ثابت ہو چکا ہے اور مزید برآں ساری کتب صحف و کماونی خصوصاً قرآن نے جو شان اللہ تعالیٰ کی بیان فرمائی ہے اسی شان والے رب تعالیٰ کو کائنات کا ذرہ ذرہ مانتا ہے اسی شان والے رب کے سامنے ہر چیز بجھہ کرتی ہے اور ہر چیز کا سایہ بھی بجھہ کرتا ہے اور ہر چیز اسی شان والے رب کی تسبیحات پر حصتی ہے اور اسی شان والے رب ذوالجلال پر تمام اہمیّاً عیمان لائے اور کائنات کے تمام صدقین و تمام پیغمبر اور تمام صحابۃ پیغمبران تھے تا پیغمبران و ائمہ محدثین و ائمہ فقہاء اور تمام اولیاء اور تمام پیغمبران ایمان لائے اور حکایات میں سے تمام مومنین حکایات اسی عظمت و جلال و شان والے رب پر ایمان لائے اور سب نے اسی کی عبادت کی اور قرآن کے بیان کے مطابق اسی شان و تصور و عظمت و جلال بے ٹھل و بے مثال وحد و لا شریک لهی حقیقی رب تعالیٰ ہے رب الحکیم ہے

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَهْجِي وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۝ وَيَدْلِكَ أَمْرُثَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ بے شک میری صلوٰۃ (نماز) میری قربانی، میری زندگی اور موت سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے اول مسلم ہوں۔ (الانعام۔ ۱۶۲، ۱۶۳)

دوسرے رب

درج ذیل اوراق میں صرف اور صرف مختصر کچھ عبارات نقل کی گئی ہیں ورنہ اسکی عبارات اور اس جیسی دوسری عبارات سے کتب کثیرہ بھری پڑی ہیں اور ان عبارات کو آپ غور سے پڑھیں گے تو آپ کو روز روشن کی طرح یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ یہ دوسرے رب کا تصور و نظر یہ ہے جس پر کثیر انسانوں کا ایمان ہے اس نظریہ کے تحت ساری کائنات پر تصرف اور

اختیار، حکومت دبادشاہی، الوہیت و ربویت اسی دوسرے ہادیٰ جھوٹے رب کی ہے جو بہت بڑا انفراد شرک ہے جس میں انسانیت کی اکثریت للت پت ہے حالانکہ حقیقت اس کے بر عکس ہے ارشادِ الہمی ہے۔

وَالْزَيْنَ تَدْعُونَ مَنْ ذُوْنَهُ مَا يَمْلَكُونَ مَنْ قَطْمِيرٌ ۝

ترجمہ: جن من دون اللہ کو تم پکارتے ہو و تو پرے کا دکا اختیار نہیں رکھتے۔ (قاطر ۱۳) نوٹ: قرآنی لفظ ”من دون اللہ“ کی اصطلاح کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ساری کائنات اور کائنات کا ذر و ذرہ کیا اچیاً، اطیا اللہ، ملائک، جنات وغیرہ تمام حقوق من دون اللہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کی تمام حقوق پرے کا دکا بھی ذاتی و عطاً کوئی اختیار نہیں رکھتی۔

اصطلاحات: قبل اس کے کہ آپ درج ذیل اوراق کو پڑھیں پہلے ان اصطلاحات کو سمجھیں جوان اوراق میں درج شدہ عبارات میں نقل کی گئی ہیں مثلاً کمالاتِ محمدی، اصل واسطہ، ویلہ، ظل، حقیقتِ محمدی، سرالوجود، اصل الوجود، ظلیف اعظم، ولی الحمد عالم، نامب مطلق، بدرا کائنات، بخزن کائنات، فنا، کائنات مخصوصہ کائنات، حقیقت مقدسہ روحانیت و نورانیت نبی مسیح میرزا جامیں اسم اللہ، بختر کون و مکان، زبدہ زمین و زماں، نور جسم، مظہر مظاہر، طول، فتنی اللہ، بختر موجودات، بحد رکائنات، نورالنبی، وحدت الوجود، موجودالا اللہ ان تمام اصطلاحات کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات مطلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں مشخص ہو گئی بختر کائنات میں جو کچھ ہوا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

شعر : جوستوی عرش تھا خدا ہو کر مدینے میں اتر پڑا صطفیٰ ہو کر
اگر محمد نے محمد کو فدا مان لیا تو سمجھو مسلمان ہے دغا باز

پھر اس نظریہ کو وزیر ترقی دے کر کہا۔

حقیقت میں دلکھو خوبیہ خدا ہے۔ ہمیں خوبیہ کے درپ پر جلد روا ہے

یعنی پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تسلیم کیا پھر ہروںی اور حقوق کی شکل میں مان لیا۔ پھر اس نظریہ کو دعوت دے کر نظریہ وحدت الوجود اپنالیا گیا جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے آپ کو کائنات کے ذریعہ ذریعہ یعنی ہرجیز کی شکل و قالب میں ظاہر کیا ہے اس لئے بت بھی اللہ ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کائنات میں جس کی چیز کی بھی کسی قوم نے عبادت کی ہے یقیناً انہوں نے اللہ کی عبادت کی ہے کونکہ ہرجیز اللہ تعالیٰ کی عنی ذات ہے لہذا عابد اور معبد و دونوں اللہ ہیں لہذا یہودی، عیسائی، مجوہی، ہندو، سکھ وغیرہ سورج، ستارے، آگ، پانی، درخت، شجر و حجر و قبر، زندو و مردہ کی پوجا و عبادت کرنے والے اور انہیاء میضمون اسلام اور صدقین، شہداء، اولیاء اللہ، صحابتاً بعض، حق تاً بعض وائر محدثین وائر فقہاء اور تمام اولیا اور تمام چھ موثقین یہ سب ایک ہیں ان کے درمیان کفر و اسلام کا کوئی فرق نہیں ہے شرک و تو حیدر بے معنی الخاٹ ہیں قرآن کریم کے اندر کفر و اسلام تو حیدر شرک کی ساری بحثیں بے معنی ہے مقصداً اور عیث ہیں مزید کچھ پڑھئے!

(۱) بندہ قبیل از وجود خود باطن خدا ظاہر بندہ (شامِ امدادیہ)

(۲) من شکل دیر جان آیا۔ ہر صورت عن عیان آیا (دیوان فرید)

(۳) اللہ کے پلے میں وہ را وحدت کے سوار کھا گیا ہے

ہم نے جو لیما ہے لے لئی گے محمد سے

(۴) چاچہ واںگ مدنید سے کوٹ مٹھن بیت اللہ

ظاہر دیے وعجیز فریدن باطن دے عج اللہ

(۵) اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام رکھ لیا ہے خوبیہ غریب نواز

(۶) فِي الْحَقِّ عَنِ الْخَلْقِ إِنْ كُنْتَ ذَا حِسْبٍ

وَفِي الْخَلْقِ عَنِ الْحَقِّ إِنْ كُنْتَ ذَا عَقْلٍ (فصول حلم) ابن عربی!

ترجمہ: پس اللہ میں حقوق ہے اگر تو آنکھ والا ہے اور حقوق میں اللہ ہے اگر تو عقل والا ہے۔

(۷) كَمْ دَرْصُورَتِ لِلَّهِ فَرِشدَ گے دَرْصُورَتِ بَجْنُونَ بِرَآمَدَ

اللَّهُ تَعَالَى كَبِيْرٌ سَلِيْلٌ اُوْ كَبِيْرٌ بَجْنُونٌ كَشْلٌ مِنْ آيَا

قدْ بِسِيَاهِ كَشْلٍ كَبِرِيَا ہے بِسِيَاهِ كَشْلٍ كَأَكْلٍ بِتَوْياغُوت

نوٹ: کشل میں ہوتا ہے کسی چیز کا تو یہاں قد بے سایہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا من بنادر عبد القادر جیلانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا من ہے سمجھ بات مرزا غلام احمد قایاںی بہت بڑے صوفی نے کبھی کہ میں مرزا غلام احمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کشل وہ وزبوبوں یعنی میں (مرزا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا من ہوں اسی لیے وہ کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جنم ہیں ایک جنم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں عبد اللہ یہید ہوئے اور دوسرے جنم میں مرزا غلام احمد کی کشل میں یہدا ہوئے اب قرآن پڑھئے:

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَإِنَّكُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ۲۷۷... التحل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں متیناں کرو کر بعد اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِهِ إِلَّا أَنْسَمَاءٌ سَمِيتُمُوهَا إِنَّكُمْ وَإِنَّمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَنٍ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ۖ أَمْرَ إِلَّا تَعْبُلُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ ذَلِكَ الَّذِينَ أَقْرَبُمْ وَلِكُنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہاں کے سوا کچھ نہیں بس چدمام ہیں جو تم نے اور تمہارے آبا و اجداد نے رکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی سند ازال نہیں کی۔ حکم کی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اس کا حکم ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا

کسی کی بندگی نہ کرو بھی میدھا مصبوط دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (یوف ۲۰)

علامے بریلوی کا عقیدہ:

علامہ احمد رضا بریلوی کا عقیدہ

(۱) موجودات میں کوئی وجود ان دفعتوں سے خالی نہیں ایک نعمت ایجاد و پیدائش اور در دری نعمت امداد اداں دنوں نعمتوں کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ ہیں کویا آپ کی ذات پہلے موجود نہ ہوتی تو کوئی ذرہ بھی موجود نہ ہوتا۔ کائنات کے ذرہ ذرہ میں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نہ ہوتا تو کائنات کے تمام موجودات فوراً ختم ہو جاتے۔ (صلوٰۃ الصفافی انور مصطفیٰ)
شعر : وہ جو ناتھ تو کچھ بھی نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ بھی نہ ہو۔

جان بتو جہان کی جان بتو جہان ہے (الامن والعلیٰ نہر ۱۷ احمد رضا خان)
قدبے سیاہ ٹل کریا ہے بے سایہ ٹل کا ٹل بے تو یا غوث
(حدائق بخشش صفحہ ۱۶ از احمد رضا خان)

(۲) تمام جہان اور اس کا مقام سب انبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم قدم سے ہے یہ جہان ابتداء بفریش میں ان کاحتاج تھا۔ کہ لَوْلَا كَ لَمَّا خَلَقَ الْأَنْفُلَاكَ سے ہابت ہے کہ یونہی یہ جہان اپنی بقا میں بھی ان کاحتاج ہے یعنی اگر ان کا دم دریان سے نکال دیں تو سارا جہان ابھی فی مطلق ہو جائے۔ (الامن والعلیٰ)

(۳) جس طرح وجود میں ایک ذات حق ہے باقی سب اسی کے پرتو وجود سے موجود ہیں یوں ہی مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفیٰ ہے باقی سب اس کے عکس کا فیض وجودہ مرتبہ کون میں نور احمدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے اور مرتبہ بکوین میں نور احمدی آفتاب اور سارے جہان اس کے آئینے۔ (صلوٰۃ الصفافی انور مصطفیٰ)

بخلاف نو محدثی کے عالم جس طرح اپنی ابتداء وجود میں اس صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ وہ نہ
ہوتا تو کچھ بھی نہ مٹایا فہی ہر شانپی بقا میں اس صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مگر ہے آج اس کا قدم
درمیان سے نکال دیں تو تمام جہان فتاویٰ ہو جائے نیز جس طرح ابتداء وجود میں تمام جہان اس
سے مستغایب ہوا بعد وجود بھی ہر آن اسی کی مدوسے بہریاب ہے غرضیکہ ہر ایجاد و اداء ابتداء بقایا
تھا میں ہر حال ہر آن ان کا دست گرفتھا جسے مطالع اسرات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع
کائنات کو زندگی بخشئے والے ہیں ساری کائنات کی روح ہیں اور تمام کائنات کی جان ہیں اور
کائنات کے وجود اور بقا کا سبب ہیں مطالع اسرات کے درمیان پر ہے۔

وَهُوَ رُوحُ الْكُوْنِ وَ حَيَاةُهَا وَ سَرُوجُونُهَا وَ لَوْلَاهُ لَتَهْبَطُ وَ تَلَاثَ.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کی روح اور جان ہیں اور کائنات کے وجود کا اصل
راز ہیں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوں تو یہ سارا جہان نیست وہا بود ہو جائے۔
امام ابن حجر عسکری فضل القری فرماتے ہیں۔

**لَا إِنْدِيَّ مَمْلَأُهُمْ إِذْ هُوَ الْوَرِثُ لِحَضْرَتِ الْأَلِهَيَّتِ وَالْمُسْتَمْدُ مِنْهَا بِلَا وَاسْطِهَةَ
ذُوْنَ عَيْرِهِ كَيْنَةٌ لَا يَسْتَمِدُ مِنْهَا إِلَّا بِوَاسْطِهِ فَلَا يَصِلُ الْكَامِلُ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا
هُوَ مِنْ بَعْضِ مَدِيدِهِ عَلَى يَدِيهِ.**

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امداد کرنے والے ہیں کیونکہ الوہیت کے وارث ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے کے بغیر امداد حاصل نہیں کی جاسکتی کسی کامل کو جو کوئی کمال حاصل ہو تو نبی صلی
الله علیہ وسلم کے ہاتھ سے اُن کے واسطے سے حاصل ہو جائے۔ (صلوٰۃ الصفا فی انور مصطفیٰ)

(۲) نصوص متواتر والولیاء کرام وائز عظام اور علماء کرام واعلام سے مبرہن ہو چکا ہے کہ ہر
فمعت قبیل ہو یا کثیر صغیر ہو یا کبیر جسمانی ہو یا روحانی دینی یا دینا وی ظاہری یا باطنی روز اذل
سے اب تک اور اب سے قیامت تک اور قیامت سے آخرت تک آخرت سے اب تک مومن

یا کافر مطیع یا قاتم ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوائے اللہ جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا
ملے گی انہی کے ہاتھوں پر بیٹھتی ہے اور بیٹھتی ہے اور بیٹھتی ہے یہ سر الوجود اور اصل الوجود خلیقۃ الاعظم
اور ولی الحمد عالم ہیں۔ (اجز اللہ عدوہ ۲۳، بحوالہ فصلہ کن مناطر و ۵۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاپ مطلق ہیں تمام جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت
تصرف کر دیا گیا ہے جو چاہیں کریں جسے چاہیں دیں ہم سے جو چاہیں واپس لے لئے تمام
آدمیوں کے مالک ہیں تمام زمین ان کی ملک بہ تمام جہستان کی جا گیر ہے۔

مَلْكُوتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ نبی علیہ السلام کے نزیر فرمان ہے کہ جنت اور دوزخ کی
کنجیاں آپ کے درست اندس میں دے دی گئی ہیں۔ (بخار شریعت جلد ۱ صفحہ ۲۲)

مفتي احمد یار نصیبی بریلوی کا عقیدہ:

ایک ہے شخصیت محمدی دوسرا ہے حقیقت محمدی یہ شخصیت محمدی اس حرمہ طہرہ کا نام ہے جو اولاد
آدم میں سے ہے بی بی آمنہ کے ہاتھ سے پیدا ہوا تمام نبیوں کے بعد اس دنیا میں جلوہ گر ہوا اور جو
اس دنیا میں اپنے تمام رشتتوں سے ملک ہے بی بی آمنہ کا نور و نظر ہوا عائشہ کا سرتاج ہوا اپنی
اولاد کا والد ہوا ان تمام رشتتوں سے ملک ہوا جو آپ کی قرابت ہیں یہ سب اسی بشری وجود کی
حفاظت میں داخل ہیں دوسرا حقیقت محمدی یہ کہ بارے میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَكُنْتَ نَبِيًّا وَأَدْمُّ بَيْنَ النَّاسِ وَالْأَنْبِيَاءِ
ترجمہ: میں اس وقت نبی تھا جب آدم کا بھی مٹی اور پانی سے گاراں رہا تھا یہ حقیقت محمدیہ نہ اولاد
میں داخل ہے نہ شر ہے نہ ملکم نہ سے کسی کا باپ نہ کسی کی اولاد کہ سکتے ہیں ملکم یہ حقیقت محمدی
ساری کائنات کی اصل ہے ظاہر ہے کہ نبیت کی ابتداء آدم سے شروع ہوتی ہے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اس وقت سے نبی ہیں جبکہ آدم کا خیر بھی تیار نہیں ہوا تھا۔ (رسالہ نور صفحہ)

(۲) آن مجید میں ہے کہ پانچ چیزوں کا علم کوئی نہیں جانتا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پانچ چیزوں کا علم مخفی نہیں رہ سکتا آپ کی شان تو بہت اونچی ہے بلکہ آپ کی امت کے سات اقطاب بھی ان چیزوں کا علم رکھتے ہیں تو ہاتھیے کہ اس علم میں غوث کی شان کیا ہوگی جب آپ کی امت کے غوث اور قطب بھی ان چیزوں کا علم رکھتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں کا علم کیسے مخفی رہ سکتا ہے۔ (جامع الحق ۱۰۶)

علامہ جامی کا عقیدہ:

حقیقت محمد یہ جامع اسم اللہ کی صورت میں ہے اور کائنات کی تمام چیزوں کو پال رہی ہے۔ اپنے رب سے جو اس میں ظاہر ہے حقیقت محمد یہ کی رو بیت کے لیے ضروری ہے کہ تمام صفات الہی کے ساتھ متصف ہو اور علم الہی اور قدرت الہی سے بھی متصف ہوتا کہ کائنات کی ہر چیز میں تصرف کر سکے اور ہر چیز کی حسب استعداد ضرورت پوری کر سکے رو بیت اور الوہیں کا یہ کمال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو حقیقت محمد یہ کی جہت سے حاصل ہے لیکن جہت بشری کی وجہ سے آپ کو یہ کمال حاصل نہیں ہے۔ (الرازا المکون صفحہ ۱۱)

سعید احمد کاظمی بریلوی کا عقیدہ:

(۱) اپنے کلامات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علام امامت کا ہدف یہ مسلک رہا ہے کہ جب انہوں نے کسی فریضوں میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دنیل بہیت مخصوص اس کے ساتھ مخفی نہیں تو اس کمال کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس بنا پر تعلیم کر لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں جو کمال اصل میں نہیں فرع میں نہیں ہو سکتا بلکہ فرع میں ایک ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دنیل ہے کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے معمولی سمجھ

رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے جب فرع کا کمال اصل سے متفاہد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے
کہ ایک کمال فرع میں تو ہوا دراصل میں نہ ہو۔ (لحق المبنی صفحہ ۲۵)

(۲) ہمارا مسلک یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبداء کائنات ہیں، بخزن کائنات ہیں، بخشا
کائنات ہیں مجھے کہنے دیجئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم متصود کائنات ہیں۔ صاحب روح
المعافی نے عارفین کا قول نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للظمین کیوں ہیں؟ جب یہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں اور تمام عالمین فرع ہیں اصل کہتے ہیں جڑ کا درفع کہتے
ہیں شاخ کو، یہ بتاؤ کہ جس درخت کی جڑ نہ ہوتی کیا شخص باقی رہیں گی اگر درخت کی جڑ
سوکھ جائے شخص ہری بھری رہیں گی، درخت کی جڑ کو جلا دو تو شخص موجود رہیں گی نہیں
بالکل نہیں میرا ایمان ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر نہ ہوں تو کائنات زند نہیں رہ سکتی۔
اگر وہ مر گئے تو ہم کیسے زندہ رہ گئے۔ (ذکر حبیب ۱۳۷)

(۳) ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضوری جسمانیت اور بشریت مطہرہ
کے ساتھ حاضر و ماضی نہیں مانتے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت مقدسہ کو کائنات کے
ذرات میں جاری و ساری مانتے ہوئے روحانی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ماضی
مانتے ہیں یہ صحیح ہے کہ حقیقت محدث یہ کے جلوے کائنات کے ذرات میں جاری و ساری ہیں
بشریت مقدسہ کے ایک جگہ رفق افراد ہونے سے حاضر و ماضی کے مسئلہ پر کس طرح زد پڑا
سکتی ہے۔ جسمانیت مطہرہ حیات حقیقی کے ساتھ قبر انور میں جلوہ گر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی روحانیت و نورانیت تمام اکوان عالم میں موجود ہے حاضر و ماضی کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم
 کا ذرہ ذرہ روحانیت ہے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہے۔ (تکیین الخواطر)

علماء دیوبند کے عقائد

محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ:

(۱) وہرے مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طلکیت سمجھنے کو نکدہ اول تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محققین کے نزدیک دلیل تمام فیوض اور واسطہ فی العرض تمام عالم ہیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام اولیہ کاملنا بھی عقل کے نزدیک اسی طرف مشیر ہے اور یہاں سے سمجھ میں آتا ہے کہ جو راہیت لڑوا کے لئے خالق اُلا فُلَّا کے ہے وہ صحیح ہو کوئکہ اس کا شہود صحیح معلوم ہوتا ہے۔ (آب حیات)

(۲) بابشارت جملہ خاتم النبیین تمام زینیوں میں ہمارے ہی نبی پاک شاہ ولاد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو گئی اور یہاں کے اننبیاء علیہم السلام آپ ہی کے دریوزہ گر ہوں گے۔ (تذیر الانس ۲۸)

(۳) اب گزارش یہ ہے کہ حدیث علمت علم اُلاؤنِ وَلِيْقَ وَالْأَخْرِيْنَ۔ اگر قونٹھم ہو تو وہ با توں پر ٹالات کرتی ہے ایکسو یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع علم سابقہ والا حصہ ہیں وہرے یہ کہ پہلے کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع علم سابقہ والا حصہ نہیں ہے۔ (آب حیات ۱۵۳)

(۴) اور اننبیاء علیہم السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض لے کر اپنی اہتوں کو پہنچاتے ہیں غرض ہے کہ حق میں واسطہ فیض ہیں۔ مستغل بالازات نہیں۔ غرض اور اننبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی ذاتی کمال نہیں۔ (تذیر الانس ۲۸)

(۵) اس فرق کی وجہ وہی تفاوت حیات ہے جیسی حیات نبوی بوجہ ذاتی حیات قابل زوال نہیں اور مومنین کی حیات بوجہ عرضیت قابل زوال ہے اس لئے موت کے وقت حیات نبوی زائل نہ ہو گی ہاں مستور ہو جائے گی اور حیات مومنن ساری یا آجی زائل ہو جائے گی سو

در صورت عدم ملکہ اس استخاریات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو حمل آفتاب بھیجئے کہ وقت کو فراہٹ میں حسب مذعوم حکماء اس کا نور مستور ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا۔

(آب حیات ۱۵۹)

(۶) کہ روح پر فتوح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جب حق اور اصل ارواح باقی خصوصاً مومنین امت مُحَمَّدیٰ تو جو نہ انتی آپ پر سلام کرے گا تو اس کی طرف کا شعبدلوئے گانہ ارداد جملہ شب غیر متاثر ہے اور بھی ہیں۔ (آب حیات ۱۷۵)

(۷) انیاء عَلِیِّہمُ السَّلَام کے اموال میں میراث کا جاری نہ ہونا اور دوسروں کے اموال میں جاری ہونا اس پر شہید ہے کہ ارواح انیاء عَلِیِّہمُ السَّلَام کا ان کے ابدان سے اخراج نہیں ہوتا ہل نور چاغ اطراف و جواب سے سمیٹ لیتے ہیں ان کے سوا دوسروں کی ارواح کو ان کے ابدان سے خارج کر دیتے ہیں اس لئے سماع انیاء عَلِیِّہمُ السَّلَام بعد وفات زیادہ قیرن قیاس ہے اور اسی لئے ان کی زیارت وفات کے بعد بھی اسی ہے جیسی لایم حیات میں زیارت ہوا کرتی ہے اور اس وجہ سے یوں نہیں کہہ سکتے کہ زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہل زیارت مکان ہے بلکہ وہ زیارت مکان نہیں بلکہ زیارت مکین ہے۔ (جمال قاسمی ۱۶)

(۸) حیات نبوی کا اور حیات مومنین میں فرق ہے یعنی حیات نبوی بوجہ ذاتیت قابل زوال نہیں اور حیات مومنین بوجہ عرضیت قابل زوال ہے اس لئے موت کے وقت حیات نبوی زائل نہ ہوگی بلکہ مستور ہو جائے گی۔ (آب حیات ۶۰)

(۹) غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا ہے تو آپ کا خاتم ہونا انیاء عَلِیِّہمُ السَّلَام گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہوا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر النّاس ۲۲)

ابن عربی کا عقیدہ:

حقوق کا کوئی فرد دنیا اور اخترت کا کوئی علم مجھ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا طبیعت کے بغیر کسی اور ذریجہ سے حاصل نہیں کر سکتا ہے اور ہمینے اپنے علماء ہوں یا وہ علماء ہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاثر ہیں آپ نے اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں اور اس میں کوئی تسلیم نہیں ہے کہ ہم آخرین میں سے اور نبی کے ارشاد میں ان علوم کے حکم میں تعمیم معلوم ہوتی ہے لہذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے خواہ علم منقول ہو یا معقول ہو ہبوب لہذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے علم حاصل کریں۔ (البواقت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۹)

علامہ شبیر احمد عثمانی کا عقیدہ:

بلکہ محققین کے زدیک تو انہیاً سبقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت عظیٰ سے مستفید ہوتے تھے بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں جن کفبوتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہرگز کرٹی ہے۔ (قرآن مجید ترجمہ شیخ البند تفسیر و حاشیہ شبیر احمد عثمانی ایت خاتم النبیین ۵۵۰)

مولانا محمد طاہر قاسمی کا عقیدہ:

ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ملامت ہیں چونکہ اس عالم میں ہوت کے قانون سے کسی کو استھنا نہیں ہے اس لئے بعد وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک اس عالم سے اس طرح اچھل ہے اور مستور جس طرح سے ایک روشنی کے چہار پر کوئی سر پوش ڈھک دیا جاتا چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک سب سے پہلے یہاں اس لئے اس نور پاک کا اپنے جسم پاک سے اتنا اتصال کچھ خلاف عمل بھی نہیں۔ (عقائد الاسلام قاسمی ۷۸)

علامہ خالد محمود پروفیسر دیوبندی کا عقیدہ:

یہ مرتبہ آپ کو اس وقت بھی حاصل تھا جب کہ آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے نبی علیہ السلام کی روح اس جہاں میں بھی تمام انبیاء عليهم السلام کی روحوں کی استاد تھی۔ اور علوم الهیہ کا ان پر فیضان فرمائی تھی آپ اس جہاں میں بالفضل نبی تھے اور باقی نبیوں کی نبوت صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی ظاہر نہ تھی نبی علیہ السلام کی روح رب العزت کے سامنے ایک نور کی صورت میں تھی جب یہ نور اللہ تعالیٰ کی شیخ پڑھتا تو تمام فرشتے اللہ کی شیخ پڑھتے نبی علیہ السلام پر تمام مراتب نبوت ختم تھے اس ختم نبوت کے ہوتے ہوئے تمام انبیاء عليهم السلام کی لکھنوتی تشریف لاتے رہے۔ (حقیقتہ الامتہ ۵۷)

(۲) ختم نبوت مرتبی ہے جو زمان و مکان سے عام ہے (حاشیہ نمبر اپر لکھتے ہیں) کہ ہر فتنہ چھوٹی ہو یا بڑی روحانی ہو یا جسمانی ازال سے ابد تک ساری کائنات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ فیضان سے مختصم ہو رہی ہے جیسے سورج کی روشنی سارے عالم کی روشنیوں کی اصل ہے اسی طرح تمام جہانوں میں خواہ ملاع اعلیٰ ہوں یا بساط ارضی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات ہی اصل الوجود اور اصل نبوت ہے بحال جوستی زمان و مکان کی بھی اصل باؤس کے لئے بحال زمانے کی تقدیم و تاثیر کوئی خاص معیار فضیلت کیسے ہو سکتی ہے۔ (حقیقتہ الامتہ ۵۸)

نوٹ: احمد رضا خان کا حقیقتہ نمبر ۲ کی عبارت اور اس مذکورہ عبارت کو بابا رضا پڑھ کر بتائیں کہ کوئی فرق ہے؟

محمد منظوری نعمانی کا عقیدہ:

اس کا مطلب یہ سمجھنا چاہیے کہ نبی علیہ السلام وصف نبوت کے ساتھ بالذات متصف تھے اور

وہر سانیاء علیم السلام کو باعرض آپ کے واسطے سے یعنی نبی علیہ السلام کو بغیر کسی واسطے کے کمالات نبوت عطا فرمائے اور وہرے انبوث علیم السلام کو حضور پیرا فور کے واسطے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بالذات نبی بنا لیا آپ اپنی نبوت میں کسی وہرے نبی کے محتاج نہیں وہر سانیاء علیم السلام کو نبی باعرض بنا یا یعنی ان کو کمالات نبوت محمدیہ کے واسطے سے عطا فرمائے اور انبوث علیم السلام اپنی نبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کحتاج ہیں اور ان کی نبوت آپ کی بارگانیوں سے مستفید ہے۔ (دیف یاہی ازمکور احمد نعیانی ۲۲)

مجد والف ثانی کا عقیدہ:

یعنی حق تعالیٰ کی صفات و اجرہ کا مظہر اور جگی گاہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

حقیقی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بیدا کیا۔ مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں بے چوں و چگوں ہے اور آدم کو اپنی بے شان چوں چگوں کی تصور و نمونہ بنالیا کی کا خلیفہ ہی ہو سکتا ہے جو اس کی صورت پر ہو اور چونکہ روح کو بے چوں و چگوں کی صورت پر بیدا کیا اس لئے حقیقی بے چوں و چگوں کی گنجائش اس میں ہو سکی جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے۔

لَا يَسْعَنِي أَرْضٌ وَلَا سَمَايَنِي وَلِكُنْ يَسْعَنِي قَلْبُ عَبْدِ مُؤْمِنٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو نہ میری زمین سماں کی اور نہ میرا آسمان تھیں میرے مومن بندے کا دل مجھے سما سکتا ہے یعنی میرے عکس اور جگی کوہ داشت کر سکتا ہے۔

(خطوبات مجددیہ ۱۷۰، ۳۹۰)

محمد اور لیں کا نذر حلولی کا عقیدہ:

ہر ممکن کو عدم کا ایک آئینہ بھیجئے جس میں واجب الوجود کے وجود ازالی اور صفات کا لیا ہے منحصر

ہورہی ہیں نورِ الستوت والارض نے اپنے جمالِ جہاں آراء اور نور و جود کو کسی آئینے میں دیکھنے کا ارادہ فرمایا اس لئے بے چوں چگوں و محمد اس آئینہ عدم کی طرف متوجہ ہوا ہر عدم نے اپنی اپنی استعداد و فطرت کے مناسب اس کے وجود ازالی اور صفات کمل کے عکس کو قبول کیا جس عدم پر وجود و واجب کا عکس پڑتا رہا وہ موجود کہلانے لگا جس کے وجود کی حقیقت عکس اور پرتو سے زائد نہیں جیسا کہ

كُلُّ مَا فِي الْكَوْنِ وَهُمْ وَخَيْالٌ أَوْ عَكُوسٌ فِي الْعَرَابِ أَوْ ظَلَالٌ

ابتداء فرمیش سے اسی طرح سلسلہ جاری رہا کہ وجود ازال اور صفات قدیم کا عکس ممکنات کے عدم پر وقتاً فوتاً اور متفرق تراپڑتا رہا یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے اس خلاصہ موجودات اور خلاصہ عالم یعنی انسان کو حسن تقویم میں بیدا فرمایا تا کہ ذاتِ الہیہ کا مجموعہ مظہر و جعلی گا وہ نہیں ہے۔

خَلَقَ اللَّهُ أَدَمَ عَلَى صُورَتِهِ إِنَّهُ عَالِمٌ كَمَا يُنِيبُ صُورَتُهُ إِلَيْهِ أَكْبَرٌ

عارف روی فرماتے ہیں کہ

پس خلیفہ ساخت صاحب سینہ تابودشا والیش رائیہ (مسک الخاتم فی ختم النبوة)

مَوْلَانَا أَخْلَاقُ حَسِينٍ قَائِمِيْ كَاعقِيْدَهْ :

پہلی حیاتِ نبوی یعنی دنیاوی زندگی میں یعنی نبوی اس جہاں میں تھا اور تمثیل اس جہاں میں اور دوسرا حیات میں یعنی نبوی اس جہاں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمثیل اس جہاں میں جیسا کہ وہاں کا تمثیل ہر کس وہاں کس نہیں دیکھ سکتا مگر سب جانتے ہیں کہ عکس شے اور دشی میں عینیت کا لاطق ہوتا ہے اگر تباہ کا لاطق ہوتا مثال یا صورت دیکھ کر کسی یعنی کا تعارف نہ ہوا کرے اس لئے جس جہاں میں جب کبھی وجود ہو تو دوسرا وجود اس کا یعنی ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سر زمینی جہاں میں رہ کر متجلى و منکس ہوں تو بعینہ ہے نہ کہ کسی

استخاریاً تغییر کے طور پر۔ (حیات انبی)

حسین الحمدانی کا عقیدہ:

جملہ اکابر علماء دیوبند ذات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نور کو یادیں سے اور یادیں تک واسط فوضات الہی و میراب رحمتہ غیر متأہیہ اعتقاد کے بیٹھے ہیں ان کا تحقید دیہے کہ ازل سے اب تک جو حست عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح واقع ہوئی ہے جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئیں میں غرضیکہ حقیقت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جملہ کمالات عالم و عالیان ہیں کبھی معنی لکو لا ک لما خلفت الا فلاح۔ اول ما خلق
اللہ نوری انانیٰ الائیاء وغیرہ کے ہیں علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدسہ کو ارادہ
المونین سے خاص نسبت ہے کہ جس کی وجہ آپ پاپ روحانی جملہ مونین کے ہیں اور یہ
احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک مونین کو عام ہے علاوہ اس کے مونین امت مرحومہ کے
ساتھ مساوی اس کے اور بھی خاص علاقہ ہے جو کہ اور ام کے مونین کو نہیں سروکائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کے احصاءات غیر متأہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی ہو تو رسالہ آب حیات قبلہ
نما امور ایشیں تجدیر الناس وغیرہ دیکھئے!

تو فکر کون و مکان ز بد و زمین وزمان امیر لفکر غیر ایا شامار

جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تابو جود بجا ہے تم کو اگر کہے مبداء الاعثار

لگاتا تا تھنہ پتلے کو ابو بشر کے خدا وجود نہ ہوتا تھا را آخر کار (ashab al-thaqib) ۲۲۶

ذات پاک خود کان اصل حقیقت است ازو قائم بلندی اوقتی است

مثیل اون مقدور جہاں است کہ کہیں بر ترا ذکون و مکان است (ashab al-thaqib) ۲۲۵

اے حبیب کیرا فریاد ہے
 یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
 اے میرے مشکل کشا فریاد ہے
 سخت مشکل میں پھضا ہوں آج کل
 (نالہ امداد غریب از حاجی احمد اللہ مجاہدی)

مد کرائے کرم احمدی کہ تیرے سوا
 نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حادی کار
 جلوہ ہی ہم کونہ پوچھ جو کون پوچھنے گا
 رجاء و خوف کی موجود میں ہے امید کی ناد
 چڑرا پر غفران تیر کون مت نفس و شیطان سے
 خبر لیما ہماری اے شاد دنیا دین جلدی
 کہتا نہیں راہ مقصودہ خلماں عصیاں سے
 پکڑنا با تحفہ راشع نور احمدی جلدی
 (قصائد قائمی)

(۲) یہی حال نبوت کا ہے کہ حناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نبوت سے متصف بالذات
تیس اسی وجہ سے آپ کو سب سے پہلے نبوت میں جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَكُنْتَ نَبِيًّا وَأَدْمَمْ بَيْنَ الْمَاءِ وَالظِّئْنِ ۝

ترجمہ: میں اس وقت نبی قاجب آدم کا بھی مٹی اور پانی سے گاراٹن رہا تھا۔

یقیناً جو حقیقی ناقوی صاحب نے رسالہ تحدیر الناس میں ارشاد فرمائی وہ نہایت اعلیٰ و حکم اور
نہایت دقیق پر مغربے جس سے بڑے بڑے علماء حقیقیین کی تحریریں خلی ہیں البتہ شیخ اکبر ان
عربی اور علامہ آنور الدین سکلی کی تصانیف میں اس مضمون کا پتہ چلتا ہے۔ (معجم حیات مسیح ۱۳۷)

قاری محمد طیب کا عقیدہ:

اگر سیدان کی انگلشتری میں تغیر جات کی تاثیر تھی کہ وہ کسی وقت گم ہوئی تو جاتات پر قبضہ نہ رہا
تو انگلشتری میں تغیر قلوب دارواح کی تاثیر تھی کہ جس دن عہد عثمانی میں گم ہوئی اسی دن

قلوب مارواج کی وجہت میں فرق آگیا اور فرقاً اختلاف شروع ہو گیا۔ (نامہ المیں)

(۲) اس کا مشکوم واضح ہے نبوت عطا کرنے کا اختیار آپ کے قبضہ میں ہے جب عطا کرنے کا اختیار آپ کے قبضہ میں ہے تو نبوت کیلئے کسی کا انتخاب کرنا بھی آپ کے اختیار و مرغی پر موقوف ہو گا جب عطا کرنے کا اختیار ہے تو نبوت سلب کرنے کا اختیار بھی ہو گا خاتم کی شان یہ ہے کہ نبوت آپ ہی سے چلا اور آپ پر ٹوٹ کر ختم ہو گیا۔ (آفتاب نبوت ۶)

(۳) اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ صرف بھی کہ آپ نہ بیچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی نہ بیچانی جاتی محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت ۹۷)

(۴) عیین شیعہ محمدی کی اولاد ہیں چنانچہ تحریر قرآن مجید جبرائیل نے کامل حقیقت کی صورت میں نمایاں ہو کر مریم پاک کے گریان میں پھونک ماری جس سے وہ حاملہ ہو گئی تو اس وقت جبرائیل صورتِ محمدی میں تھے اور ہر صورت اپنے مناسب ہی کی حقیقت کا قاضہ کرتی ہے اس لئے یہ صورتِ محمد علی اللہ علیہ وسلم کمالاتِ محمدی کی مقاضی تھی اگرچہ وہ اس وقت جبرائیل کا چولا پہنچنے ہوئے تھی اور انہوں نے کویا اس صورت میں حقیقت کی نوعیت کو لے کر مریم پاک کے گریان میں پھونک ماری جس سے میکھ کامان کے پیٹ میں وجود ہوا جس کے متین یہ ہے کہ کویا عیین کی حقیقت میں بواسطہ شیعہ محمدی خود حقیقتِ محمد یہ کی نوعیت شامل تھی۔ (آفتاب نبوت ۷۷)

(۵) محمد علی اللہ علیہ وسلم کا امتیازی وصف ہے کہ محمد علی اللہ علیہ وسلم نبوت میں سب انبیاء کے مرتبی اور اُن کے حق میں صدر فیض اور انوار کمال کی اصل ہیں اس لئے اصل میں نبی محمد علی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا سائبیاء اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے پہنچ آپ ان سب انبیاء کے حق میں مرتبی اور اصل نور ثابت ہوئے ہیں بھی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کو نبی الامم ہی نہیں کہا بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا جیسا کہ روایات حدیث میں ہے پس

آپ امت کے حق میں نبی الامت ہونے کی وجہ سے مر جی ہیں ویسے ہی نبیوں کے حق میں بوجہ نبی الانبیاء ہونے کے مر جی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محض نبوت ہی نہیں بلکہ نبوت بخشی بھی تھی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگئی جی ہو گیا اسی طرح نور نبوت آپ ہی سے شروع ہوا اور آپ ہی پرلوٹ کر ختم ہو گیا آگے لکھتے ہیں چنانچہ آپ نے اپنی نبوت کی اولیت کا ان الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔ وَكُنْتَ نَبِيًّا وَ أَدْمُ يَسِنَ الرُّوحُ وَالْجَسَدُ ۝ ۸۷ ۸۸

کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔ (آفتاب نبوة ۸۷-۸۸)

منصور حلاج صوفیوں کے سر تاج کا عقیدہ:

جناب رسالت تاب صلی اللہ علیہ وسلم عدم سے بھی پہلے موجود تھے اور قلم سے پہلے ان کا ام (نام) موجود تھا آپ اُس وقت بھی موجود تھے جبکہ نہ جو ہر کا وجود تھا نہ ارض کا اور اول و آخر بھی پر دہ کشم میں تھے۔ (کتاب الطوائیں)

چوں کفر دین بود قائم تھی۔ شوتو جید عین بت پرستی۔

ترجمہ: جب کفر اور دین اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے تو بت کی پوچاسن تو حید ہے۔

چوشاہیہ است ہست رامظاہر راز جملے کیے بت باش آخر۔ (شرح گلشن راز ۲۵)

ترجمہ: چونکہ کائنات کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کا مظہر اور جلی گاہ ہیں تو بت بھی کائنات کی ایک چیز ہے اس میں بھی اللہ ہے۔ (شرح گلشن راز ۲۵)

مولانا محمد حسین نیلوی سرگودھوی دیوبندی کا عقیدہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اذل المخلوقات ہے اسی بھی اس طرف میسر ہے۔ سخن الْعَزِيزِ باطنِ بن

سَارِيَةٌ رَّفِيعَةٌ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ مَمْكُنُونَ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمْ يَنْجِدْ فِي طَيْبٍ
کوئلہ اس حدیث کے معنی تب صحیح ہو سکتے ہیں جب آپ کے لئے ختم ذاتی بھی تسلیم کریں۔
اس وقت ختم زمانی ہی نہیں ہو سکتا بہر حال ختم ذاتی کا مسئلہ عوام کا نہیں ہے اور نہ صرف
ناقوی کا ہے۔ بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیان فرمایا ہے مولوی روم نے مشنوی
میں خاتم کے معنی کو ختم زمانی میں محصر نہیں رکھا اسی طرح اس کی شرح براطوم میں بھی ہے اور
احسن کانپوری نے بھی بھی لکھتے ہیں۔ گے لکھتے ہیں براطوم نے حاشیہ پر ان دو شعروں
کے متعلق لکھا ہے:

ازین جدت کہ استاد است وجوا است بر انہیاء اطیاء در جود
اقاضت مثل ندارو اطلاق صفت بر او است

پس معلوم ہوا کہ خاتم النبین سے ختم زمانی کے معنی پر حصر کا قول اجماعی ہے کہنا غلط ہے۔
(رویداد مناظرہ سمندری)

مولانا روم کا نظریہ وحدت الوجود:

بِحَرِ وَدِنَانِيَتِ جَهَنَّمَ وَزَوْجِ نِيَسْتَ	كُوبِرِ وَمَائِشِ غَيْرِ مَوْجِ نِيَسْتَ
اَصْلَ بَيْنَدِ دِيدِ وَچُوْنِ اَكْمَلَ شَوْدَ	دَهْمِ بَيْنَدِ چُوْنِ مَرِادِ حَوْلَ بَوْدَ

دیوبندی علماء اور بریلوی علماء کے آپس میں ہم عقیدہ ہونے کا اعتراف
مولانا محمد مخکور تھا اور دیوبندی لکھتا ہے کہ آپ نبی بالذات ہیں اور دھر سانہیاء بالعرض۔
اس اصطلاح میں ناقوی ہی متفرد نہیں بلکہ بہت سے اگلے علماء تھیں بھی اس کی تعریج
فرماتے ہیں دھری طرف احمد رضا خان بریلوی نے بھی اس مسئلہ کو اسی طرح لکھ دیا ہے۔

علماء الہند یہث کا عقیدہ

ابلامہ نواب صدیق الحسن بھوپالی الہند یہث کا عقیدہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مونوں کا نسب الحسن اور عابدوں کی آنکھوں کی بھٹک ہیں تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں اور اس کے آخر میں کہ فورانیت اور انکشاف کا وجود اس مقام میں بہت زیادہ اور نہایت قوی ہوتا ہے اور بعض عرقاء نے فرمایا ہے کہ خطاب (السلام علیک رحنا النبی) اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمد یہ تمام موجودات کے ذرات افراد مکنات میں جاری و ساری ہے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں لہذا نمازی کو چاہئے کہ اس صفائی سے آگاہ رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہونے سے غافل نہ ہو، تاکہ انوار قرب اور اسرار اور معرفت سے روشن اور فیض یاب ہو سکے۔ (مسک الخاتم شرح بلوغ المرام)

علامہ وحید الزمان کا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ نورِ محمدی سے شروع کی پھر پانی پیدا کیا پھر پانی پر عرش بنایا پھر ہوا بنا پھر نون و قلم اور لوح کی تخلیق کی پھر عرش کی پانی پس نورِ محمدی آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی ہر شے کی تخلیق کے لئے اول مادہ ہے۔ (حدیۃ النحمدی ۵۶)

مرزا غلام احمد قادریانی کا عقیدہ:

ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں حضرت اقدس (غلام احمد قادریانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہی ہنگئے موتنے والا وجود نہ تھا۔ (طفوطالات احمدیہ جلد نهم ۳۳۹)

محمد پھر اڑ آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر شان میں

محمد سیفی ہیں جس نے اکمل نلام احمد کو دیکھے تا دیان میں
(اخبار بدر قادیان ۱۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶)

جیسا کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں ہزار (چھٹی صدی یوسوی) میں مبوث ہوئے ایسا ہی مسیح مسعود (مرزا قادیانی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہموزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (تیرہ ہویں صدی ہجری) کے آخر میں مبوث ہوئے۔ (خطبہ الہامیہ ۱۸۰) اور اللہ نے مجھ پر اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف اور جو کوئی طرف کھینچا ہےاں تک کہیں رہ جو دو اس کا وجد ہو گیا پس وہ جو کوئی جماعت میں شامل ہو احتیقت میں رہے سردار خیر اسلامین کے صحابہ میں داخل ہوا یہی حقیقی آخرین مسیح کے ہیں جیسا کہ سوچنے والوں سے پوچیدہ نہیں اور جو شخص مجھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہ پہچانا۔ (خطبہ الہامیہ اخا)

چونکہ مشاہدت نامہ کی وجہ سے مسیح مسعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا حکم رکھتے ہیں جیسا کہ مسیح مسعود نے فرمایا کہ ضار و جزو دی وَ جُوْذَةٌ

ترجمہ: میر اوجو دو اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود ہو گیا۔ (خطبہ الہامیہ ۱۷۱)

اور اس قسم کے اور بھی بہت سے مجرمات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھائے ہیں کے لیے کوئی دعا نہیں کی جسی۔ (آنینہ کالات اسلام ۲۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اے میرے بیٹے مرزا جی (بشیری ۳۹) اللہ نے فرمایا تو اے ہر زائرے سے ہے اور میں (اللہ) تھوڑا (مرزا) سے ہوں (دفیع البلا ۸۲۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام خدا کا کلام ان صلی اللہ علیہ وسلم کا تکلیف رہنما کا ظہور ان کا آنا اللہ کا آنا۔ (سرمه جشم آریہ)

(۷) اور بسا را وقات دو بغیر کسی دعا کے کہتا ہے کہ فلاں چیز پیدا ہو جائے تو دو بغیر اہو جاتی ہے اور کسی پر غصب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس پر کوئی دہال نازل ہو جاتا ہے اور کسی کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک سور در حرم ہو جاتا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا "کن" والگی طور پر نتیجہ مخصوصہ کو بولا تکلف پیدا کرتا ہے ایسے ہی اس کا "کن" بھی اس تمحون اور مد کی حالت میں خطا نہیں جاتا اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ افتخاری خواں کی اصل وجہ بھی ہوتی ہے کہ یہ شخص شدت تعالیٰ کی وجہ سے اللہ عزوجل کے رنگ سے ظلی طور پر نگین ہو جاتا ہے غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جس کی کہتہ بخوبی اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

(آنینہ کمالات اسلام ۲۶) آؤ ہن اللہ تیرے (مرزا کے) اندر اڑ آیا۔ (تمذکرہ ص ۳۶)

اللہ نے مرزا کو "کن" کا اختیار دے دیا۔ (رسالہ ربوبیہ باہت مارچ ۱۹۰۵)

برہمنوں، ہندوؤں اور مجوسیوں کا عقیدہ:

مجوس ایک ایک قوم ہے جو ہر روشنی کی پوچھ کرتی ہے خواہ وہ روشنی چاند سورج ستاروں کی ہو یا آگ کی وہ کہتے ہیں کہ سورج چاند ستاروں اور آگ میں جو نور ہے یہ کائنات کی پیدائش سے پہلے کا ایک نور تھا اللہ تعالیٰ نے جب چاند سورج وغیرہ کو پیدا کیا تو یہ نور تمام چیزوں میں تقسیم ہو کر بھیل گیا سورج چاند ستارے آگ وغیرہ جو ظاہر میں الگ الگ شکلوں میں نظر آتے ہیں درحقیقت وہ تمام ایک ہی نور کے مختلف مظاہر ہیں اور وہ نور درحقیقت اللہ کی ذات ہے اور یہ عقیدہ ہندستان کے برہمنوں اور تمام دنیا میں تمام مجوسیوں کا ہے۔

(تمہید لابی اشکورص ۱۹۸۲ء ۱۹۸۲ء)

مانویہ مجوسیوں کا عقیدہ، منصور حلاج کا عقیدہ اور عالیٰ شیعہ کا عقیدہ:
مانویہ مجوسیہ کہتے ہیں کہ ہر جگہ ہر مکان میں اللہ تعالیٰ کی ذات طول (داخل ہے) کے ہوئے

ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جن چیزوں کی وہ عبادت کرتے ہیں ان میں ہر جگہ ہر مکان میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا ایک حصہ طول کئے ہوئے ہے جیسا کہ تمام روشنیاں پیاری پانی اور ہر قسم کے چیزوں گاہے بھیز بکری ہر قسم کی بناتے عورت مرد الغرض کائنات کے ذرہ ذرہ میں اللہ کی ذات طول کئے ہوئے ہے سبی مذہب مخصوص طلاح مانو یہ مجوسیہ فرقہ اور غالی شیعہ کا ہے جو علم اور بارہ ماہوں چودہ مخصوصوں اور شیخوں کو محبود مانتے ہیں۔ (تمید الابی الشکوری ص ۱۹۷)

صائرہ فرقہ مجوسیہ کا عقیدہ ملائکہ کے متعلق:

(۱) ملائکہ کو جو ہر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شری اور جسمانی اوازات سے پاک ہوتے ہیں وہ صرف تقدیس و تسبیح کرنے کے لئے بیدا کئے گئے ہیں ہمارے اس عقیدہ کے استاد عاذیکوں، ہر مس استاد اذل ہیں، ہم ان ملائکہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے ہیں اور ملائکہ کے مقخار کل ہونے پر پورا بھروسہ کرتے ہیں ملائکہ ہمارے مقخار کل اور الہ اور سفارشی ہیں اللہ تعالیٰ سب کا بڑا الہ ہے بڑا رب ہے اور ہر چیز کا رب اور مالک ہے پس ہم اپنی حاجات ملائکہ سے طلب کرتے ہیں اور اپنا ہر دل کھو کر اور ہر حال ان ملائکہ کے آگے پیش کرتے ہیں اور پھر یہ ملائکہ ہماری تمام مشکلات و حوانج ضروریات کی سفارش اللہ تعالیٰ کے آگے کرتے ہیں جو ملائکہ اور ہمارا خالق و رازق ہے۔

(۲) روحانیت اللہ تعالیٰ اور کائنات کے درمیان ہر گونی اور تقریری تصرفات میں واسطے اور دسلیے ہیں ان کے تصرفات سے کائنات کی ہر چیز انجام دو بیدا کی جاتی ہے اور ایک حال سے دھر سے حال میں تبدیل ہوتی ہے وہ اس طرح ہے کہ پہلے وہ قسم کی اختیارات اور تصرفات کافیض قوت اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں اور پھر کائنات کے اندر حسب ضرورت تصرفات کرتے ہیں اور فیض پہنچاتے ہیں اور فتح و فتحاں دیتے ہیں۔ (املل والخل جلد ۶ ص ۸۶۶)

فرقہ صائبہ کا عقیدہ:

خالق و صانع و میحو دیکھ بھی ہے اور کثیر بھی ہے ذات کے لحاظ سے ایک ہے اور مختلف شکلوں کے لحاظ سے جو نظر آرہی ہیں کثیر ہیں جیسے آسمان پر سات ستارے تبدیل کرنے والے علیحدہ نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو ان شکلوں میں ظاہر کیا۔
(املل و تحمل جلد دوم صفحہ ۵)

صائبہ کہتے ہیں کہ روحانیت (کواکب و ملائکہ) ساری کائنات سے پہلے اور مباری ذات کے رو سے تمام کائنات اور موجودات سے اشرف ہوتے ہیں اور وجود امتیقی اور رتبہ اور درجہ کے لحاظ سے تمام موجودات سے افضل ہوتے ہیں اس لئے کائنات کا عبور ان مباریات کے وجہ سے ہوتا ہے۔
(املل و تحمل جلد اول صفحہ ۲۰)

عیسائیوں کا عقیدہ:

لَفَدَّهُرَ الْذِينَ قَاتَلُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَرْيَخُ أَبْنُ مَرْيَمٍ

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے کہا کہ یہی این مریم اللہ ہیں۔ (امداد ۷۲)
عیسائی اللہ تعالیٰ کو یقینی کی شکل میں مانتے ہیں۔

بعض چینیوں کا عقیدہ:

اس آسمانی ہستی (الله تعالیٰ) کے علاوہ گزرے ہوئے انسانوں کی روحس بھی تھیں جنہیں دھرے عالم میں پہنچ کر تدبیر و تصرف کی طاقتیں حاصل ہو گئی تھیں اور اس لئے پرتش کی مستحق کمیگئی تھیں ہر خاندان اپنی میہود روحس رکھتا تھا اور ہر علاقہ اپنا مقامی الہ (میہود) رکھتا تھا۔

(تفسیر ترجمان القرآن جلد اس ۱۳۶ ابوالکلام آزاد)

بدھنہ بدب:

بدھنہ بدب کی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے تصور سے خالی ہے لیکن پروان بدھ نے خود بدھ کو اللہ تعالیٰ کی جگہ دیدی اور اس کی پوجا کا ایک عالمگیر نظام قائم کر دیا جس کی کوئی دوسری نظری اضافی مذاہب کی تاریخ میں نہیں ملتی چنانچہ چمن کو دیا اور جاپان کی عبادت گاہیں بھی اب اس نئے مسجدوں کے قتوں سے معور ہو گئیں۔

(تفسیر رجحان القرآن جلد اص ۲۷ ابوالکلام آزاد)

ہندوستان اور یونان کا عقیدہ:

کیا آسمانی اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ گذری ہوئی روحوں کا دلیل اور تخفیع ہے اور روحانی تصورات میں دلیل کا اعتقاد عیشہ عابداتہ پر پتش کی نوعیت یہاں کر لیتا ہے چنانچہ یہ توسل بھی عملاً تبعد تھا اور ہر طرح کے دینی اعمال و رسوم کا مرکزی نقطہ بن گیا تھا ہندوستان اور یونان میں دیوتاؤں کے تصور نے نشوونما پائی تھی جو اللہ تعالیٰ کی ایک بالاتر ہستی کے ساتھ ساتھ کار خانہ عالم کے تصرفات میں شرکت رکھتے تھے چیزیں تصور میں یہ خانہ ہر روز کوں کی روحوں نے مجرراً اور اس طرح اشتراک اور تعدد (اللہ) کے تصور کی پوری تفہیم آرائی ہو گئی۔

(تفسیر رجحان القرآن جلد اص ۲۶ ابوالکلام آزاد)

بشر کیں نے کن کن ہستیوں کو اللہ کا شریک ہنا یا اور ان کی عبادت کی
فَاخْرَجْ لَهُمْ عِجْلًا جَسَّدًا لَهُ خُوارٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَاللهُ مُؤْسِى فَنَبَسَيَ ۝
ترجمہ: تو اس (سامری) نے ان کے لئے ایک مجھر ابنا یا جس کی آواز گائے کی تو تھی تو لوگ کہنے
لگے کہ یہی تمہارا مسیح و والہ ہے اور موسیٰ کا بھی موجود ہے مگر وہ موسیٰ بھول گئے ہیں۔ (ظ ۸۸)
فَالْأُولُا لَا تَدْرُنَ إِلَهُكُمْ وَلَا تَدْرُنَ وَذَوَّا لَاسْوَاعَ ۝ وَلَا يَغُوثُ وَيَغْوِي وَنَسْرًا ۝

ترجمہ: کہنے لگا پے مجبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور وہ سوائیں، بیویوں، یعنی نسروں کو نہ چھوڑنا
(نوح ۲۲)

إِنَّهُمْ لَا يَخْلُوُا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمُبَيِّعَ أَبْنَى مَرْيَمَ ۚ وَمَا
أُمْرُوا إِلَّا يَعْبُدُوا اللَّهَ وَاحِدًا ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ دُبْحَنَةٌ عَمَّا يُشَرِّكُونَ ۝

ترجمہ: انہوں نے اپنے علماء اور رہبین اور مسیح بن مریم کا اللہ کے سارے بنا یا حالات کو کو حکم دیا گیا تھا اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا کیونکہ اس کے سوا کوئی مجبود اور الہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مقرر کیے ہوئے شرکوں سے پاک ہے۔ (توبہ ۳۱)

وَإِذْقَالَ اللَّهُ يَعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ۖ أَنَّكَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِلُّوْنِي وَأَنَّمِي الْفَهِينَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ ۖ دَقَالَ سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِيْ قِبِّلَةٌ إِنْ كُثُرَ
قُلْتَهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۖ دَتَّعْلَمُ مَا فِيْ نَهْيِي وَلَا أَخْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۖ دِإِنْكَ أَنَّكَ
عَلَامُ الْغَيْبِ ۝ مَا قُلْتَ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمْرَتَنِي بِهِ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۝

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سواب صحیح اور میری والدہ کو وہ مجبودین والوہ کہیں گے تو پاک ہے مجھے زیب نہیں دیتا کہ میں اسکی بات کہوں جس کا نہیں صحیح کوئی حق۔ اگر میں نے اسکی بات کبھی ہوتی تو بے شک مجھے اس کا علم ہوتا تو جانتا ہے وہ جو میرے دل میں ہے نہیں جانتا میں جو تیرے جی میں ہے بے شک تو جانتے والا ہے غیب کی باتوں کا۔ میں نے اُن سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا وہی کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔

(ماندو ۱۱، ۱۲)

إِذْ نَسْوِيْكُمْ بِرَبِّ الْعَلَمِينَ ۝ وَمَا أَضْلَلْنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ
شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٌ حَمِيمٌ ۝

ترجمہ: جب کہ ہم تمہیں ربِ الْعَالَمِینَ کے برائے مخبراتے تھے اور نہیں گراہ کیا، ہم کو گران
محرومی نے آپ نہیں ہے، ہمارا کوئی سفارش کرنے والا اور نہ کوئی ہمدرد دوست۔

(شعراء... ۹۸-۱۰۱)

وَلَا يَتَخَذُ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مَّنْ دُونِ اللَّهِ ۚ إِنَّ تَوْلِيَةَ فُقُولُ أَشْهَدُ وَإِنَّا
مُسْلِمُونَ ۝

ترجمہ: اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوارب (معبور) نہ ہنا ہے پھر اگر منہ موزیں وہ
(اس دعوت سے) تو کہو (تم) کوادن بوكہ ہم مسلمان (فرمایہ دار) ہیں۔ (اعران... ۶۲)

وَإِنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْأَنْسِ يَعْوَذُونَ بِرَبِّ الْجَنِّ فَزَادُوهُمْ رَهْقًا ۝

ترجمہ: بعض انسان جنات کی پناہ پکڑتے تھے اس سے ان کی سرکشی بڑھنی۔ (جن... ۶)

وَنَّا لِلَّهِ لَا يَكِنُّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُولُوا أَمْبَرِينَ ۝ فَجَعَلْهُمْ جُنَاحًا لَا كَبِيرًا
لَهُمْ لَعْلَمُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم پیغہ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں (امراہیم) تمہارے بتوں سے
ایک چال چلوں گا پھر ان کو توڑ کر رینہ رینہ کر دیا مگر ایک بڑے بت کونٹوڑا تا کہ وہ اس کی
طرف رجوع کریں۔

مَا كَانَ لِيَشِرِّ أَنْ يُؤْتِيَ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۗ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ شُكُونُوا
عِبَادًا لِّي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِكُنْ شُكُونُوا رَثِيقِينَ بِمَا كُنْتُمْ تَنْرُسُونَ ۝ وَلَا يَا مَرْكُمْ
أَنْ تَتَبَخْلُوا الْمَلِكَةَ وَالنِّبِيَّنَ أَرْبَابًا ۖ دَيْأَا مَرْكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

ترجمہ: کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے اور وہ
(رسول) تم سے ہرگز نہیں کہے گا کہ فرشتوں اور رسولوں کو اپنارب (ال) بنا لوا درود تو بھی
کہے گا کہ تم پچ رب والے بن جاؤ جیسا کہ اس کتاب کا حکم ہے جسے تم پڑھتے ہو اور

پڑھاتے ہو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک رسول تمہیں کفر کا حکم دے جب کہ تم مسلمان ہو۔

(اعران ۸۰-۷۹)

لَقَدْ كَفَرُ الظَّاهِرُونَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَسُنْ
إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّمَا مَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَمَ اللَّهَ
عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَارَهَا النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ آتٍ ۝ لَقَدْ كَفَرُ الظَّاهِرُونَ قَالُوا إِنَّ
اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةَ وَمَا مِنَ الْإِلَهِ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَسْتَهِنُوا عَمَّا يَقُولُونَ
لَيَمْسَئُ الظَّاهِرُونَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ پکے کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے یعنی اللہ ہیں حالانکہ صحیح یہ کہا
کرتے تھے کہ اے اسرائیل اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی یاد
رکھو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک تھا ہر یا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام
کر دی ہے اور اس کا مکھا جہنم ہے اور ایسے خالموں کا کوئی مدعا نہیں ہے یقیناً کفر کیا اُن
لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تن (اللہوں) میں سے ایک ہے حالانکہ ایک اللہ تعالیٰ کے
ہو اکوئی اللہ (معبدو) نہیں اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو ان میں سے جس
جس نے کفر کیا تو اُس کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔ (امداد ۷۲، ۷۳)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ أَهْوَلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ وَالْأَوْسَبُ حَكَ
أَنَّهُ وَلِنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّةَ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۝

ترجمہ: جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تم کو پوچھا
کرتے تھے وہ کہیں گے تو پاک ہے تو یہ ہمارا دوست ہے نہ یہ لوگ ہیں نہیں بلکہ جنات کو
پوچھا کرتے تھے۔ (سبا ۳۰، ۳۱)

وَجَعَلُوا اللَّهَ شَرَّ كَاءَ الْجِنَّةَ ۝

ترجمہ: اور ان (لوگوں) نے جنوں کا شریک تھا بیل۔ (انعام... ۱۰۰)

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ مشرکین نے (۱) پچھرے کو (۲) وہ ساع، یعنی
یوق، نسرا پنج ولیوں کو (۳) مشرک علماء اور مشائخ پر دن کو (۴) عینی کو (۵) فرشتوں
کو (۶) جنوں کو (۷) دیوی دینا وہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہوا تھا نیز عینی اور عزیز کو اللہ
تعالیٰ کا بیٹا بنایا کردا اور اپنے ائمہ اور علمائے اور وہرے پچھے ولیوں اور جھوٹے بناؤٹی ولیوں کو اور
آن کے بت تصویریں اور قبریں بنایا کر عبادت کی جیسا کہ قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیث
صحیحہ سے ثابت ہے جس طرح آج کل ہندو کرشن لال، بکھر گردنا مک کو اور پاکستانی نام نہاد
مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، پانچ تن، بارہ اماموں، چودہ مخصوصوں کو نیز
دانتا، دشمن، غوث، قلندر، قطب، ابدال، افتاد، فربادیں، مشکل کشا، بگڑی بنانے والے
لاکھوں زندہ اور مردہ الہ بنائے ہوئے ہیں نیز تعمییزات قرآنی اور غیر قرآنی شرکیہ وغیر
شرکیہ، جادو ٹونے ٹوکنے جنتر منتر، الو، کالی ہانڈی، گھوڑے کے کھر، پرانے جوتے، ملڈل
تازیہ، پنگھوڑہ، علم پنج، قاسم کی مہندی، جنوں کا انسانوں کے اندر راٹل ہونا وچھڑھنا، آسیب کا
سایہ ہو جانا، خضر کو زندہ بکھر کر دیا وہ کامال کی سمجھتا، اور قبروں کو الہ بنایا ہے ملکوں، مجددوں
بیر کی بیٹھک بیگر کے دھوئیں، بیگر کے درخت، نجمون یعنی ستاروں، قال بد، بعض مقامات اور
مکانات کو بابر کت سمجھ کر تباہ جنوں، دنوں اور ہنینوں کو منحوں سمجھ کر بقیر عید پر ذبح ہونے پل
کے سینگھوں کو الہ بنایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال و ہیجہ و جوتے اور پاؤں کے تھش
آن کے مقبرے اور مقبرے کی مٹی، وہرے مقبروں کی مٹی اور خاکستر، پھر اور لکڑی کے
بنائے ہوئے اوزار، عراف و کائن، عامل و کامل پروفیسر، جادو کی الٹ پلٹ کے ماہر، کراچی
میں نئی جنی کے پل کے نیچے بننے والے سمندری پانی، خلاف قرآن و حدیث شریعت ساز
مولوی اور بیر، قانون ساز مفہومہ امام بری کے چھٹے وکٹے ساوے نظر بد کو رب (الہ) بنایا ہوا ہے

محترم قارئین صاحبان آپ نے اس کتاب میں مختلف ملک و مذاہب ہندو یہودی یہمنی بدهت سارہ پرست صوفیاء اور علماء کے عقائد پڑھانے ان سب میں کچھ جزیں مشترک ہیں:
اسب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی حقوق کی حکمل میں ہے۔

۱۲. اللہ تعالیٰ کا اختیارات و ترقیات قدرت و طاقت عالم کسی نہ کسی صورت میں کسی نہ کسی ہستی کے اندر موجود ہے۔

۱۳. تمام مذاہب صوفیاء علماء نے کسی نہ کسی ہستی کو کسی نہ کسی صورت میں اپنا اللہ و معبود کار ساز بنایا ہوا ہے۔

۱۴. بین صورت سب نے کسی نہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہنانے چیز بت قبر کو کب، روشنی، روح، ملائکہ، انبیاء، اولیا، جنوں، زندوں، مردوں کو اس طرح یہ شریک میں لات پہنچ گئے ہیں۔

۱۵. سب نے زبورتو رات انجیل قرآن اور تمام انبیاء و رسول نما مصدقین و شہداء اولیاء اللہ کو برخلاف چھڑا دیا ہے اور ان کے مشن کو غلط ثابت کر دیا ہے اور ان کے مشن کو مندا دیا ہے اور کفر و شرک کو دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ تصوف کے عقائد وحدت الوجود اور وحدت الشہود نے تو ہر چیز کو اللہ کا مظہر یعنی اللہ ہے کہہ کر اسلام کی ایک ایک کی کو اور قرآن مجید کی ایک ایک آیت کو اکھیز کر پیچنک دیا ہے پھر لطف کی بات یہ ہے کہ علماء اور صوفیاء خود وحدت الوجود اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں اور دوسرے مذاہب یہمنی یہودی بدهت سارے وغیرہ کو شرک کہتے ہیں کوئی تو تائے کہ حقیقتہ حقیقت محمد یہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود فی اللہ، توحید گری، بت پرستی، نظر بد وغیرہ کے شرک اور بدهت کی پرستش، کو اکب، بت آگ، روحانیات وغیرہ کی پرستش کے شرک میں کیا فرق ہے بھی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فرمائیں گے!

بِرَبِّ إِنَّ قَوْمَى اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝

ترجمہ: اس دب میری اس قوم نے قرآن کو جھوڑ دیا تھا۔ (القرآن ۲۰)

قارئین: اب تو آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ کائنات میں دورب ہیں ایک حقیقی اور دوسرے بناوی جھوٹا رب۔ اور اکثریت دوسرے جھوٹے بناوی وہی صرف تخلیقی رب کو مانتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں۔ یوں انسانیت کی اکثریت کفر و شرک میں اس پت پت ہو چکی ہے۔

نوٹ: ہر انسانی تحریر میں خطاط ملکن بے لہذا اس کتاب سے کوئی صاحب کسی غلطی و خطأ پر مطلع کر سکتا تو بندہ ممنون ہو گا اور غلطی کا ازالہ کیا جائے گا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ رَبِّنَا تَقْبَلْ مِنَ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ

ڈاکٹر بشیر احمد

ہمارا شریح ہفت ملکوں کے پتے:

۱: جامع مسجد حیدر کریم مسلمین زادخوبیہ فریب، پہنچان و باڑی روڈ ملتان۔

۲: جامع مسجد حیدر کریم مسلمین جامائیکر آبادگی نمبرا نزٹ لطفی آباد روڈ پشاور۔

۳: جامع مسجد حیدر کریم مسلمین پتوہ والی براستہ پتووال تحصیل شاہ کوٹ ضلع شتو پورہ۔

۴: جامع مسجد حیدر احمد مرکز تنظیم مسلمین عبدالحکیم تحصیل کبیر والہ ضلع خانووال۔

۵: جامع مسجد حیدر کریم مسلمین موضع جنگل عبداللہ متی ملتان۔

۶: مرکز تنظیم مسلمین محلہ رشید پورہ گلی نمبر ۳ جلال پور روڈ حافظ آباد۔

۷: محمر رمضان مکان نمبر ۲۲ گلی نبردی بلاک نمبر دی شمول ملتان (ملتان)۔

۸: وزیر محمد وزیر ای منزل سعود شریث الطاء کالوں ڈاکخانہ گلشت ملتان۔

0303-6662842	فون رائے رابطہ محمد اقبال (متان)
0333-6130906	ڈر محمد (متان)
0300-4641380	محمد سرور (حافظ آباد)
0300-5956187	محمد یازخان (پشاور)
061-771335	عبد الجبار (متان)

☆For further detail visit our web site ☆

www.almuslameen.tk